ہندوستان گذشتہ

یعنے

ہندوستان کی سوشل مذہبی ملکی و مالی حالت کا شروع زمانہ سے
آج تک کا ایک تاریخی نظارہ مع ہر ایک زمانہ کے
مشہور آدمیوں کی سوانح عمری کے

مصنفہ

رائے بہادر لالہ بیجناتھ صاحب بی اے۔ ایف اے یو جج خفیفہ الہ آباد
مصنف کتاب انگلینڈ اینڈ انڈیا (انگریزی - اردو) ہندو سوشل ریفارم
ہندوازم اینشینٹ اینڈ موڈرن (انگریزی)
مسائل قانون دہرم سار دہرم وچار وغیرہ

سنہ ۱۹۰۴ء

در مطبع [illegible] آگرہ محمد فرید [illegible] باہتمام [illegible] چھپکر شائع ہوا
[illegible] منشی [illegible] الدین [illegible]

جملہ

بہی خواہان ملک

کو

یہہ کتاب

معنون

کی گئی

فہرست مضامین

تمہید

ہندوستان کی حالت اسوقت وہ ہے کہ جو دو مختلف تہذیبون کے ملنے سے ہوتی ہے اور
مشرقی ومغربی خیالات کے میل کا اثر یہ ہوا ہے کہ مختلف مذہب وملت کے لوگ وقتاً فوقتاً
جلسون وکانگرسون وکانفرنسون مین جمع ہوکر اپنی حالت کو درست کرنے پر آمادہ ہوگئے ہین
اور یہ آمادگی رفتہ رفتہ انگریزی دانون سے عوام مین بھی پھیلنے لگی ہے لیکن بمقابلہ انگریزی
کے دیسی زبانون مین اس قسم کا مصالحہ کمتر ہے کہ جس سے لوگ یہ معلوم کرسکین کہ اصلاح
کا صحیح طریقہ آیا پورانے رسم ورواجون کو قطعاً چھوڑنے سے یا اونکو پورے پورے قایم رکہنے
سے یا اونمین سے صرف وہ ہی قایم رکہنے سے جو مناسب وقت ہون ہوسکتا ہے ایسی
صورت مین اگر یہان کی ملکی وسوشل واخلاقی حالت پر شروع سے اخیر تک نظرثانی کیجاوے
اور تاریخی واقعات سے یہ دکہلایا جاوے کہ اسمین وقتاً فوقتاً کیا تغیر وتبدل ہوے اور
کیون ہوے تو اوس سے غالباً اصلاح کے طریقے کو مدد ملے گی ہندوستان کا
جہان کا تہان رہنا اسوقت ناممکن ہے یا تو وہ آگے بڑہیگا یا پیچہے ہٹے گا آگے بڑہنے
مین ہی اوسکی بہتری نظر آتی ہے پیچہے ہٹنے مین نہین۔ اسلئے یہان کی حالت موجودہ
وسابقہ کے ساتھہ دیگر مہذب ملکون کی حالت کا بہی مقابلہ کرکے یہہ دکہلانا ضرور ہے
کہ اون ملکون مین وقتاً فوقتاً اصلاح کے کیا کیا طریقے اختیار کئے گئے اور یہان پر کون طریقہ

اختیار ہونے چاہئیں اسی غرض سے یہ کتاب ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

اسمیں مثل دیگر کتب تاریخ کے محض لڑائیوں اور راجاؤں اور بادشاہوں کے ایک دوسری پر غالب آنے اور تخت پر بیٹھنے اور اُس سے اوترنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ ہر ایک زمانہ کے لوگوں کی حالت اُنکے روزمرہ کے برتاؤ۔ اونکے خیالات و طریقہ بود و باش و اونکی گورنمنٹ کا ان سب پر اثر نیک و بد دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اور برابر یہہ ہی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ رسم اور دہرم پر کہانتک چلنے سے زمانہ سابقہ میں کسقدر ترقی و بہبودی ہوئی اور اب کسقدر ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ اول حصہ ویدون کے وقت سے مسلمانون کے آنے تک۔ حصہ دوم مسلمانون کے زمانہ کا۔ اور حصہ سوم میں گورنمنٹ انگلشیہ کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں تین باب ہیں باب اول میں ہندوستان کی حالت قدیم شروع سے پانچسو برس قبل از مسیح تک دکھلائی گئی ہے۔ یہ زمانہ ویدون اور آمرتیون اور اتہاسون کا تہا کہ جسمین یہان کے لوگ اپنی سادہ مزاجی اور راست بازی کی وجہ سے مثل دیوتاؤن کے گنے جاتے تھے اوسوقت کے بہت سے رسم و رواج اب تک ہمارے یہان باقی ہین اور وہ نہیں پلٹ سکتے۔ اوسوقت کے آریہ لوگ دنیا کی تمام قومون سے زیادہ مہذب تھے بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ محض کاشتکار ہی تھے مگر شاسترون سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ ذات کی تفریق اونمین نہتی لوگ اپنے ہنر یا پیشہ سے ہی برہمن کشتری یا ویش ہوتے تھے نہ کہ پیدایش سے۔ کہانے پینے مین بڑی آزادی تہی اوسوقت بجای

۳۳ کروڑ دیوتاؤن کے ۳۳ دیوتا تہے مگر یہہ سب ایک پرمیشور کے تابع تہے یہ وہ زمانہ تہا کہ جب
رشی منب کی آتما کو اپنی ہی آتما جانتے تہے اور اوس سے آجکل کے ہندوستانیون کو سبق
لینے سے ضرور فائدہ ہوگا۔ پہر اسمرتیون کا زمانہ آیا اور اوس مین جو حالت سوسائٹی کی
منوجی اور اور رشیون نے بیان کی ہے وہ رامائن اور مہابہارت سے صحیح ثابت ہوتی
ہے یہ دونون کتابین ہمارے رشیون کی عالی دماغی کے نمونہ ہین اور رامائن
مین۔ رام۔ سیتا۔ لکشمن۔ ہنومان وغیرہ کے اور مہابہارت مین۔ یدہشٹر کرشن
بہیشم۔ ارجن وغیرہ کی سوانح عمریون سے پایا جاتا ہے کہ کتنے سچے اور دہرم
پر چلنے والے لوگ تہے اور اگر اس زمانہ مین بہی اونکی تقلید کیجاوے تو ملک کی حالت
کیسے اچہی ہو جاوے اس لحاظ سے ہمنے اون مہاتماؤن کے جیون چرتر او رخیالات
خود اونکے الفاظ مین دکہلانے کی کوشش کی ہے۔ وہ سادگی جو ویدون کے زمانہ مین
تہی اوسوقت نہ رہی تہی اگرچہ پہر بہی ان لوگون کو تمام مخلوقات کے ساتھ اپنے فرائض کا
پورا خیال تہا۔ رشیون کے اُپدیشون پر کم و بیش عمل ہوتا تھا۔ اور وہ انکو دہرم کے راستہ پر
جب وہ گرنے لگتے تہے چلاتے رہتے تہے۔ باب دوم مین بدہون کے زمانہ کا ۵۰۰
برس قبل از مسیح سے سنہ ۵ء تک کا ذکر ہے۔
اس مین بدہ بہگوان کے جیون چرتر و اپدیشون سے یہ دکہلایا گیا ہے کہ اون کا اُپدیش
دراصل وہی تہا جو سری کرشن جی وغیرہ کا تہا۔ اور لوگون کا انکو ناستک خیال کرنا غلط
ہے۔ اس زمانہ مین راجہ اشوک کی سلطنت کی کیفیت اور یونانی مسافرون مثل میگستہنیس
وغیرہ کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ رعایا مین کسقدر امن و امان اور ترقی انتظام کس
اعلی درجہ پر پہونچ گئے تہے۔ اشوک کے زمانہ کا انتظام ملکی و جنگی اور اوسکے احکام

ایک بڑی مہذب قوم کی گورنمنٹ کے نمونہ ہین اور ہم نے اونکو بقدر صراحت کے ساتھہ دکھلایا ہے تاکہ حال کے لوگ اس سے فائدہ اوٹھا سکین۔ اسی باب مین جینیون کے عروج اور بدہون کے زوال اور ملک سے نکالے جانیکا بہی تذکرہ ہے۔ باب سوم مین سنہ ۱ء سے سنہ ۱۰۰۰ء تک کا بیان ہے اور اوس مین ہندوستان کی حالت کو بودہون کے زوال پر بہی دکھلاکر یہہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سری شنکراچاریہ جی مہاراج کی کوششون سے ہندو مذہب نے کیسے زور پکڑا۔ اوسوقت مین برہمنون اور اور لوگون مین علم گھٹنے اور ملک نیچے گرنے لگا تہا مگر بکرماجیت جیسے راجاؤن نے اوسکو زیادہ گرنے نہ دیا چنانچہ اونکے دربار کا کچھہ تذکرہ کرکر اونکے نورتنون یعنی سنسکرت کے نو بڑے شاعرون و سائنس کے جاننے والون کا کہ جنکا نام ہمیشہ یادگار رہے گا کچھہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس زمانہ مین جو مسافر کہ چین سے ہندوستان مین آئے اونکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنا گرنے پر بہی یہ ملک کیسا سرسبز و مہذب و شاداب تہا۔ اسوقت کی سنسکرت ناٹکون سے یہان کے لوگون کی حالت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور پایا جاتا ہے کہ برہمنون کا ظلم۔ عوام مین جہالت کی ترقی۔ عام اعلیٰ خیالات کا نہ اوٹھنا۔ پہلے سے رشیون کا ملک مین پیدا ہوکر لوگون کو ٹھیک راستہ پر نہ لانا۔ یہ سب رفتہ رفتہ ہندوؤن کے زوال کے باعث ہوئے تاہم یہ قوم اُسوقت مین بہی بالکل گری ہوئی نہ تہی۔ اور اگر اوس مین اتفاق باہمی رہتا تو اونپر مسلمان یا دیگر قومین کبہی قابو یافتہ نہ ہوتین۔ باب چہارم سے باب ہفتم تک مسلمانون کے زمانہ کی کیفیت دکھلائی گئی ہے۔

باب چہارم مین سنہ ۱۰۰۱ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک یعنی مسلمانون کی عملداری کے ابتدا مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۵۰۰ برس تک ملک پر اپنا زیادہ تسلط نہین جما سکے۔ اونکی عملداری صرف دہلی کے قرب و جوار ہی تہی اور ریاستون مین جو دکن و دیگر ممالک مین قائم ہوئین

محدود رہی - ملک کا بہت سا حصہ ہندوؤن کے ہاتھہ مین ہی رہا - وہ صرف اون سے خراج
لیکر یا برائے نام حاکم تسلیم کئے جانے پر اکتفا کرتے تھے مسلمانون کی گورنمنٹ مین بھی ہندوؤن
کو بہت دخل تھا لیکن انتظام گورنمنٹ عموماً باقاعدہ نہین تھا - کل گورنمنٹ جنگی تھی - سول
گورنمنٹ بہت کم تھی - تاہم ملک مین کسیقدر تجارت اور بہبودی تھی - اور ابن بطوطہ و مارکوپولو
وغیرہ جو مسافر غیر ملکون کے یہانپر آئے وہ یہانکی شادابی اور رونق کی تعریف کرتے ہین
ہندوؤن مین ذاتی تفرقے وجہالت وخیالات فاسد بہت بڑہ گئے تھے - اور لوگ اپنے
اصلی مذہب کو بالکل بہول گئے تھے - مگر ملک دکن مین سری رامانوج اچاریہ
نے بنگال مین سری چیتن دیو نے بمبئی مین توکارام ورام داس نے شمالی ہندوستان
مین گرونانک وکبیر وغیرہ نے لوگون کو اصلی مذہب کی طرف راغب کرنے کی اور ذات کی
قید اور دیگر فروعات سے پاک کرکے اصلی دہرم کی دکہلانے کی کوشش کی - اسی زمانہ مین
پوری ملک اوڑیسہ مین جگن ناتھہ جی کا مندر بنایا گیا اور اسمین کہانے پینے کی وہ قید کہ جو
ہندوؤن مین اور مقامات پر عموماً تہی دور کرکے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ قید اصلی ہندو دہرم
کا کوئی جزو نہین ہے -

باب پنجم مین بابر ہمایون و اکبر - کا زمانہ ۱۵۲۴ء سے ۱۶۰۵ء تک کا بیان کیا گیا ہی بابر - ہمایون کے وقت
مین کوئی خاص بات ایسی نہین ہوئی ہے کہ جس سے ملک کی حالت پر اثر ہو - مگر شیر شاہ کے
زمانے مین وہ انتظام ملک کہ جسکا بقیہ ابتک موجود ہے کیا گیا - اکبر کا زمانہ مثل اشوک
و بکرم کے ہندوستان کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہیگا - اوسکے وقت مین بہی گو لڑائیان
برابر ہوتی تہین - مگر تاہم اکبر جیسا کہ میدان جنگ مین کامیاب ہوا - ویسا ہی اپنی سول
گورنمنٹ مین بہی تہا اس کا بڑا سبب یہہ تہا کہ اسنے ہندوؤن کی دلجوئی کرکے اور ان سے

تعلق بڑہاکر اونکو اپنی ریاست کا بجائے مخالف کے معاون بنالیا۔ اور اوسکے ہان جیسی قدر ابوالفضل و فیضی و خانخانان وغیرہ کی ہوتی تہی ویسی ہی ٹوڈرمل مان سنگہہ بیربل وغیرہ کی بہی تہی۔ شاید اگر وہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہتا۔ تو وہ تمام ملک کو ایک خیال کا کردکہاتا لیکن اب بہی اسکے انتظام کا خاص کر طریقہ وصول مال گذاری کا اثر باقی ہے اور گو بعض لوگ اوسکے خلاف تہے مگر اوسکو تاریخ نے ہندوستان کے اون بادشاہون مین جگہہ دی ہے کہ جنہون نے اس ملک کی بہتری کی بڑی کوشش کی۔

پس اکبر کی سلطنت مین جو حالت ملک کی تہی اور اوسکے دربار کے چند مشہور لوگون کی سوانح عمری کسیقدر صراحت کے ساتھ دینی مناسب خیال کی گئی۔

باب ششم مین ۱۶۰۵ء سے ۱۶۰۷ء تک جو حالت ملک کی جہانگیر و شاہجہان اور اورنگ زیب کے وقت مین ہوئی دیسی مورخون اور یوروپ کے مسافرون کی تحریرات سے اخذ کرکے دکہلائی گئی ہے۔ جہانگیر اور شاہجہان کے وقت مین ملک کی حالت اکبر کے عہد سے کسیقدر گر گئی تہی مگر جیسے کہ بعد کو ہوئی ویسی نہین تہی۔ شاہجہان بہت باخبر بادشاہ تھا۔ اوسکو اپنی رعایا کے ساتھ محبت بہی تہی اور وہ خود بہت سا کام اپنے آپ کرتا تھا۔ پس وہ خرابیان کہ جو اوسکے جانشینون کے وقت مین ہوئین اوسکے وقت مین کمتر تہین اوسکی عمارات مثل تاج و قلعے دہلی وغیرہ ہمیشہ کے لئے یاد رہینگے اور اوسکی اون عمارتون اور دربار کی شان و شوکت اور اوسکے خزانہ کی دولت کا اس باب مین صراحت کے ساتھ ذکر ہے اوسکے جانشین اورنگ زیب کے وقت مین سلطنت مغلیہ اپنے عروج کی حد کو پہنچی اور اوسکا زوال بہی شروع ہوگیا۔ اسکی وجہ اورنگ زیب کا تعصب مذہبی اور ہندوؤنکے ساتھ زیادتی اور کسی پر اعتبار نہ کرنا تہا۔ اسی زیادتی کی وجہ سے ہندو مغلون سے ایسے

علیحدہ ہوگئے کہ پہر وہ اُن کے مددگار نہ ہوے۔ ملک کی حالت تباہ تہی نہ تجارت
تہی نہ کسی کو اپنی کمائی سے بہرہ ور ہونیکا اطمینان تہا صوبون کی حاکم رعایا پر جیسا چاہتے
ویسا ظلم کرتے تہے اور بادشاہ اونکو روک نہین سکتا تہا۔ کاریگر بہ جبر کام کرتے تہے
اور جب اونکو اپنے کام کی اُجرت نہین ملتی تہی تو اونکو اپنے پیشہ مین ترقی کرنیکی کوئی رغبت
نہین ہوتی تہی۔ ایک بڑا شاندار دربار ایک بڑی فوج کے زور سے جو ملک کو لوٹنے کہاتی
تہی قایم تہا۔ اور اوسکا اثر یہ ہوا کہ خود اورنگ زیب کے وقت مین ہی نشانات تباہی
نظر آنے لگے اور مرہٹہ کہ جو پہلے چہوٹی سی قوم تہی سر اوٹہانے لگے۔ باب ہفتم مین سلطنت
مغلیہ کے زوال کی کیفیت سنہ ۱۷۰۷ع سے سنہ ۱۸۵۷ع تک دکہلا کر ثابت کیا گیا ہے
کہ جو کانٹون کا درخت اورنگ زیب نے لگایا تہا اوسکا پہل عنقریب اُسکے جانشینون
کو کہانا پڑا۔ اور اودہر شمال سے نادر شاہ و احمد شاہ ابدالی وغیرہ اودہر جنوب سے
مرہٹے اودہر پنجاب سے سکہہ اودہر خود مغلون کے وزیر و صوبون نے اونکو ایسا دبایا
کہ اُنکی بادشاہت رفتہ رفتہ برائے نام رہ گئی۔ اور پہلے سیدون کی پہر مرہٹون کی پہر
انگریزون کی دست نگر ہوئی۔ اور آخر بادشاہ خاندان مغلیہ کا انگریزون کا قیدی ہو کر
رنگون مین مرا۔ اسوقت مین انتظام گورنمنٹ برائے نام رہ گیا تہا۔ زبردست کا قابو چلتا
تہا تجارت و صنعت بہت کم رہ گئی تہی۔ صرف جہان پر کہ مقامی حاکم اچہے ہوتے تہے
وہان پر کچہہ رونق تہی۔ بادشاہان دہلی سے لیکر باقی سب نواب و صوبے عیش و عشرت
مین غرق تہے۔ رعایا کی حالت کی مطلق پرواہ نہین تہی اور اپنے حظ نفس مین ہی
اپنا تمام وقت و روپیہ برباد کرتے تہے یہی باعث مسلمانون کی تباہی کا ہوا۔
باب ہشتم مین مرہٹون و سکہون کی کیفیت درج کی گئی ہے۔ اس مین سنہ ۱۷۳۴ع

سے سنہ ۱۸۴۵ع تک کا ذکر ہے۔ سیواجی کا حال کسیقدر تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے
کیونکہ وہ نہ صرف بڑا بہادر اور بڑا مدبر اور منصف مزاج حاکم تھا۔ اور ہندوستان کے لوگ
فخر کے ساتھ اوسکو پچھلے زمانہ کے بڑے آدمیون مین جانرلیڈر شمار کرسکتے ہین۔ سیواجی
کے بعد اوسکے جانشینون نے ایک جماعت کہ جو مرہٹہ کانفیڈریسی کے نام سے
مشہور ہوئی قایم کی اور وہ نہ صرف ملک کے حاکم ہوگئے بلکہ لوگ اوس سے بیحد خائف
تھے۔ مرہٹون مین بعض پیشوا بھی بڑے مدبر و اچھے حاکم ہوے اور اونھون نے
ہندوون کے پرانے طریقہ گورنمنٹ کو پھر زندہ کر دیا۔ مگر نفاق باہمی او حسد نے اونکو
تھوڑے سے عرصہ مین ہی گرادیا اور انگریز فتحیاب ہوگئے۔ سکھون کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ان لوگون پر مسلمانون نے شروع مین کیسے کیسے ظلم کئے اور اونھون نے
کس جوانمردی اور استقلال کے ساتھ اونکو برداشت کیا۔ موت قبول کی اور مذہب
نہ چھوڑا۔ ان مین سب سے بڑے مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوے۔ اونھون نے
اپنی جوانمردی اور لیاقت سے پنجاب کے بہت حصہ کو اپنے تابع کرلیا۔ پنجاب مین
اب بھی اونکا نام بہت وقعت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اونکی سوانح عمری صراحت
کے ساتھ دکھلانی مناسب خیال کی گئی ہے۔

باب سوم مین سنہ ۱۵۶۹ع سے سنہ ۱۹۰۳ع تک گورنمنٹ انگلشیہ کی ابتدا اور اوس کا
عروج دکھلا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسطرح سے پورچوگیز ہولنڈ اور فرانس کے لوگون پر
غالب آکر انگلستان کہ جہان سے اول چند لوگ محض تجارت کی غرض سے ہندوستان
مین آئے تھے رفتہ رفتہ کسطرح پر کل ملک کا حاکم ہوگیا اور وہ گورنمنٹ قایم کی کہ جو ہندو
اور مسلمان دونون قایم کرنے مین قاصر رہے تھے۔ اس کا بڑا سبب انگلستان کے

لوگون کی مستقل مزاجی شکست کہا کربھی پیچھے نہ ہٹنا اور اوسکے ہموطنون کا اونکی برابر امداد کرنا تہا۔ مگر ناظرین حال کو بمقابلہ اسکے کہ انگریزون نے یورپ کی دیگر قومون پر یہان کے ہندو مسلمان بادشاہون و راجاؤن پر کس کس لڑائی مین کس کس طرح پر فتح پائی و کہلائی اونکی گورنمنٹ کے ہر صیغہ کے قایم ہونیکی تاریخ سے زیادہ تر فایدہ ہوگا۔ اسلئے اس کی ہی کوشش کی گئی ہے۔ انگریزی حکومت کا آغاز سنہ ۱۷۵۷ء مین پلاسے کی لڑائی سے خیال کیا جاتا ہے۔ اسوقت لارڈ کلایو نے سول سروس کی تنخواہ بڑہا کر اوسکو ایماندار بنایا۔ وارن ہسٹینگز نے پولس و عدالتین و بورڈ مال قایم کئے۔ لارڈ کارنوالس نے بنگال مین بندوبست دوامی کیا۔ لارڈ ولیم بینٹنگ کے وقت مین ہندوستانیون کو انتظام ملک و عدالتون مین عہدے دئے گئے۔ ٹامسن صاحب نے اضلاع مغربی و شمالی کا۔ منرو صاحب نے مدراس کا اور الفنسٹن صاحب نے بمبئی کا بندوبست کیا۔ لارڈ ڈالہاوسی صاحب کے وقت مین ریل و تار و صیغہ تعمیرات سرکاری قایم ہوئے لارڈ کننگ کے وقت مین سنہ ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا اور اونہون نے اپنی رحم دلی سے ہندوستانیون کو تباہی سے بچایا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین ہندوستان کی سند اعظم یعنی ملکہ معظمہ کا اشتہار کہ جس مین یہانکی رعایا کو سلطنت انگریزی کی دیگر رعایا کی موافق سمجھا گیا اور اونکے حقوق ویسے ہی قایم کئے گئے جاری ہوا۔ پھر ضابطہ دیوانی و فوجداری و مال کل ملک کے لئے بنائے گئے۔ لارڈ میو صاحب کے وقت مین ریاستہاے ہندوستان کے متعلق یہ اصول قرار دیا گیا کہ وہ انگریزی گورنمنٹ مین عموماً شامل نہ کی جاوین۔ لارڈ لٹن کے زمانہ مین ملکہ معظمہ نے قیصرہ ہند کا لقب اختیار کیا۔ لارڈ رپن صاحب کے وقت مین ہندوستانیون کو بہت سے نئے حقوق

عطا ہوے اور اونکا زمانہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا - لارڈ ڈفرن کیوقت مین
پبلک سروس کمیشن ہندوستانیون کو ملازمت سرکار مین زیادہ عہدے ملنے کی غرض
سے جاری ہوا نیشنل کانگرس قایم ہوئی تاکہ گورنمنٹ پر رعایا کے خیالات پورے پورے
ظاہر ہو سکین - کونسل واضعان قانون مین ہندوستانی ممبر بذریعہ انتخاب کے مقرر
ہوئے اور اونکو معاملات ملکی پر سوالات کرنے کی اجازت دی گئی - اسوقت لارڈ کرزن
صاحب نے ہر صیغہ گورنمنٹ کی اصلاح کی کوشش کی اور بہت سی کمیشنین مثل
یونیورسٹی - پولیس آریگیشن کمیشن وغیرہ کے جاری کی ہین - اور یکم جنوری ۱۹۰۳ع کو
ایک دربار تاج پوشی بادشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوا - اس دربار کی نظیر کبھی دیکھنے یا سننے
مین نہ آئی تھی اس ملک کی تمام رعایا اور رؤسا نے بادشاہ کی جان و مال کو ایک زبان
ہوکر دعا دی اور اوسکی گورنمنٹ کی خیر منائی - اب انگریزی گورنمنٹ یہان پر مستحکم اور
قایم ہے اور تمام ہندوستانی اُسکے قیام کے خواستگار ہین - اوس مین ملک نے
بہت ترقی کی اور کر رہا ہے - پس ملک کی حالت اس گورنمنٹ مین کیا ہے اور کیا ہونی
چاہیئے - کسی قدر صراحت کے ساتھ باب دویم مین دکھلائی گئی ہے - حصہ (۱)
انتظام گورنمنٹ مین ہوم گورنمنٹ و گورنمنٹ آف انڈیا و لوکل گورنمنٹ و گورنمنٹ ضلع کی
صراحت کی گئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ عہدہ ملنے کی اسوقت
کہانتک گنجایش ہے - اور چند مشہور مدبران مثل سر سالار جنگ و سر ٹی - مادھو راؤ وغیرہ
کی سوانح عمری سے ہندوستانیون کی انتظامی لیاقت ثابت کی گئی ہے - اسی مقام پر
ہندوستانی ریاستون اور اونکے انتظام کی کیفیت بیان کرکے مہاراجہ گنگوار بڑودہ
کی سوانح عمری سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر رئیس لایق ہون تو وہ اپنی ریاست کا کیسا عمدہ

انتظام کر سکتے ہین حصہ (۲) مین کاشتکارون و زمینداروں کی حالت موجودہ اور بندوبست قوانی
کا اثر اور اوسکی نسبت مختلف خیالات و کاشتکارونکی بہتری کے ذریعہ بیان کئے گئے ہین اور یہ
دکھلایا گیا ہے کہ انکا افلاس اور تباہی تب تک دور نہوگی جبتک کہ وہ خود اپنی آراضی کی پیداوار
بڑہانے کی کوشش نہ کرینگے حصہ (۳) مین کارخانجات و تجارت و صنعت و حرفت کی حالت
موجودہ کو انگلینڈ و جرمنی و امریکہ و جاپان سے مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جبتک
اس ملک مین بھی یورپ کے سائنس کا پورا فائدہ اُٹھاکر بیشقرار روپیہ سے بذریعہ کلون کے
معمولی اشیاء ضرورت کی ویسی ہی کثرت کے ساتھ اور ارزان قیمت پر نہ پیدا کیجاوینگی ملک سے
افلاس و تباہی دور نہین ہوسکتی۔ آگے اس باب مین ہندوستان اور یورپ اور امریکہ کے چند
مشہور تجارون کا کہ جو افلاس سے ثروت کو پہونچے اور اپنی دولت کو رفاہ عام مین لگایا ہے
ذکر کیا گیا ہے۔ حصہ (۴) مین تعلیم حال اور اوسکے نتائج کی بابت غور کیا گیا ہے۔ اور اوسکو
یہانکے ہندو و مسلمانونکی پرانے طریقہ اور یورپ اور امریکہ و جاپان کے طریقہ تعلیم کے طریقہ سے
مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جبتک اُس سے ضعف جسم و دماغ و عقاید مذہبی کی
نقص دور نہ ہونگے ہمارے تعلیم یافتہ ترقی نہین کرسکینگے یورپ کے چند مشہور عقلا و فلاسفرون
کے خیالات بھی یہانپر درج کئے گئے ہین اور اون نقصون کے دور کرنیکا طریقہ بتلایا گیا ہے
حصہ (۵) مین ملک کی سوشل و مذہبی حالت دکھلائی گئی ہے لفظ ہندو کی وجہ تسمیہ اور ہندؤن
کی عام حالت اور اونکی تباہی کے باعث ذات کی پیچیدگی خیالات فاسد کی ترقی و اصول
مذہب سے ناواقفیت و مسلمانون کی تباہی کے باعث انکا بیجا فخر قوم و تعلیم سے نفرت و تعصب
ظاہر کئے گئے ہین اور جس طریقہ سے کہ یہہ سب خرابیان رفع ہوسکتی ہین وہ مختصر طور پر بیان
کیا گیا ہے اسوقت تمام اصلاح کی بنا عموماً سوشل ریفارم ہے اور جن امور پر ایسے ایسے ملک

دوست جیسے کہ راجہ رام موہن رائے - بابو کیشب چندر سین سوامی دیانند سرسوتی سوامی
ویویکانند - مہادیو گووند رانا ڈے - ویہرامجی مالاباری وغیرہ متفق الرائے ہین وہ اس غرض سے دکھلائے
گئے ہین کہ ہر خاص و عام اونپر غور کرکے اپنی سوسائیٹی کی حالت کو قبیح عادات سے پاک کرین جنہین
اور دہرم کو بڑھاوین اور وہ رتبہ جو اونکے بزرگون کو مہذب قومون مین حاصل تہا حاصل کرین
اور جیسا کہ وہ اپنے بزرگون پر فخر کرتے ہین انکی اولاد بہی انپر ویسا ہی فخر کرے -

اس کتاب مین شروع سے آخر تک مستند کتابین اور مصنف کا ذاتی تجربہ بہی کام مین لایا گیا ہے
اور ۲۵ سال کے عرصہ مین مختلف جلسون و سوسائیٹیون مین ملک کے جلسہ مین شریک
اور یورپ اور ہندوستان کے بہت سے مصنفون کی کتابین پڑہنا اور بہت سے گورنمنٹون و مختلف
ملک کے رسم و رواجون پر غور کرنا اور اپنے یہان کے علم و ادب و فلاسفہ کو یورپ کے
علم ادب و فلاسفہ قدیم و حال کے ساتھ مقابلہ کرنے سے جو خیالات معلوم ہوئے وہ درج
کئے گئے ہین - اور اُسکا یہ اطمینان ہوگیا ہے کہ اگر ہندوستان ترقی کرسکتا ہے تو وہ صرف
اس طریقہ سے کرسکتا ہے کہ وہ اپنا منشا آخر تک وہی رکھے جو اُنکے قدما نے کیا تہا مگر اُسکو
حاصل کرنے مین طریقہ حال کو طریقہ سابق کے ساتھ حسب ضرورت دخل دے - ممکن ہے
کہ مصنف کے بعض خیالات سے کہ جو ملک کی حالت موجودہ اور اسکی بہتری کی نسبت اس
کتاب مین بیان کئے گئے ہین سب کو اتفاق نہ ہو لیکن اگر یہان کے لوگون کو بہتری
کے ذریعے سوچنے اور اونپر عمل کرنے کی اس کتاب سے کچھ بہی مدد ملے گی تو مصنف اپنی
محنت کو سودمند خیال کریگا -

اوم

باب اوّل

ہندوستان کی حالت قدیم

شروع سے (۵۰۰) برس قبل از مسیح

ویدون کا زمانہ - ہندوستان مین جو ترقی زمانہ سابق مین ہوئی تہی اوسکے معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھنا لازم ہے کہ یہان کی سوسائٹی و تہذیب و کہیتی و تجارت و صنعت و حرفت کی شروع مین کیا حالت تہی یہ ناممکن ہے کہ اوسکا پورا پورا ذکر اِس کتاب مین کیا جاوے مگر مختصر طور پر لکہنا نامناسب نہ ہوگا - ہندوؤن مین وید کو انادی अनादि اور اپورشیہ अपौरुषेय اور پرم آتما کے سانس سے پیدا ہوا مانا گیا ہے نہ کہ انسان کی تصنیف یورپ کے علماء پہلے وید کو بارہ سو یا چودہ سو سال مسیح کے قبل کا بتلاتے تہے لیکن پہر پروفیسر جے کوبی صاحب نے نجوم اور موسمون کے واقع ہونے سے حساب لگا کر یہ تحقیق کیا کہ وید مسیح سے چار ہزار سال قبل نازل ہوئے مگر اِس بات مین تو کسی کو بہی شبہ نہین ہے کہ دنیا کے تمام علمون مین وید سب سے پُرانا ہے ویدون مین رگ وید ऋग्वेद سب سے پہلا ہے یجر यजुर اور سام साम کے بہت سے منتر اُس سے ہی لئے گئے ہین اور منوجی وغیرہ نے بہی صرف تین ویدون کو مستند مانا ہے - ہندوؤن کا ہمیشہ سے یہی یقین چلا آیا ہے

کہ جیسے دنیا کا آغاز نہین ہے اوسی طرح ویدون کی بہی ابتدا نہین ہے اور جو جو کرم جس جس
متنفس کے پہلی سرشٹی सृष्टि مین تہے وہ ہی کرم اوس متنفس کے اس سرشٹی مین ہی ہین
رشیون کے نام اور جو جو سرشٹی ویدون مین کہی گئی ہین اور ہر مخلوق کی صورت اور کام
ایشور نے وید کے شبدون سے ہی بنائے ہین پرلی प्रलय مین یہ سب بیج روپ
سے رہتے ہین اور سرشٹی کے ظہور مین پہر ظاہر ہوجاتے ہین جیسے کہ ہر موسم کے علامات اُس
موسم مین ظاہر ہوکر آخر مین فنا ہوجاتے ہین اور پہر وقت پر ظاہر ہوتے ہین ویسی ہی حالت
سرشٹی کے ظہور اور فنا کی ہی برہما ब्रह्मा بشن विष्णु مہیش महेश وغیرہ دیوتا اور
ہر متنفس کے کرم اور دہرم برابر ظاہر اور فنا ہوتے رہتے ہین یہی وجہ ہے کہ شبد یعنی
وید جو دنیا یعنی سرشٹی کے ظہور اور فنا کو بتلاتا ہے انادی ہے۔

اِس بارہ مین کہ منترون کا سلسلہ کب مقرر ہوا اور کس نے مقرر کیا اور کونسا منتر کس رشی کو
ملا اختلاف رائے ہوسکتا ہے مگر ست सत्य اور دہرم धर्म اور گیان ज्ञान
کی اصلی غرض (لکش) लक्ष्य مین کوئی فرق نہین ہوسکتا وید ایشور کا علم باطنی ہے اور
ہرنئیہ گربہ हिरण्यगर्भ (برہما) وغیرہ کو جو ایشور کی طرف سے ویدون کا ظہور ہوا اور
جس کا ذکر شاسترون مین ہے وہ یہ بتلاتا ہے کہ جن جن رشیون اور مہاتماؤن نے اپنے
گیان اور تپ سے منتر درشن کی شکتی حاصل کی وہ منتر اون کو سمادہی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی۔
اس لئے اگر یہ کہا جاوے کہ فلان رشی کو فلان منتر کا درشن فلان وقت مین ہوا تو ہوسکتا
ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ گیان یعنی علم خود اوس منتر مین ہے اوس رشی ہی سے شروع ہوا بیجا ہوگا۔
معمولی طور پر ارتہ अर्थ سے شبد शब्द پہلے ہوتا ہے یعنی اشیا موجود کو ہی لفظ
ظاہر کرتے ہین لیکن وید کے شبد اور ارتہ دونون نتیہ नित्य یعنی دوامی ہین اور انکا

آپس کا تعلق بھی دوامی ہی دیوتاؤن وغیرہ کی جتنی سرشٹیان ہین وہ سب شبد کے ساتھہ ساتھہ ہوئے ہین اور ویدون سے پایا جاتا ہے کہ رشیون نے پہلی سوکرت सुकृत یعنی تپ اور بچار کے ذریعہ سے بانی वाणी یعنی کلام کو ڈھونڈا اور اوسکو نت جانا اور نام اور روپ کے سمان समान یعنی برابر ہونے سے گو سرشٹی برابر ہوتے رہتے تاہم شبد یعنی وید کے نتیتا नित्यता یعنی دوام کو سے معلوم کیا۔ ویدون مین رگ وید سب سے پورانا اور بڑا ہے اوسمین ایک ہزار اٹھائیس (۱۰۲۸) سوکت सूक्त اور دس منڈل ہین یہہ سوکت اون رشیون کے کیے ہوئے ہین کہ جنکو اون منترون کا درشن ہوا شاستر مین یہ بات برابر کہی گئی ہے کہ رشی منترون کے دیکھنے والے تھے اُن کے کرنیوالے نہین تھے اور ویاس جی کا نام وید ویاس वेदव्यास اس وجہہ سے ہوا کہ اونہون نے ویدون کی ترتیب دی۔ رگ وید کے ایک ایک سوکت مین تین سے لیکر سولہہ (۱۶) اٹھاون (۵۸) منتر ہوتے ہین اور بہت سا حصہ اس وید کا گائیتری गायत्री چھند مین ہے کچھہ حصہ انشٹبھ अनुष्टुभ جاگتی जगति اور ترشٹبھ त्रिष्टुभ چھندون مین بھی ہے۔ وید کو بلا بھاشیہ भाष्य یعنی شرح کے سمجھنا ناممکن ہے چنانچہ رگ وید پر سب سے مستند سائن سायण بھاشیہ ہے جو بیجیانگر مین چودہوین صدی عیسوی مین سائنیاچارج جی نے کیا تھا۔ رگ وید کے متعلق سام وید بھی خیال کیا جاتا ہے اوس مین سوای پچھتّر (۷۵) رچاؤن کے باقی سب رگ وید سے لی گئی ہین یہ سام وید اُدگاتریون उद्गातृ کی طرف سے یگون مین گایا جاتا ہے انمین پندرہ سو اونچاس (۱۵۴۹) منتر ہین اور اُن کے ۲ دو حصے کئے گئے ہین رگ وید کے پانچ شاکہائین یعنی شاکلا शाकला واسکلا बास्कला آشولاینی आश्वलायनी शाखा سانکہاینی सांख्यायनी اور مانڈوکیہ माण्डूक्य ہین اور سام وید کی ۲ دو شاکہائین

کوتھمی कौथुमी اور رانایٖنی राणायनी ۔ یجرُوید کے دو حصے ہین شوکل یجروید
शुक्ल यजुर्वेद اور کرشن یجروید कृष्ण यजुर्वेद شوکل یجرویدمین صرف سنگھتا بہاگ
ہے اور کرشن یجرویدمین سنگھتا संहिता اور براہمن ब्राह्मण دونون بہاگ ہین
اس وید کی بہت سی شاکھا ہین اون مین سے کٹھ कठ . میترائنی मैत्रायनी
واجسنیئی वाजसनेयी اب تک ملتی ہین شوکل یجروید کے چالیس ۴۰ ادھیای ہین ۔
سام وید سوم یگ سے متعلق ہے یجرویدمین کل یگون کی بدہی ہے ۔ یجروید کے منتر
رگ وید سے بہت کچھ ملتے ہوئے ہین مگر فرق بہی کہین کہین ہے ۔ چوتہا وید اتہروید
अथर्व ہے کہ جسمین بہت سی چیزین جو اور ویدون مین نہین ہین مثلاً مارن ۔ موہن ۔
اوچاٹن و بیماریون کا علاج وغیرہ شامل ہین اسکی دو شاکھا ہین پیپلاد पिप्पलादि اور
شونک शौनक اسمین سات سو تیس ۷۳۰ سوکت ہین اور اون مین چھ ہزار منتر ہین اور
انمین سے بارہ سو ۱۲۰۰ رگ وید مین سے لئے گئے ہین اس وید کو کسی رشی نے پرمان مانا ہی
کسی نے نہین ۔ ہر وید کے ساتھ اپ وید उपवेद ہے رگ وید کا اپ وید آیوروید
आयुर्वेद یعنی علم حکمت یجروید کا دہنوروید धनुर्वेद یعنی علم سپہ گری سام وید کا
گندہرو اپ وید गन्धर्ववेद اور اتہروید کا تنتر तन्त्र شاستر اپ وید ہے ہر وید
کا براہمن بہاگ الگ الگ ہے اور آخر مین اونپشد بہاگ ہے ۔

وید کے لکھنے کا رواج پہلے زمانہ مین نہین تہا بلکہ گورو وششٖ शिष्य یعنی گورو
چیلے کے سلسلے سے سینہ بسینہ چلا آتا تہا ۔ یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ ہندوستان
مین لکھنے کا رواج مسیح سے (۴۰۰) برس پہلے نہین تہا ۔ پہلے براہمی ब्राह्मी حروف
لکھے جاتے تھے اوسی سے دیوناگری حروف کہ جسمین اب سنسکرت اور ہندی لکھی جاتی

ہے نکلے ہین۔ بہوج پتر اور تاڑ کے پتون پر لکہنے کا رواج برابر جاری تہا تانبے کے اوپر
بہی حروف کہود دے جاتے تہے کاغذ کا رواج مسلمانون کے زمانہ سے ہوا بہت سی لکہین
سیاہی سے نوکدار قلم سے تاڑ مین چہید کر لکہی جاتی تہین اور مین نے شنکر مٹہ مقام اوڑیسہ
مین بارہ سو برس تک کی ایسی کتابین دیکہی ہین۔ اور پنڈوکیشر مین تانبے کی بڑی بڑی
تختیون پر پُرانی سنسکرت لکہی ہوئی ابہی بدری ناتہہ جی کی جاترا مین دیکہی ہے۔
ویدون سے اچہی طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگون نے اوس وقت مین کتنی بڑی
ترقی کی تہی میکس مولر صاحب اور عقلا ریورپ آریون کو صرف کہیتی کرنے والا کہتے ہین
اور اُن کی راے مین لفظ آریہ اس بات کو بتلاتا ہے مگر یہ درست نہین ہے آریہ کے معنی
شریشٹ ہین اور اسمین کوئی شبہ نہین ہو سکتا کہ جسوقت آریہ لوگ پنجاب مین آکر آباد ہوئے اُنہین
نہ صرف کاشت زمین کی بلکہ اور فنون کی بہت ترقی ہوئی تہی۔ علاوہ بیلون کے گہوڑے
بہی کہیتی کے کام مین آتے تہے کنوٗن سے پانی دیا جاتا تہا گہٹی چکر سے کہ جیسے اب رہٹ
کہتے ہین اور جو پنجاب مین اب تک جاری ہے کہیت سینچے جاتے تہے نہرین جاری تہین۔
کہیتون کی حفاظت لوگ اوسی طرح کرتے تہے جیسے آجکل کرتے ہین کہیتی کرنیوالون کا دیوتا
پوشن पूषण تہا لوگ گوٗوین چرانے ویسے ہی لیجاتے تہے جیسے آجکل لیجاتے ہین اور
دن بہر گوٗوین چرا کر شام کو اون کو واپس لاتے تہے روپیہ کا قرض لینا اور سود دینا برابر جاری
تہا خرید فروخت اشیاء کا بہی رواج برابر پایا جاتا ہے رگ وید مین ایک جگہہ پر کہا ہے کہ
ایک شخص بہت سی چیز کو پہلے تہوڑی قیمت پر بیچتا ہے اور پہر خریدار کے پاس جا کر بیچنے سے
انکار کرتا ہے اور زیادہ قیمت مانگتا ہے مگر وہ اوس قیمت سے جو پہلے قرار پائی تہی اس
عذر پر کہ چیز زیادہ نہین ہے زیادہ قیمت دینے سے انکار کرتا ہے خواہ قیمت کم ہو خواہ قیمت

مناسب ہو جو قیمت مقرر ہوگئی وہ ہی قایم رہیگی" - اشیاء کی قیمت بذریعہ سکّہ رائج الوقت
کے دیجاتی تہی بہت سے رشی کہتے ہین کہ ہم کو سو نشک निष्क ملی جس سے سکّہ
کا رواج پایا جاتا ہے اِن سکّون کو جیسے کہ لوگ آجکل روپیون - اشرفیون کے ہار بنوا کر گلے
مین ڈالتے ہین ویسے ہی وہ لوگ بہی ڈالتے تہے پس لفظ نشک کے دونون معنی ہین -
سکّہ اور مالا اوسوقت مین سونا اور مویشی اور اَن अन्न دولت کے ذریعہ گنے جاتی تہے
جہازون کا بہی رگ وید مین برابر ذکر ہے چنانچہ کہا ہے کہ "ہے اشون ! جیسے کہ ایک مردہ
آدمی اپنی دولت کو چہوڑ جاتا ہے ویسے ہی تم نے بہوجیو भुज्यु کو سمندر مین چہوڑ دیا اور
اوسکے دوست نے اوسکو اشوؤن کے ذریعہ سے نکالا" یہان پر اشو کے معنی جہاز یا ناو سمجہے
جاتے ہین "ہے ناستیہ नासत्य تم بہوجیو भुज्यु کو پر وار چیزون سے جو تین رات دن
بہت تیزی کے ساتہہ چلتی تہین سمندر کے دوسرے کنارہ پر تین رتہون مین کہ جنکے سو سو
پہیہ اور چہہ چہہ گہوڑے تہے لیگئے - دوسری جگہہ پر کہا ہے کہ جب مین اور ورن ساتہہ سوار
ہوکر اپنی ناؤ کو سمندر کے بیچ مین لیجاتے ہین - جب ہم سمندر کی چوٹی پر سوار ہوتے ہین اور
جب ہم اوس جہوٹے پر جہولتے ہین تو سوکہی ہوتے ہین" - اوس زمانہ مین کشتی بنانیوالے
اور بڑہئی اور رسّی بنانے والے اور چمڑہ صاف کرنیوالے اور دہات پگہلانے والے اور
لوہار اور سود لینے والے اور پیشہ ور برابر موجود تہے اور سوداگرون کا برابر تذکرہ ایک جگہہ
پر کہا گیا ہے کہ اندر इन्द्र سب سود لینے والون سے اور سب تجارون سے بڑہکر ہے
بہاٹون اور بیدون کا بہی برابر ذکر ہے آرے وسوئی وجیا قو وگلاسون کا بہی تذکرہ پایا
جاتا ہے - بڑے بڑے مکان موجود تہے - رتہہ سات سات پہیون کے ہوتے تہے -
لوگ سونے سکے جڑے ہوئے زرہ بکتر پہنتے تہے - پاؤن مین کڑے اور سر پر سونے کے

مکٹ پہننے کا رواج تہا - قلعے اور شہر ایسے مضبوط تہے کہ اونکو لوہے کے شہروں اور
قلعون سے تشبیہ دیگئی - مکانون کی دیوارین پتہر کی بنتی تہین - راجاؤن کے یہان ہزار
ہزار کہمبے کے مکانون مین سبہائین ہوتی تہین - اسی وقت مین رشیون نے وہ رچائین
کہین اور وہ برہم ودیا کا پرچار کیا کہ جو اس ملک کی دولت ابدی ہے وید کا ہر منتر خواہ اسکو
ہر ایک دیوتا کی لے مانو جسکا اوسمین ذکر ہے خواہ ایک پرمیشر کے اوپاسنا کی لے مانو اون
رشیون کے گیان اور تپ کو بخوبی ظاہر کرتا ہے کہ جنکو اوس کا درشن ہوا - نہ صرف مرد
بلکہ عورتین بہی اوس زمانہ مین مہذب ہوتی تہین - ھکسلی صاحب انگلستان کے بڑے
فلاسفر کا قول ہے کہ ویدون کے زمانہ کے ہندو ایسے جاندار اور جوانمرد تہے کہ دیوتاؤن
کا بہی آزادی کے ساتہہ مقابلہ کرنے کے قابل تہے برہم چریہ ब्रह्मचर्य کا پورا پورا رواج
تہا شادی کی رسم جو اوسوقت مین رائج تہی دلیل اس بات کی ہے کہ عورت اور مرد دونون
ایسی عمر مین شادی کرتے تہے کہ جب وہ اولاد کو پورے طور پر پرورش کرنیکے قابل ہون -
عورت و مرد مین بجاے غلام و آقا کے تعلق کے برابری و محبت کا ہوتا تہا رگ وید مین
جو ذکر سوریا सूर्या کی شادی کا کیا گیا ہے اوس سے بخوبی ثابت ہے کہ کیسا
آزادی و بہبودی کا زمانہ تہا شوہر عورت سے کہتا ہے کہ مین تیرا ہاتہہ پکڑتا ہون کہ تو میرے
ساتہہ بوڑہاپے تک خوشی سے بسر کرے آریما अर्यमा اور ساوتری सावित्री
نے تجہے مجہکو دیا ہے کہ تو میرے گہر کی مالک ہو - اے پوشن पूषण تو اس عورت
کو نیک فال کر یہ میری خوشی کی ساتہی ہوگی اور محبت کے ساتہہ میری بغل مین رہیگی" جسوقت
عورت وداع ہوتی تہی تو اوس سے اوسکا باپ کہتا ہے کہ تم دونون جدا نہ ہو انسان کی
پوری عمر پاؤ - بیٹون پوتون کے ساتہہ خوشی خوشی رہو - تو دس بیٹون کی مان ہو اپنے گہر

کی رانی ہو کر رہ - پہر شوہر عورت سے کہتا ہے کہ "تیرا آنا ہمارے یہان کے سب لوگون اور جانورون کو مبارک ہو ہمارے دل ملے رہین ماترشوا मातरिश्वा دہاتری धातृ اور دیشٹری देष्ट्री ہم مین رشتہ محبت کا مضبوط کرین" تعلیم کی اسقدر ترقی تہی کہ لوگ بلاصرف روپیہ وضائع کرنے تندرستی بارہ برس سے چہتیس برس تک گوروکل مین رہکر وید پڑہتے تہے راجاؤن کی سبہاؤن مین علم کی بڑی قدر ہوتی تہی جیسے برہمن لایق ہوتے تہے ویسے ہی راجابہی لایق ہوتے تہے جنک जनक اوراجات شترو अजातशत्रु وغیرہ کے قصہ جو اوپنشدون مین موجود ہین وہ ثابت کرتے ہین کہ ودیا کی ترقی چہتریون مین برہمنون سے کم نہین تہی بلکہ بعض حالتون مین زیادہ تہی اور جیسا کہ چہاندوگ اوپنشد چھान्दोग्योपनिषद् کے ادہیای پانچ کہنڈ تین اور برہ دہارنیک اوپنشد बृहदारण्य کोपनिषद کی ادہیای دو براہمن ایک سے پایا جاتا ہے چہتری (क्षत्री) برہمنون کو برہم ودیا سکہاتے تہے -

ذات کی تمیز محض پیدایش پر منحصر نہین تہی لوگ اپنے گن اور کرم سے برہمن یا چہتری یا ویش ہوتے تہے - چنانچہ ایک جگہہ مین کہا گیا ہے کہ "ہم سب مختلف خیالون کے ہین انسان کے طبایع اور آزادی مختلف ہین برہمن پوجا کرانے والے کی فکر مین ہین بڑہئی تختہ لکڑی کی تلاش مین ہین اور بید بیمار کی فکر مین ہین - مین رچائین کہتا ہون میرا باپ بید ہے میری مان آٹا پیستی ہے ہم سب دولت کے لئے مختلف قسم کے کام کرتے ہین" - رگ وید مین پنج جن पंच जनाः اور پنج اکشتی کا ذکر موجود ہے اور پنج جن سے پانچ قومین آریہ لوگون کی مراد ہین یعنی تورواسا (तुरुवासा) انو (अनु) درہو (द्रुहु) یدو - پورو - صرف پوروش سوکت مین کہا گیا ہے کہ براہمن پوروش کا موکہہ یعنی منہہ راجن یعنی چہتری اوسکی دونو بانہین

ہوئین ویش اوسکی رانین تہین اور شودر اوسکے پاؤن سے پیدا ہوا ہی اوسکے یہ معنی ستہے کہ سوسائٹی کے چار حصّے تہے ایک اون لوگون کا جنکا کام پڑہنا پڑہانا یگ کرنا کرانا تہا۔ دوسرا وہ جو حاکم ہوتے تہے تیسرے کاشتکار اور تجار اور چوتہے مزدور یہ سب لوگ استعارتًا پرم آتما کے انگ یعنی بدن کے حصہ قرار دئے گئے تہے یہ نہین تہا کہ کسی شخص کے مُنہہ سے برہمن بازوسے چہتری رانون سے وَیش اور پاؤن سے شودر نکلے۔ کہانے پینے مین سکہری نکہری کی تمیز نہین تہی برہمن چہتریون کے ہاتہہ کی پکّی ہوئی چیزین برابر کہاتے تہے اور سوسائٹی کی حالت ایسی آزادی کی تہی کہ جسمین بجاے فروعات کے اصلی اصول دہرم پر زیادہ لحاظ کیا گیا تہا اور اِس بات کو کبہی نظرانداز نہین کیا جاتا تہا کہ دہرم کا برتاؤ دل سے ہونا چاہئے نہ کہ محض ضابطہ پُری سے۔ رشیون کو ایشور کے سرشٹی کا باقاعدہ چلنا سورج اور چاند کی حرکت کا معیّن ہونا موسمون کا اپنے وقت پر آنا بخوبی معلوم تہا اور وے اسی نیم کو رتِ ऋत کے نام سے کہتے تہے رتِ کے معنی بعد کو ستّ یعنی راستی کے ہوگئے مگر اصلی معنی رتِ کے قاعدہ یا راستہ تہا۔

دنیا کے تین حصّے یعنی پرتہوی (पृथ्वी) انترکش अन्तरिक्ष سورگ स्वर्ग مانے جاتے تہے وید مین اگرچہ سورج اوشس उषस واگنی و وایو وغیرہ الگ الگ دیوتا شمار کئے جاتے تہے مگر رشی کہتے ہین کہ ایک ہی ستِ کو وپر विप्र یعنی علمار بہت سے طریقون سے کہتے ہین بعض اوسکو اگنی بعض یم यम بعض ماترشون मातरिश्वन کہتے ہین آدتیہ دیو आदित्य کو تمام دیوتاؤن وانسان و ہر چیز کا جو ہے یا ہوگی و ہوا و آسمان کے ساتہہ ایک مانا گیا تہا اور ایشور کو نہ صرف دیوتاؤن کا دیوتا بلکہ سب کو اپنے اندر شامل کرنیوالا کہا گیا ہے یورپ کے بعض علمار کا یہ خیال ہے کہ وید مین ایک ہی دیوتا کو ایک وقت مین

ایسا مانا گیا ہے کہ گویا وہ سب سے اعلیٰ ہے اور دوسرے وقت مین اوسکو منجملہ اور دیوتاؤن
کے ایک مانا گیا ہے یہ خیال غلط ہے رشی ہر دیوتا کی حالت سے بخوبی واقف تھے اور
ویدون مین برابر پایا جاتا ہے کہ سب دیوتا ایک ایشور کے تابع تھے اور اونکا قیام چند روزہ
تھا - ویدون مین دیوتاؤن کی شبیہ انسان کی سی مانی گئی ہین لیکن اس پر شاستر کارون مین
اختلاف ہے کہ یہ صورتین خیالی ہین یا واقعی - کوئی کوئی عقلا جیسے جیمنی जैमिनी وغیرہ اونکو
خیالی کہتے ہین کوئی کوئی جیسے بھگوان شنکر (शंकर) اونکو واقعی مانتے ہین اور انھون
نے یہ ثابت کیا ہے کہ منترون سے دیوتاؤن کا مجسم ہونا ہی ظاہر ہوتا ہے اور اونکے مجسم
ہونے سے اونکو برہم ودیا کا ادھکار ہے اور رفتہ رفتہ موکش بھی ملسکتی ہے کسی دیوتا کا مندر
یا مورتی نہین تھی ایشور کے مورتی کا تو کیا ذکر ہے سوای رودر کے باقی سب دیوتا انسان
کے مددگار اور جان و مال کے محافظ و ترقی دینے والے ست کے دوست دہرم کے محافظ
شمار کئے جاتے تھے - اون کے پوجنے والے اونکی مرضی کے تابع ہوتے تھے یگ سے
نہ صرف دیوتا ہی خوش ہوتے تھے بلکہ رشی کی قاعدے بھی پلٹ سکتی تھی وید مین تینتیس ۳۳
دیوتا شمار کئے جاتے تھے یعنی آٹھ وسو वसु گیارہ رودر रुद्र بارہ آدتیہ आदित्य
پرجاپتی प्रजापति اور وشٹ کار (वषट्कार) آٹھ وسو یہ ہین - دہر धर
دہرو (ध्रुव) سوم सोम ساوترا सविता انل अनल انیل अनिल پرتیوش
(प्रत्यूष) پربہاس (प्रभास) گیارہ رودر - اج अज ایک پات एकपात
اہی وردہن अहि वर्द्धन پناکی पिनाकी اپراجت अपराजिता تریمبک त्र्यंबक
مہیشور महेश्वर ورشاکپی वृषाकपि شمبہو (शंभु) ہرن हरण ایشور ईश्वर
بارہ آدتیہ - ویوسوان विवस्वान آریما अर्यमा پوشا पूषा توشٹا (त्वष्टा)

سوِتا (सविता) بھگا (भगा) دہاتا (धाता) ودہاتا (विधाता) ورُن (वरुण)

مِتّر (मित्र) شُکر (शुक्र) اُوروکرم (उरुक्रम)

ان مین کہین کہین فرق بہی بتلایا جاتا ہے - لیکن مہابہارت وغیرہ مین یہ ہی نام ملتے ہین ادہیاتم درشٹی سے یہ سب ایک برہم مین داخل ہین چنانچہ یاگولک جی برہدارنیک اُپنشد مین کہتے ہین کہ آٹھون وسو (वसु) پرتہوی पृथ्वी وایو वायु انترکش अन्तरिक्ष آدیتہ आदित्य دیُو (द्यौ) چندرمان चन्द्रमस سورج (सूर्य) اورنکشتر (नक्षत्र) ہی ہین اور یہ وسو اسوجہ سے کہلاتے ہین کہ وہ ہی سرشٹی کی قایم کرنے والی ہین پانچ گیان اندری ज्ञानेन्द्रिय اور پانچ کرم اندری कर्मेन्द्रिय اور آتما आत्मा یہ سب گیارہون رودر (रुद्र) ہین کیونکہ جب جسم سے نکلجاتے ہین تو پاس کے لوگ رودن کرتے ہین (رونے لگتے ہین) بارہون مہینے بارہ آدیتہ ہین کیونکہ وہ ہر ایک چیز کو لیتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین استن تینون स्तन यन्त्र یعنی گرج اندر ہے اور یگ (यज्ञ) پرجاپتی प्रजापति ہے ان تینتیس ۳۳ دیوتاؤن کو بہی رشیون نے چھہ دیوتاؤن مین داخل کیا ہے وہ چھہ دیوتا - اگنی - وایو - پرتہوی - آدیتہ - انترکش ہین ان چھہ کو بہی تین مین داخل کیا ہے وہ تین یہ ہین بہو (भूः) بہوہ भुवः سوہ (स्वः) یہ تین دو مین داخل ہین یعنی انّ (अन्न) اور پران प्राण (اسکو یورپ کے علما نے میٹر (Matter) انّ اور فورس - (Force) کہا ہے لیکن یہ دونون بہی ایک یعنی پران کے اندر داخل ہین اور پران ہی برہمہ ब्रह्म ہے -

وہ مسئلہ ایوولیوشن (Evolution) یعنی پرنام کا جو یورپ مین اسوقت دریافت ہوا ہے رشیون کو بخوبی معلوم تہا کیونکہ ایک جگہہ پر یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھہ ہے وہ

اوس سے نکلا ہے یعنی سرشٹی ایک ظہور ہے اوس شئے کا جسکا پہلے ظہور نہین تہا جب
نہ ستّ تہا نہ استّ تہا نہ دن تہا نہ رات تہی تب صرف ایک شوتتّو शिवतत्त्व ہی تہا
ستّ سے ہی سب کی پیدایش ہے اور اسی مین قیام اور فنا ہے -

پروش سوکت पुरुष सूक्त اور ہرنیہ گربہہ हिरण्य गर्भ सूक्त سوکت وغیرہ سے پایا جاتا
ہے کہ اوس زمانہ مین وراٹ اوپاسنا زیادہ تر تہے اور ایشور کو روح اور جگت کو اوسکا جسم
مانتے تہے ہرنیہ گربہہ سوکت مین رشی کہتے ہین کہ وہ ہی زمین اور آسمان کا رکہنے والا
ہے وہ بل (طاقت) اور پران (جان) کا دینے والا ہے اوسی کے حکم مین سب دیوتا چلتے
ہین وہ ہی موت کا مالک ہے امرت بہی اوسی کی چہایا ہے وہ ہی سب جگت کا جو چیشٹا
(चेष्टा) کرتا ہے اپنی مہما महिमा سے ایک راجا ہے وہ انسان اور حیوان کا مالک
ہے اوسی کے پہاڑ سمندر - اور ندیان ہین اوسی کی یہ دشا باہو दिशा बाहु ہے اوسی
نے زمین و آسمان سورگ اور انترکش کو اپنی اپنی جگہہ پر جما رکہا ہے وہ ہی دیوتاؤن کا دیوتا
ہے اور کوئی نہین ہے (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۱)

پروش سوکت مین کہا گیا ہے کہ پورش ہی یہ سب ہے جو کچہہ تہا یا ہے یا ہوگا وہ ہی امرتتو
(अमृतत्त्व) کا مالک ہے سب جگت اوسکا ایک پاد पाद یعنی پاؤن ہے باقی تین
پاد یعنی پاؤن سے وہ اپنی مہما مین قایم ہے اسی طرح پر یجروید کے منترون سے ہی ایک
ایشور کی اوپاسنا پائی جاتی ہے - جو جاگتے اور سوتے دور سے دور جانے والا ہے جو
جوتی ज्योति کے جوتی ہے جس کے حکم سے منی شئے मनीषि کرم کرتے ہین جو سب
پرجا کے اندر موجود ہے جو پرگیان چیت प्रज्ञान اور دہرتی روپ धृति रूप ہے
جسکے بغیر کوئی کام نہین ہوسکتا جو گذشتہ اور حال اور آیندہ کو دہارن کرنیوالا ہے - جس مین

رگ - سام - یجر - داخل ہین جو سب مین پرویا ہوا ہے وہ ہمارا دل شدہ سنکلپ ہو -
یہ سوای ایشور کے کون ہوسکتا ہے (یجر وید دھیای ۳۴ منتر الغایتہ ۶) اسی یجر وید کا ۴۰
ادھیای ایشاواس ईशा वास्य اوپنشد ہے - ایشور سے جو دنیا کی پیدایش پرورش
سوکت وغیرہ مین بیان کی گئی ہے وہ سرشٹی کرم क्रम کو بتلاتی ہے اور پروش पुरुष
یعنی پرم آتما کے ہزار سر ہزار آنکھین اور ہزار پاؤن ہین وہ اِس تمام کائنات مین ویاپ
व्याप رہا ہے اور پھر بھی اوس سے دس اونگل پرے ہے اور اوسکا ایک پا یعنی حصہ
تمام کائنات ہے اور تین حصہ سوارگ स्वर्ग مین امرت ہے" ایسے کہنے سے یہ مراد ہے
کہ تمام کائنات کے ہر ذرہ ذرہ مین ایشور موجود ہے تاہم وہ اوس سے پرے ہے اور
اپنی مہان مین آپ ہی قایم ہے کیا دنیا کے تمام فلاسفہ اور سائنس کی جو ترقی اس وقت تک
ہوئی ہے وہ رشیون کے اس خیال سے بڑھکر ہوسکتی ہے ؟

رشی عاقلون سے کہتے ہین کہ اپنے من سے پوچھو کہ وہ کہان ہے اور کسطرح سے وہ جگت
کو قایم رکھتا ہے وہ ہی ہمارا ماتا پیتا اور پالن کرنے والا پرماتما ہے وہ ہر جگہہ پر موجود ہی ہر شے
کو جانتا ہے دیوتاؤن کو الگ الگ نام دیتا ہے اوسی کی طرف سب جاتے ہین وہ زمین
سے آکاش سے دیوتاؤن کے رہنے کے استھانون سے پرے ہی اوسمین یہ تمام سرشٹی
داخل ہے اوسکو تم نہین پا سکتے وہ جو تمہارے پاس ہے - اس سے زیادہ نہ کسی شاستر
نے کہا نہ کہیگا رشیون کے ان اوپدیشون کو سنکر اور پڑھکر کون ہے جسکا لوک اور پرلوک
بنسبت ہوسکے - ہندوستان کی حالت طبعی پچھلے زمانہ مین کیسی ہی ہو مگر ادھیاتمک [illegible]
[illegible] یعنی عقلی حالت ہمیشہ سب سے اونچی رہی اور رہیگی -
رشی کہتے ہین کہ اپنے پرلوک کا خیال کرکے جو صاحب مقدرت ہو اوسکو چاہیے کہ غریب کی

مدد کرے یہ دولت مثل رتھ کے پہیّون کے چلتی پھرتی رہتی ہے کبھی ایک شخص کے پاس
رہتی ہے کبھی دوسرے کے - شراب خواری - عورتون کے پاس زیادہ بیٹھنا - قماربازی چوری
ویسی ہی بری گنی جاتی تھین جیسے کہ آجکل رشی کہتے ہین کہ دیوتا مَنش मनुष्य کے پاپ کو
ہروقت دیکھتے ہین اِس سے ثابت ہوگا کہ ہندوستان مین قانون انسان کو بُرائی سے
روکنے کے لئے بڑا نہین مانا گیا تھا بلکہ گیان اور ایشور کا خوف ہی بڑے مانے گئے تھے -
دان پن تپ کا وہ زور تھا کہ جس سے پاپ کبھی بڑھ نہین سکتا تھا رشی دنیا کو ست پر ہی
قایم مانتے تھے ست ہی زمین کو قایم رکھتا ہے نیم नियम سے ہی سورج اپنی جگہ پر آسمان
مین قایم ہے اور ست ادس نیم پر قایم ہے کہ جو سوارگ کو بھی قایم رکھتا ہے ایک جگہہ پر
کہا گیا ہے کرت ऋत اور ست پرم آتما کے تیج سے پیدا ہوئی - یہ حالت سنگھتا بھاگ
(संहिता) کی دکھائی گئی اب اوپنشد بھاگ سے یہ دیکھا یا جاویگا کہ رشیون نے
انسان کی بہبودی آخر کا کس طرح پر سیدھا راستہ دکھلا دیا -
اوپنشد - اوپنشدون کی تعداد مین بہت فرق ہے لیکن سری شنکر اچاریہ جی نے اپنی
شاریرک بھاشیہ शारीरक भाष्य مین ایش ईश کین केन کٹھ कठ
پرشن (प्रश्न) منڈک मुण्डक مانڈوک माण्डूक्य اتریہ (ऐत्रेय) تیتریہ
(तैत्रेय) چھاندوگیہ (छान्दोग्य) برہدارنیک बृहदारण्यक کوشی کی कौशीतकी
اور میتری برہمن मैत्रेयी ब्राह्मण اور جابال जाबाल اوپنشدون کو مستند مانا ہی
اورون کو نہین مانا ہے اس لئے ہم بھی انہین کا انتخاب کرینگے بہت سے اوپنشد جو آجکل
مانے جاتے ہین وہ پورانے نہین ہین نہ اون مین وہ اعلی درجہ کے خیالات جو پورانے
اوپنشدون مین ہین موجود ہین نہ اونکے لفظون مین وہ بلاغت اور فصاحت ہی بہت سے

اون مین سے مختلف فرقون کے تائید کرنیکے لئے بنائے گئے ہین بہت سونمین پنچدشی گیتا

پंचदशी व गीता وغیرہ کے اشلوک لفظ بہ لفظ لکہدئے گئے ہین ایک دو مسلمانون کے

آنے کے بعد کے ہی بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین - پُورانی اوپنشدون مین جو گیان اور

اوپاسنا ہے اوسکو دویت وادیون द्वैत वादियों نے دُویت مین اور ادویت وادیون

نے ادویت مین کہینچا ہے لیکن سب اوپنشدون کا مطلب آخر ایک अद्वैत वादियों

ادویتہ برہمہ अद्वितीय ब्रह्म سے ہے وہ برہمہ سب کا انتر آتما ہے جب یہ جان لیا کہ

مین ہی برہمہ ہون تو پہر کوئی اور چیز جاننے کو نہین رہتی سب پرمان پرمیہ لوکک ویدک

(प्रमाण-प्रमेय-लौकिक-वैदिक) بیوہار کا خاتمہ ہوجاتا ہے - جو شخص اپنی آتما کو سب مین

اور سب کو اپنی آتما مین دیکہتا ہے اوسکو موہ اور شوک کہان آتم وِت आत्म विद

یعنی گیانی شوک (शोक) سے ترجاتا ہے یہی تمام اوپنشدون کا مطلب ہے -

"تتوسی" तत्वमसि یعنے تو وہ ہی ہے جو سوکشم सूक्ष्म سے سوکشم ہے اور جو استہول

(स्थूल) سے استہول ہے جو ستہ ہے اور جس سے یہ سب آتم وان आत्मवान ہے

یعنی جیتا ہے یہی اوپنشدون کا مہاواکیہ ہے -

اس برہم ودیا کے پراپتی ایسے اودہکاریون کو دکہلائی گئی ہے کہ جنکو سنسار سے پورا ویراگ

ہو جنکو سورگ کے بہوگون کی بہی پرواہ نہ ہو پہ ماتا پتا اور گورو کی سیوا مین رہین اور جو

دونون مارگون یعنی بہوگ اور موکشہ کو اچہی طرح سے دیکہکر موکشہ کے مارگ کو ہی اختیار کرین

اور اوس پد کے پانے کی کوشش کرین کہ جسکا کبہی ناش نہین ہوتا جو نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہی

جو ساری موجود ہے جو نیتہ नित्य ہے اور جو نہ بڑہی سے ملتا ہے نہ بہت شاستر

پڑہنے سے بلکہ جو برے کام سے بچنے سے شانت اور من کو سادہان رکہنے سے

اور اوسی کا ہو رہنے سے ملتا ہے۔ آتما کا شریر رتھ ہے اور اندریان اوس رتھ کے
گھوڑے ہین من اون گھوڑون کی لگام ہے بدھی اوسکا ہانکنے والا ہے اگر بدھی ساودہان
ہو اور من مضبوط ہو تو اندریان برے راستہ مین نہین پڑینگی اور راجہ کو منزل مقصود پر
پہونچادینگی رشی کہتے ہین کہ اوٹھو جاگو برہم وت ब्रह्मवित گورو کی سیوا مین جاؤ اور
اپنی آتما کو جانو یہ راستہ چھرے کی دہار پر چلنے سے بہی کٹھن ہے اس پر اگر چلوگے تو اوس
پد کو پاؤگے جو شبد اسپرش۔ روپ رس گندہ سے یعنی حواس خمسہ سے پرے ہے اوسکو
جان کر ہی موت کے منہ سے چھوٹ سکوگے۔ تمہارا آتما تمہارے ہی اندر ہے اوس کو
پانی کی لئے اونکار ओम् کو دہنش اور جیو آتما जीवात्मा کو تیر بناؤ۔ اوپاسنا سے اوس
تیر کو تیز کرو اور برہمہ کو اپنا لکش लक्ष्य یعنے نشانہ بنا کر تن مَی तन्मय یعنے برہم روپ
ہو جاؤ جس مین یہ اکاش اور پرتھوی اور من اور سب اندریان یعنی حواس خمسہ پروئی ہوئی
ہین اوسکو ہی ایک آتما جانو اور سب باتون کو چھوڑ دو یہی امرت (حیات ابدی) ہے جیسے
یہ سب ناڑیان ایسی لگی ہوئی ہین جیسے رتھ کے پہیہ مین آرے وہ ہی تمہارے اندر رہے
اوسی کے بہت سے روپ ہو جاتے ہین۔ اپنے دل مین اوسکا دہیان کرو اوسکے جاننے
سے تمام عقدے حل ہو جاوینگے اور جیسے کہ ندیان سمندر مین جا کر ملجاتی ہین اور پہر اونکا نام
روپ الگ نہین رہتا ایسے ہی اوس آتما مین لین یعنی داخل ہونے سے پہر نہ نام روپ رہیگا
نہ جنم مرن کا بندہن رہیگا بلکہ سروآتما کو پراپت ہو کر سروآتما ہو جاؤگے۔"

یہ آتما پانچ کوشون पंच कोशों سے ایسا ڈہکا ہوا ہے جیسے تلوار میان سے ان پانچون
کوشون یعنی انّن مَی अन्नमय (جسم ظاہری) پران مَی प्राण मय (وہ طاقت جو
جسم کو حرکت دیتی ہے) منو مَی मनोमय (خواہش) وگیان مَی विज्ञान मय (عقل)

آنندمی आनन्दमय (خوشی) سے آتما کو ایسے الگ دیکھو جیسے سینک کو
چھلکے سے یہ صرف تپ ہی سے ہو سکتا ہے تپ ہی برہم ہے اور تپ کے معنی شریر کا
تپانا نہین ہے بلکہ گیان ہے جن رشیون کو آتما کا درشن ہوا وہ وام دیو کی طرح کہتے
ہین کہ ہم اب اس جسم کے پنجرے سے چھوٹ گئے ہم کو اب یہ سنسار بندھن کا کارن نہین
ہوگا ہم نے جو جاننا تھا جان لیا ہم کو نہ دھن سے نہ اولاد سے نہ سنسار کے بھلے برے کامون
سے مطلب ہے نہ ہم کو اس بات کا سوچ ہے کہ ہم نے فلان کام کیا یا نہین کیا ہم تو سب کو
اپنا آتما ہی دیکھتے ہین ایسے ہی لوگ سب پاپون اور دکھون کو دور کرکے برہم روپ
ہوتے تھے۔ اور جو ان کے اپدیشون پر اب بھی چلتے ہین وہ بھی برہم روپ ہو جاتے
ہین وہ برہم جیسا کہ اپنشدون مین کہا گیا ہے ابھئی अभय (بیخطر) ہے وہان پر
نہ جرا ہے نہ مرتیو ہے نہ شوک ہے آنند ہی آنند ہے جو آنند کہ پرتھوی کے بڑے سے
بڑے راجاؤن کو یا پترون کو یا گندھرون کو یا دیوتاؤن کو یا ونکے راجا اندر کو یا برہسپتی
बृहस्पति یا پرجاپتی کو حاصل نہین ہوتا وہ اوس عارف کو حاصل ہے جو شروتری-
श्रोत्रिय (عالم) اکام ہت अकामहत (بے نفس) کا اور برجن अवृजिन
(پاپ سے بچا ہوا ہو) ہو یہہ ہی برہم ودیا کا پھل ہے اسی کے لئے بڑے بڑے دیوتا
رشیون کے پاس جاتے تھے بڑے بڑے راجا راج چھوڑ کر بن مین اونکی سیوا کرتے تھے
اسی کے لئے اندر نے برہما جی کی ایکسو ایک برس تک سیوا کی اسی کے لئے نارد نے
چارون وید اور سب شاستر پڑھکر بھی اپنا غرور چھوڑ کر سنت کمار جی کی سیوا کی ایکو سری کرشن
جی مہاراج نے برہم چریہ رکھکر گھور انگرس رشی سے پایا اسی کے لئے جنک نے یاگ ولک
کو اپنا سب راج सर्वस्व دان کیا او میتریی یاگیہ ولک کی استری نے سب دولت کو

اون کے اوپر وار دیا یہہی برہم ودیا ہے جو کرشن مہاراج نے ارجن کو سکہلائی اور اوسکا موہ اور اہنکار دور کرکے اپنے دہرم کی طرف راغب کیا اسی کی بدولت بہیشم پتامہ نے لڑائی مین دیوتاؤن کے سے کرم کرکے پہر یودہشٹر کو دہرم اور گیان اور ویراگ کا اوپدیش کیا اسی برہم ودیا کے اوپر ایسے ایسے راجا جیسے وکرما دیتہ جیتے تہے اور یہہی برہم ودیا ہے کہ جس نے یورپ کے عاقلون سے جیسے شوپن ہار جرمنی مین اور امرسن امریکہ مین یہ کہلوایا ہے کہ انسان کی موکش زندگی کو بنانے والی اس سے زیادہ نہین ہے - یہہی ہندوستان کی دولت لازوال ہے یہہی اسکی بہبودی کا باعث ہوگی اور مصیبت مین کام آویگی -

اسمرتیون کا زمانہ - شروتی کے بعد اسمرتی स्मृति ہین لفظ اسمرتی کے لغوی معنے یہ ہین کہ "رشیون महर्षियां کی طرف سے وید کے مطالب پر غور" اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو سمرتیان وید سے باہر ہین وہ غیر مستند ہین ان مین سے منو اسمرتی جو وید کی بالکل مطابق ہے سب سے اول ہے اسکے بعد اور اسمرتیان جو ساتوک सात्विक ہین ماننے کی لایق ہین اور وہ یہ ہین وسشٹ वसिष्ठ ہاریت हारीत ویاس व्यास پراشر पराशर بہاردواج भारद्वाज کشیپ कश्यप ان کے بعد راجسی (राजसी) اسمرتیان کمتر مستند ہین وہ یہ ہین - جیسے یاگولکیہ याज्ञवल्क्य اتریہ आत्रेय دکش दक्ष کاتیاین कात्यायन اور وشنو विष्णु اور ناسر नामस ہین وہ ان سے بہی کمتر مستند ہین اور وہ یہ ہین گوتم गौतम برہسپت बृहस्पति سموارت समवर्त یم यम سنکہہ संख اور اوشنس उशानस - پدم پران पद्म पुराण مین کہا ہے لیکن اس مین کوئی شک نہین ہے کہ منو وغیرہ ساتوک اسمرتیان ہین وہ انسان کی زندگی کو شدہ کرکے موکش دی کا سیدہا راستہ دکہلاتے ہین

جو ویدون مین کہا گیا ہے دہرم کی جو حالت اون مین بیان کی گئی ہے اوس سی ہر متنفس
اور قوم دونون کی بہتری ہوتی ہے دہرم کے معنی ہین کہ جو سب کو دہارن کرے اسی وجہ
سے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم دہرم کو چہوڑ و گے تو وہ تمہین مار ڈالیگا اگر تم اوسکی حفاظت کروگے
تو وہ تمہاری حفاظت کریگا پس دہرم کو مت چہوڑو۔ دنیا مین کسی شخص نے دہرم کی تعریف
اس سے بڑہکر نہین کی اسمرتی کارون کا یہ قول ہے کہ "ست ہی دہرم ہے جو ست پر چلتا ہی
وہ دہرم پر چلتا ہے"۔ بار بار یہ ہی آواز سنائی دیتی ہے کہ "دہرم سے ہی اسلوک اور پرلوک
مین بہبودی ہوتی ہے دولت اور اولاد دہرم کے تابع ہین"۔ جو شخص یہ چاہتا ہی کہ مین
دنیا مین عرصہ تک زندہ رہون اوسے دہرم پر چلنا چاہیئے وید کا پڑہنا تپ گیان اندریون
کو قابو مین کرنا۔ کسی کو نہ ستانا اور گوروکی سیوا۔ سب کی بہبودی کا سبب بتلائے گئے
ہین پرورتی प्रवृत्ति धर्म یعنی نیکی کرنے سے انسان کو دیوتاؤن کا رتبہ ملتا ہی نیورتی
निवृत्ति یعنی سب کامون کو چہوڑ کر دہیان کرنے سے دنیا سے نجات ملتی ہے۔ جو شخص
اپنے دل کو مضبوط کرکے سچ اور جہوٹ کی طرف غور کرتا ہے اور اپنے مین سب کو اور سب
مین اپنے کو دیکہتا ہے" وہ ادہرم کیسے کرسکتا ہے سب دیوتا آتما ہی ہین اور سب کا آتما
ہی مین قیام ہے وہ ہی سب کو اپنے اپنے کام مین لگاتا ہے جو سب کا مالک ہے وہ چہوٹے
سے بہی چہوٹا ہے اور بڑے سے ہی بڑا ہے وہ پرکاش سروپ ہے اور اپنی تجلی مین آپ
ہی رہتا ہے اور جیسے کہ خواب مین انسان خود اپنے آپ دنیا رچکر اوسکو اپنے سے علیحدہ
دیکہتا ہے ویسے ہی یہ آتما آپ دنیا رچکر اپنے تئین اوس سے علیحدہ دیکہتا ہے جسم سے اسکو
علیحدہ کرنے سے ہی جانا جاتا ہے کہ وہ ہی پرم پرش ہے اوسی کو کوئی اگنی۔ کوئی منو۔ کوئی
پرجاپتی۔ کوئی اندر۔ کوئی پران۔ کوئی پرب برہم کہتے ہین" ۔ اوسی سے سب کائنات کا

ظہور ہے اوسی پر کائنات کا پیدا ہونا اور فنا ہونا منحصر ہے"۔ یہ ہی سمرتیون کا سار یعنے خلاصہ ہے۔

یہ منوسمرتی وغیرہ سب اسمرتیان پورانے دہرم سوترون پر بنائی گئی ہین صرف اسقدر زیادہ ہے کہ اوس زمانہ کے حالات اور طریقہ برتاؤ اون مین پورے طور سے بیان کئے گئے ہین اسمرتیون سے پایا جاتا ہے کہ برہمن۔ چہتری۔ ویش اور شودر کے علاوہ بہی اور ذاتین جو تین ذاتون اور شودرون کے میل سے پیدا ہوئی موجود تہین جیسے کہ سوت (सूत) ماگدہ मागध ویدیہہ विदेह وغیرہ لیکن وہ سیکڑون فرقے جو آجکل ایک ایک ذات مین ہین۔ اوس زمانہ مین نہین تہے منوجی کہتے ہین کہ برہمن شودر اور شودر برہمن ہوسکتا ہے اونہون نے کہان یان کی وہ قید جو اب ہے نہین رکہی تہی۔ گوتم جی کہتے ہین کہ برہمن اوس چہتری یا ویش کے ساتہہ جو اپنا کرم کرتا ہو کہا سکتا ہے لڑکیون کی شادی کی عمر مین اسمرتیون مین اختلاف ہے لیکن اکثر اسمرتی کارون کا مطلب بال بواہ سے ہرگز نہین پایا جاتا عورتون کی عزت کرنے کا بار بار حکم ہے اور اونکا پتی برت رکہنا تو ساری سے کہا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ عورتون کو اپنے خاوند کی خدمت کرنے سے بڑہکر کوئی دہرم نہین ہے مردون کے لئے منوجی نے چوبیس ۲۴ اور تینتیس ۳۳ کے درمیان شادی کرنا لکہا ہے اسمرتیون مین بہت سی جگہہ انتظام ملک کے طریقے ایسے اچہے کہے گئے ہین کہ وہ اب بہی کارآمد ہوسکتے ہین اور سب کے آخر مین گیان کو ہی افضل رکہا ہے۔ انہین منوسمرتی اُس زمانہ کی سوسائٹی کی اصلی حالت کو بتلاتی ہے نہ کہ خیالی کو۔

اتہاسون کا زمانہ۔ شرُتی श्रुति اور اسمرتی स्मृति کے بعد اتہاس ہین۔ یہان کے اتہاسون اور اور جگہہ کے اتہاسون مین یہ فرق ہے کہ وہ صرف قصہ ہی نہین ہین بلکہ

دہرم धर्म ارتھہ अर्थ کام काम موکش मोक्ष کو بہی اچہی طرح دکہلاتے ہین اور
صرف اوپدیش ہی نہین کرتے بلکہ مہاتماؤن کے جیون چرترون سے اونکو ثابت کرتے ہین
راماین - راماین تمام دنیا کے اتہاسون مین سب سے پورانی ہے یورپ کے علما اوسکو
پانسو برس قبل مسیح کے تبلاتے ہین کوئی یہ بہی کہتے ہین کہ وہ روپک ماتر (خیالی قصہ) ہی ہی
اور اوس سے صرف آریون کا لنکا مین جانا ثابت کرنے کا مطلب ہے - یہ بالکل غلط ہی
راماین ایک اتہاس ہے جسکو والمیک جی مہاراج نے رام چندر جی کے زمانہ مین بنایا - ہندو
راماوتار کو تریتا یگ کا کہتے ہین لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ راماین مہابہارت سے پہلے
کی ہے کیونکہ مہابہارت مین رامچندر جی کا ذکر آیا ہے - راماین مین یدہشٹر - کرشن وغیرہ
کا کہین ذکر نہین آیا ہے راماین مین چوبیس ہزار [24000] اشلوک ہین اور اوسکی عبارت ایسی سلیس
او فصیح ہے کہ کسی کاویہ काव्य نے ابتک اوسکی برابری نہین کی - والمیک جی نے
جیسے رامچندر جی تہے ویسے ہی اونکو دکہلایا ہے اوس کا اوتر کانڈ پیچہے کا بنایا ہوا معلوم
ہوتا ہے - اوس زمانہ کے لوگ کہ جنکا ذکر رامایں مین ہے کیسے دہرم آتما تہے رامچندر جی
مجسم نیکی تہے - والمیک جی نارد جی سے پوچہتے ہین کہ دنیا مین ایسا کونسا شخص ہے جو سب
نیک خصلتون والا بڑا طاقتور اور اپنے دہرم کو جاننے والا اپنے فرضون سے واقف سچ
بولنے والا اپنے کہے ہوئے کو کرنیوالا پاکیزہ عادتون والا سب لوگون کی بہبودی مین کوشش
کرنے والا - عالم اور سب کام کرنیکے قابل خوبصورت اپنے دل کو قابو مین رکہنے والا غصہ کو ضبط
کرنیوالا اپنا رعب قایم رکہنے والا بے عیب دیوتاؤن کو بہی لڑائی مین خوف دینے والا ہو -
نارد جی نے کہا کہ ایسے گن ایک شخص مین ہونے مشکل ہین لیکن یہ سب سری رامچندر جی مین
موجود تہے - وہ مستقل الراے - بڑے بہادر - اپنا رعب قایم رکہنے والے - مستقل مزاج -

عقلمند - اپنے فرض سے واقف - فصیح - شرمیان - دشمنون کو مارنیوالے - چوڑے
کندہے والے - بڑہی بانہون والے - مضبوط گردن والے - خوبصورت جسم والے -
کشادہ بازو - سچ بولنے والے - اپنی بات پر قایم رہنے والے - دنیا کے دہرم کی محافظ
تمام ویدون اور شاسترون کے جاننے والے - دہنور وید یعنی فن سپاہ گری مین یکتا -
تمام دنیا کے پیارے - سب کو یکسان دیکہنے والے - سنجیدہ - مثل وشنو کے بہادر -
غصہ مین مثل موت کے خوفناک - مثل زمین کے سب کو برداشت کرنیوالے ہوئے ہین -
اور والمیک جی نے اون کی اِن سب خصلتون کو اپنی کتاب مین ثابت کر دکہایا ہے جب
رامچندر جی نے اپنے باپ کے حکم کے موافق راج چہوڑا تو اون کی طبیعت ذرا نہ بگڑی اور
اونکے چہرہ کی رونق ویسی ہی رہی اور ہنسکر اپنے مان باپ سے یہ کہا کہ مین اس دنیا مین
اپنے مطلب کا غلام ہوکر رہنا نہین چاہتا مجہکو اون رشیون کیطرح سے جانو کہ جو سچے دہرم
کے اوپر چلتے تہے پہر لچہمن جی نے اونکو بہت کچہہ سمجہایا مگر وہ اپنی برت سے نہ ہٹے اور
جب جابال رشی نے اون سے یہ کہا کہ تم نے جو اپنے باپ سے وعدہ کیا تہا وہ اوسکے ساتہہ
گیا تو اونہون نے جواب دیا کہ مین نے جو اون سے وعدہ کیا تہا اوسکو لوبہہ یا موہ یا اگیان
یا اور کسی وجہہ سے نہین توڑونگا مین ست کو ہی انتریامی جانتا ہون اور سچے آدمیون نے
ہی ستیہ کا بوجہہ اوٹہایا ہے ست دہرم اور پراکرم اور سب مخلوق پر دیا کرنا اچہی بات کہنا
دیوتاؤن - مہمانون - دوجاتی (برہمنون - چہتریون - ویشون) کی پوجا کرنا ہی سوارگ
کی سیڑہی ہے اونکی زندگی سچ اور دہرم کا نمونہ ہے ایسا مہا پرش ہندوستان مین کوئی
نہین ہوا - ہنومان جی بل پراکرم - ست اور بچار کی مورتی تہی - اونکا جس यश سارے
مین چہا رہا ہی اور تمام ہندوستان مین اونکی پوجا ہونی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ

اونہون نے اپنے مالک کے کام مین کیسا پراکرم دکھلایا وہ جیسے بلی تھے ویسے ہی
گیانی بہی تہے جو بہادری اونہون نے سیتاجی کے ڈہونڈہنے اور راون کے ساتہہ لڑائی
مین دکھلائی وہ سب کو معلوم ہے لیکن اونکے گیان کا لوگون کو پورا پورا علم نہین ہے جب
لنکا مین جاکر پہلے ہی راون کو دیکہا تو اوسکی خوبصورتی۔ استقلال۔ طاقت اور دبدبہ کو
دیکہکر بہت تعجب کیا اور کہا کہ اگر اسمین اتنا پاپ نہوتا تو یہ دیوتاؤن پر بہی حکومت کرتا اُنہون
نے بڑی سنجیدگی سے راون سے یہ کہا کہ تم نے اپنے دہرم کا نتیجہ تو پا لیا لیکن اب تمکو اپنے
ادہرم کا بہی نتیجہ ضرور ملیگا تم نے جو ادہرم کیا ہے وہ تمہارے سب دہرم کو مٹا دیگا تم اپنے
ادہرم کو چہوڑدو سوگریوا اور انگد وغیرہ کی بہی یہہ ہی حالت تہی پہر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ
دراصل ریچہہ یا بندر تہے۔

بہرت جی نے جس طرح اپنے پائے ہوئے راج کو چہوڑ دیا اور اپنے بڑے بہائی کی طرف سے اُسکی
حفاظت کی اوسکا نمونہ تمام دنیا کے اتہاسون مین کہین نہین ملتا دوسرا کونسا ایسا بہائی ہوا
ہے کہ جس نے صرف بہائی کی محبت کیوجہہ سے حکومت اور آرام کو چہوڑکر بلا کسی مطلب کے
بنوباس اختیار کیا یہ صرف لچہمن جی کا ہی کام تہا اسلئے والمیک جی کا یہ کہنا کہ رامچندرجی سا
سچ بولنے والا لچہمن جی جیسا دور اندیش۔ اور بہرت جی سا دہرم آتما کوئی نہین ہوا بالکل سچ ہے
سیتاجی کا پتی برت ہندوستان کی عورتون کے لئے ہمیشہ سے ضرب المثل ہے اُنہون نے
ہزارون تکلیفین سہین آفتین اوٹہائین لیکن اپنے خاوند کو ہی اپنا دیوتا مانا اور ہمیشہ یہہ ہی
خیال کیا کہ چاہے امیر ہو یا غریب عورت کے لئے اوسکا خاوند ہی اوسکا دیوتا اور پرم گتی
परमगति ہے راون نے جس وقت اُنکو بہت کچہہ لالچ دیکر اپنی امارت اور رامچندرجی کی
مصیبت کی حالت کو دکہلایا تو سیتاجی نے یہہ ہی کہا کہ چاہے مصیبت زدہ ہون چاہے راج

سے خارج - وہ ہی میرے مالک ہین میرا دل اون مین ایسے لگا ہوا ہے جیسے سوورچلا सुवर्चला کا سوریہ सूर्य سے اور شچی शचि کا اندر इन्द्र سے ارونديتی अरुन्धति
کا وسشٹ वसिष्ठ سے روہنی रोहिणी کا چندرمان चन्द्रमा سے لوپامودرا -
लोपामुद्रा کا اگست अगस्त्य سے سوکنیان सुकन्या کا چیون च्यवन سے
ساوتری सावित्री کا ستیہ وان सत्यवान سے شرمتی श्रीमति کا کپل कपिल سے
دمینتی दमयन्ती کا نل (नल) سے تہا ان عورتون نے دکھ مین بہی اپنے شوہرون
کو نہ چہوڑا اپنی برت پر قایم رہین ویسے ہی مین بہی رامچندر جی کے ساتہہ پرتو نگی جب لنکا کے
فتح ہونے پر ہنومان جی سیتا جی کو رامچندر جی کے پاس لائے اور رامچندر جی نے اونکی پتی برت
پر شبہ کیا تو اونہون نے کہا کہ مین ایسی نہین ہون جیسا کہ آپ مجہکو خیال کرتے ہین مین اپنے
چرتر کی قسم کہا کر کہتی ہون کہ آپ میرا اعتبار کرین مجہکو معمولی عورتون سا نہ جانین اگر تم نے میرا
امتحان کر لیا ہے تو اس شک کو چہوڑ دو اگرچہ مین نے مجبور ہوکر دوسرے آدمی کو چہوا لیکن میرا
دل تو آپ کے ہی تابع تہا" بہت سے لوگ اس بات مین شبہ کرتے ہین کہ اگر وہ رامچندر جی
کی طرح ست اور دہرم پر چلین تو دنیا کا کام نہ چل سکے گا چنانچہ ایک جلسہ مین کہ جہان پر کچہہ
انگریز اور بہت سے ہندوستانی اور ایک راجہ موجود تہے رامچندر جی کے طریقہ برتاؤ کی
تقلید پر بحث ہوئی اوس پر ایک عالم انگریز نے یہ کہا کہ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ رامچندر جی کی
طرح دہرم پر چلنے سے سورگ ملے لیکن سرکاری نوکری نہ ملیگی اس کا جواب یہ ہی دیا گیا کہ
چاہے سرکاری نوکری ملے یا نہ ملے ہندوستانیون کے لئے رامچندر جی کیطرح ست اور
دہرم کا پالن کرنا لوک پرلوک دونون کو سودہار دیگا اور سرکاری نوکری مین بہی سچ کی ہمیشہ
قدر ہوتی ہے سچ ہی آخر مین کامیاب ہوتا ہے جہوٹے لوگ چاہے تہوڑے دن تک فروغ

پاوین لیکن انگریزی گورنمنٹ مین سچ ہی کی ہمیشہ سے قدر ہے ۔
راجہ ہریش چندر نے اپنے ست اور عہد کے قایم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو معہ استری و لڑکے کو بیچ ڈالا اور اپنے مالک کی طرف سے اپنے مرے ہوئے لڑکے کے کفن مین سے اپنی استری سے آدھا مانگا گیا اس بات سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ ایسے آدمیون کے سنت نے ہی اس ملک کو قایم رکھا ہے ۔ دوسرے ملک کے لوگ اس ست کی قدر نہین جان سکتے چنانچہ امریکہ کے ایک عالم نے ہریش چندر کی سوانح عمری پڑھکر یہ لکھا کہ راجہ ہریش چندر اگرچہ ست کی پیروی کرنے مین بڑے بہادر تھے لیکن مغرب کے معمولی لوگون کی نظرون مین یا تو وہ بیوقوفی سے فضول اصرار کرتے تھے یا اونکو پاپ کا جھوٹا خوف تھا کیونکہ چاہے کتنا ہی پُن اونہون نے ست کے پالن کرنے سے کمایا ہو لیکن وہ سب اوس پاپ سے جو کہ انہون نے اپنی بات رکھنے کے لئے کیا ناش ہو گیا اونہون نے اپنے آپ کو اور اپنی بی بی اور لڑکے کو اون کے واجبی حق سے محروم کر کے ایک ایسا بڑا پاپ کیا کہ جس سے وہ پاگل خانہ یا قید خانہ مین رکھنے کے لایق تھے مغرب کے لوگون کا خون صرف اس بات کے خیال کرنے ہی سے جوش کھاتا ہے کہ اونہون نے اپنی بی بی کو بیچنے کا بڑا بھاری گناہ کیا ہندو لوگ چاہے اس بات پر تعجب کرین مگر ہم کو تو اونکی کارروائی نہ صرف تعجب انگیز ہے بلکہ اندھون کی سی معلوم ہوتی ہے جن لوگون کے ایسے موٹے خیالات ہین اگر وہ ست اور تیاگ کو دنیا کے آرام کے اوپر قربان کر دین تو کیا تعجب ہے ہندوستان کے ست اور دھرم کی عظمت وہ کیسے جان سکتے ہین افسوس صرف اتنا ہی ہے کہ ایسے خیالات یہان کے لوگون مین بھی پیدا ہونے لگی ہین اور وہ اپنے یہان کے پرانے عالمون کو بیوقوف اور پرانے فیشن کا کہکر خود غرض ہوتے جاتے ہین ہم یقیناً کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان کی دینی اور دنیوی

بہبودی جب ہی ہوسکتی ہے جبکہ یہان کے لوگ رامچندر جی اور اوتارون کے ست اور دہرم کی تقلید کرین یہ خیال کرنا کہ اب کلجگ مین ست جگ کی باتون کی تقلید کیسے ہوسکتی ہے غلط ہے۔ شاستر اور روزمرہ کا تجربہ دونون اس بات کے شاہد ہین کہ بڑے کامون کو نہ چہوڑنا اور اونکی برائی سے چشم پوشی کرجانا ہی کلجگ ہے جب ان بڑے کامون کے چہوڑ دینے کی خواہش دل مین ہوتی ہے تو اوسی وقت دواپر ہوجاتا ہے اور جب اس خواہش کے موافق چلنے کی کوشش ہوتی ہے تو تریتا ہوجاتا ہے اور جب بڑے کامون کو چہوڑ دیا تو ست جگ ہوگیا اور اب بہی ست پرشون کے لئے جو ست اور دہرم پر چلتے ہین ست جگ ہی ہے۔

والمیکی جی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین ملک مین کیسی دہرم اور دولت کی ترقی بہی تہی۔ اس مین کچہہ شاعری مبالغہ بہی ہو تاہم اصلیت مین فرق نہین ہے والمیکی جی کہتے ہین کہ اجودہیا راجہ دشرت کا دارالخلافت بارہ یوجن لمبا اور دس یوجن چوڑا تہا اوس مین بڑی بڑی سڑکین بنی ہوئی تہین اور دوکانون مین ہرطرح کا مال موجود رہتا تہا دور دور کے ملکون کے سوداگر وہان آتے تہے۔ عورتون کیواسطے تماشہ گہر باغیچہ وغیرہ شہر مین چارونطرف بنے ہوئے تہے برہمن جیت اندری (نفس کش) اور اپنے دہرم پر چلنے والے تہے اور کوئی ناستک یا جہوٹا نہین تہا سب عورت مرد دہرم پر چلتے تہے اور کوئی دکہیا یا اپنے دہرم سے غافل نہین تہا نہ کوئی ایسا تہا کہ جو اپنے راجہ کے ساتہہ محبت نہ رکہتا ہو۔ لنکا کی حالت اور بہی عجیب تہی جب ہنومان جی نے اوسکو دیکہا تو بہت تعجب کیا اور یہہ کہا کہ یہہ شہر دیوتاؤن سے بہی نہین جیتا جاسکتا وہان پر علی الصباح وید پڑہے جاتے تہے راون کے محلون مین عیش وعشرت کے وہ سامان کہ جو آجکل پائے جاتے ہین

موجود تھے۔ راجا اور پرجا مین ایسی محبت تھی کہ جب راجا دشرت نے رامچندر جی کو اپنا ولیعہد کرنا چاہا تو اپنی تمام رعایا کی راے لی۔ عورتین بھی اوس زمانہ مین لایق ہوتی تھین۔ سویمبر کا رواج ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی صغر سنی کی رسم نہین تھی لوگ بڑے طاقتور اور اپنے دہرم کے جاننے والے تھے اور جن لوگون کو راکشش کہتے ہین مثلاً کمبھکرن اور اندرجیت وہ اپنے دہرم سے پوری طرح واقف تھے۔ رامچندر جی کا راج ضرب المثل ہے اوس مین کوئی دکھی نہین تہا۔ وقت پر بارش ہوتی تھی۔ زمین مین غلہ پورا پیدا ہوتا تہا روگ نہین تھے اور سب فارغ البال تھے۔

مہابھارت ۔ دوسرا اتہاس مہابھارت ہے ہندوستان کی کوئی دینی یا دنیوی چیز ایسی نہین ہے جو اوس مین نہ ہو اسمین کوئی شک نہین کہ اس کتاب مین بہت حصہ وقتاً فوقتاً بعد مین شامل کیا گیا ہے مگر تھوڑے غور سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسا حصہ بعد مین ملایا گیا ہے اور کونسا اصلی ہے لیکن پیچھے کے شامل کئے ہوئے حصہ سے بھی ہر طرح کی معلومات ہوتی ہین۔ مہابھارت کے مضمون کی تین تہہ ہین پہلی تہہ آٹھہ ہزار آٹھہ سو اشلوکون کی ہے اور اونکے بارے مین بیاس جی کہتے ہین کہ ان اشلوکون کو مین جانتا ہون اور شک बाक جانتا ہے سنجے संजय ممکن ہی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو یہ اشلوک مہابھارت کے اصلی اشلوک ہین دوسری تہہ چوبیس ہزار اشلوکون کی ہے کہ جنہین مہابھارت بغیر کہانیون کے کہی گئی ہے تیسری تہہ ایک لاکھہ اشلوکون کی ہے کہ جو آجکل مہابھارت کے نام سے مشہور ہے۔ ہری ونش پرب جو مہابھارت کا ایک حصہ سمجہا جاتا ہے بلا شک بعد مین لکھا گیا یہ نہین معلوم ہوتا کہ مہابھارت چوبیس ہزار اشلوک سے ایک لاکھہ اشلوک کی کب ہوئی مگر ان ایک لاکھہ اشلوکون کا ذکر چوتھی و پانچوین صدی عیسوی کی دان پترون

مین اوراشولاین گرہ سوتر आस्वलायन गृह्यसूत्र مین موجود ہے مہابہارت کے اٹھارہ پربون مین ایسی انواع واقسام کی کہانیان ہین کہ جن سے اوس زمانہ کی حالت پوری پوری معلوم ہوسکتی ہے - کل کتاب کا مطلب سنجیدہ اور عبارت سلیس ہے اور یہ ہی بیاس جی کے طرز کلام کی خوبی ہے - ہر ایک قصہ سے دہرم گیان اور ویراگ بہکتی وغیرہ دکہلانے کا مطلب ہے - شکنتلا शाकुन्तला کے قصہ سے پایا جاتا ہے کہ اوس زمانہ کی عورتین کیسی سچی اور دہرم آتما ہوتی تہین راجہ ییاتی ययाति کے قصہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ خواہشات کے پورا کرنے سے کبہی سکہہ نہین ہوتا نل नल دمینتی दमयन्ती اور ساوتری सावित्री کے قصہ یہ دکہلاتے ہین کہ اوس زمانہ کی عورتین اپنے شوہرون کی کیسی جان نثار تہین - مارکنڈی رشی मार्कण्डेय کا وشنو جی کے پیٹ مین پہرنا اور اوسکی حد نہ پانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرشٹی सृष्टि یعنی دنیا کی کوئی حد نہین ہے - دہرم ویاد धर्मव्याध کے قصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین شودر بہی برہمنون کو گیان دیتے تہے - ودور نیتی विदुरनीति کو سب جانتے ہین سنت سوجات گیتا सनत्सुजात سے ادویت अद्वैत کا سدہانت مضبوط ہوتا ہے بہگوت گیتا भगवद्गीता - جو بہیشم پرب भीष्म مین ہے ہمیشہ سے انسان کی بہبودی کا ذریعہ ہوئی ہے شانتی پرب مین جو راج دہرم राजधर्म آپد دہرم आपद्धर्म اور موکش دہرم मोक्षधर्म کہے گئے ہین اونکی برابر کسی اور گرنتہہ مین اوپدیش उपदेश نہین ملتا - موکش دہرم ہی کو لیکر شنکر اچاریہ جی نے اپنی بہاشیہ لکہی انوگیتا अनुगीता مین بہگوت گیتا کی سدہانت سادہ طور پر دکہلائی گئی ہے آشرم واسک پرب आश्रमवासिक مین جو بیاس جی نے لڑائی کے مرے ہوئے بہادرون کو گنگا جی سے نکالکر زندہ آدمیون کے ساتہہ ملاکر سلوک

باہم کرا دیا اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رنج اور فساد موت کے بعد جاتے رہتے چاہئین -
ہزارون آدمیون کو یہ پانچوان وید موکش کا دینے والا ہوا ہے - بیاس جی کا قول ہے کہ
ویدون اور رامائن اور مہابہارت مین ہری ہاری مہاہی شروع مین بیچمین اور آخر مین کہی
گئی ہے - ساری مہابہارت کا خلاصہ بیاس جی نے چار اشلوکون مین کہا ہے اور وہ یہہ
ہے کہ "ہزارون ماتا پتا اور سیکڑون استری اور پوتر ہم نے اس سنسار مین دیکھے اور بہت سی
آتے جاتے رہین گے ہزارون موقعے خوشی کے اور سیکڑون خوف کے جاہلون کے لئے
روز آتے رہتے ہین لیکن عقلمند کے لئے نہین - مین ہاتھہ اوٹھا کر کہتا ہون لیکن کوئی نہین سنتا
کہ دہرم سے ہی ارتھہ یعنی دولت اور کام یعنی آسایش ملتی ہی دہرم پر کیون نہین چلتے خواہش
سے - خوف سے - لالچ سے - یا موت کے خوف سے بہی دہرم کو مت چھوڑو دہرم ہی نت ہے
سکہہ و دکھہ ہمیشہ نہین رہتے جیو ہمیشہ رہتا ہے لیکن اوسکی وجہہ یعنے جسم ہمیشہ نہین رہتا"
(مہابہارت سورگ آروہن پرب ادہیای ۵ - اشلوک ۶۰ تا ۶۳) یہ ہی مہابہارت کی
ساوتری ہے اور اسمین دہرم گیان اور ویراگ کا تمام خلاصہ موجود ہے بیاس جی کا قول ہے
کہ جو انسان سب کا دوست ہے اور سب کی بہبودی کے لئے تن من دہن سے موجود ہے
وہ ہی دہرم کو جانتا ہے جو شخص نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کوئی اوس سے ڈرتا ہے جو انسان
کی طرف سے دل سے زبان سے یا فعل سے برا خیال نہین کرتا وہ ہی بیخطر رہتا ہے - دہیان
سے شاستر کے مطالعہ سے خیرات سے سچ بولنے سے نیچی نظر رکہنے سے سیدہے سچے
برتاؤ سے چہپا سے کہانے کی احتیاط رکہنے سے اور جیت اندری ہونے سے تیج بڑہتا ہے
پاپ گہٹتا ہے سب خواہشین پوری ہو جاتی ہین اور گیان کی ترقی ہو کر برہم پد ملتا ہے - تمام
ویدون کا سار ست ہے - ست کا سار دم (یعنی نفس کشی) دم کا دان - دان کا تپ -

تپ کا تیاگ - تیاگ کا سُکھ - سُکھ کا سورگ اور سورگ کا نرگُن برہم بہاؤ ہے مطلب
یہ ہے کہ سلسلہ وار ہر ایک پچھلے گُن کے نہ ہونے سے پہلا فضول ہے اگر دان نہین ہے
تو جیت اِیندری ہونا فضول ہے اگر تپ نہین ہے تو دان فضول ہے اسی سدہانت پر چلنے
سے یدہشٹر بہیشم - ارجن وغیرہ نے دیوتاؤن کا مرتبہ پایا - یدہشٹر دہرم راج اور دہرم کے
پوتر کہلاتے تہے اور وہ دہرم کے اتنے پابند تہے کہ بڑی مصیبت مین بہی جبکہ انکی عورت
اور بہائیون نے بہت کچھہ سمجہایا اور کہا کہ اپنے گئے ہوئے راج کو اپنی قوتِ بازو سے کیون
نہین چہین لیتے تو اونہون نے جواب دیا کہ مین دہرم پر خود غرضی سے نہین چلتا ہون بلکہ
وید کی تقلید کر کے سجنّون کی طرح سے بسر کرتا ہون میری عادت مین ہی دہرم ہے - جو شخص دہرم
کو کسی مطلب ذاتی کی غرض سے کرتا ہے وہ دہرم کو بیچتا ہے دہرم سے سورگ ملسکتا ہے
اگرچہ دہرم نہ ہو تو دنیا ڈوب جاوے کسی کی موکش نہ ہو سب جانورون کی مانند رہنے
لگین علم کوئی نہین پڑہے - دولتمند کوئی نہ ہو - اگر تپ برہمچریہ - وید کا پڑہنا - یگ -
دان - اور نیک برتاؤ فضول ہون تو اونکا کرنے والا امر کبہی نہ ہوا اور دنیا کا ٹہکانہ نہ رہے
اسلئے دہرم کی جو بڑا دیوتا ہے کبہی حقارت نہ کرو پہر جب یکش यक्ष (?) نے یدہشٹر کے
چارون بہائیون کو اس وجہہ سے مار ڈالا کہ وہ اوسکے سوالون کا جواب جو دہرم کے اوپر
تہے نہین دیسکے تو یدہشٹر نے اونکا پورا پورا جواب دیکر اونکو زندہ کرایا اور جب آخر مین یکش
نے پوچہا کہ سُکھہ کون پاتا ہے - تعجب خیز کیا بات ہے - راستہ کونسا ہے اور قصہ کیا ہے
تو یدہشٹر نے جواب دیا کہ جو شخص چوتے یا چہٹے دن ہی اپنے گہر مین ساگ پات پکاوے
مگر کسی کا قرضدار یا دست نگر نہ ہو تو وہ ہی سُوکہی ہے - رات دن لوگ مرتے ہین مگر
باقی سب یہ سمجہتے ہین کہ ہم کبہی نہین مرینگے یہ ہی تعجب ہے عقلمند اور نیک جس راستہ پر چلین

وہ ہی راستہ ہے اس بڑے موہ کے کڑہاؤ مین جسکے نیچے سورج کی آگ جلتی ہے اور
رات دن جسکے ایندہن ہین اور مہینے اور موسم جس کی کرچی ہین کال انسان کو پکاتا ہے یہ
ہی قصہ ہے پہر یکش نے پوچہا کہ انسان برہمن پیدایش سے ہوتا ہے یا وید کے پڑہنے
سے یا وید کا مطلب سمجھنے سے یا آچار (نیک چلنی) سے تو راجہ نے جواب دیا کہ انسان
برہمن پیدایش یا وید کے پڑہنے یا وید کے مطلب سمجھنے سے نہین ہوتا صرف اپنے آچار
سے ہی ہوتا ہے اس لئے اپنے چال چلن کو بگڑنے نہ دو جسکا آچار نہین بگڑا وہ خود بہی
نہین بگڑیگا۔ اگر پڑہنے پڑہانے والے یا شاستر کو جاننے والے بہی بری عادتین اختیار
کرین تو اونکو مورکہہ ہی کہنا چاہیے جو شخص اپنے دہرم کو پورا کرتا ہے وہ ہی پنڈت ہے۔ برہمن
چاہے چارون وید ہی جانے اگر اوسکے آچار درست نہون تو وہ شودر سے بہی بدتر ہے
جو شخص روزانہ ہوتر کرتا ہے جو جیت اندری ہے وہ ہی برہمن ہے پہر جب یکش نے یدہشٹر
سے بر مانگنے کو کہا تو اوس نے یہ ہی بر مانگا کہ مین ہمیشہ خواہش نفسانی اور لالچ اور غصہ کو
جیتون اور دان اور تپ اور ست کا عادی رہون (ون پرب دہیای ۳۱۳ و ۳۱۴)
جب مہابہارت کے آخر مین اندر یودہشٹر کے لئے سورگ مین لیجانے کو بمان لیکر آئے تو
وہ صرف اوس وقت جانے پر راضی ہوئے کہ جب وہ کتا جو اونکے ساتہہ تہا وہ بہی جاوے
اور کہا کہ مین خوف زدہ یا تکلیف زدہ یا جو جان بچانے کے لئے میرے پاس پناہ کو آیا ہو
اوسکو کبہی نہین چہوڑتا یہ ہی میرا ہمیشہ سے عہد چلا آتا ہے پہر جب یدہشٹر کو سورگ مین لیجانے
لگے تو اپنے بہائیون اور عورت کو نرک یعنی دوزخ مین دوکہی دیکہکر اونکے بغیر وہان جانے
سے انکار کیا۔ ہندوستان کے لوگون کو دہرم کی مثال اس سے زیادہ اور کیا ملسکتی ہے
پہر اب ذرا دیوتاؤن کے برت والی اوس بڈہی کورو بہیشم پتامہا पितामहा کی طرف

خیال کرو کہ کیسے عالی ہمت اور عالی دماغ لوگ تہے کہ جنہون نے راج چہوڑ دیا لیکن اپنے عہد
کو نہ چہوڑا۔ باپ کے آرام کیواسطے تمام عمر برہم چاری رہنے کا عہد کیا اور جب کورو بنش مین
کوئی مرد نہ رہا اور اون کی مان ستّ وتی نے اون سے اصرار کے ساتہہ کہا کہ شادی کرکے راج
کرو تو اونہون نے جواب دیا کہ مین تینون لوکون کا راج دیوتاؤن کا راج اور جو کچہہ اس سے
بہی زیادہ ہو چہوڑ دونگا مگر ست پر قایم رہونگا پرتہوی اپنی گندہ गन्ध جل اپنی دروت
द्रवत्व تیج اپنا روپ ۔ سورج اپنی روشنی ۔ چاند اپنی ٹہنڈک ۔ آسمان اپنی خلو ۔
دہرم راج اپنے دہرم کو چہوڑ دین لیکن مین اپنے ست کو کبہی نہین چہوڑونگا ۔ بہیشم جی کو یہہ
معلوم تہا کہ کورو غلطی پر ہین اور اونہون نے وقتاً فوقتاً دریودہن اور دہرت راشٹ کو
برابر سمجہایا اور مرتے وقت بہی دریودہن کو پانڈؤن سے صلح کرنے کی ہدایت کی لیکن
جس کا نمک کہایا تہا اوسکے کام مین کمی نہین کی اور جب یدہشٹر ہتیار چہوڑکر اونکے پاس گئے اور
لڑنے سے منع کیا تو اونہون نے جواب دیا کہ انسان اپنی غرض کا غلام ہے غرض کسی کی
غلام نہین ہے یہ سچ ہے کہ مجہے کورون نے غرض سے باندہ لیا ہے پہر اونہون نے دس
دن تک لڑائی مین بڑی بہادری دکہلاکر سر شیا शरशय्या یعنی تیرون کے بستر
پر آرام کیا اور جب پانی کی خواہش ہوئی اور لوگ پانی لیکر دوڑے تو کہا کہ مجہے معمولی آدمیون
کے آرام کی خواہش نہین ہے ارجن زمین سے تیر مار کر پانی نکالے چنانچہ ارجن نے اونکے
فرمانے پر جو پانی زمین سے تیر مار کر نکالا وہ پیا ۔ اوس زمانہ مین سورج دکشاین تہے اسلئے
اونہون نے شریر शरीर نہین چہوڑا اور یدہشٹر وغیرہ کو دہرم اور گیان کا وہ اوپدیش
کیا کہ جو آج تک کسی نے نہین کیا بہیشم استوراج भीष्म स्तव राज کو کون نہین جانتا
ایسا استوتر स्तोत्र کسی زبان مین نہین ملیگا وہ کرشن جی کو اپنا پرم دیوتا مانتے تہے

اور کرشن جی بھی بھیشم جی کی پوری قدر کرتے تھے کرشن جی کہتے ہین کہ تم دیوتاؤن کو بھی تعلیم
دیسکتے ہو دنیا کی حالت سے تم بخوبی واقف ہو تم دہرم کے سمندر ہو تم راج کو چھوڑکر برہم
چاری رہے ایسا کون ہے جو طاقت اور دہرم مین تمہارا مقابلہ کرسکے ہم نے تینون لوک
مین کسی کو نہین سُنا کہ جو تیرون کے بستر پر آرام کرکے اپنی تپ کے زور سے موت کو
جیت لے جو کچھہ علم دنیا مین باقی ہے وہ تمہارے ساتھہ مفقود ہوجاویگا اسلئے اپنا سدہانت
دنیا پر ظاہر کرو تب بھیشم جی نے پہلے یدہشٹر کو یہ نصیحت کی کہ "راجاؤن کا پرم دہرم اپنی
طاقت بڑہانا اور ست پر چلنا ہے دہرم کا لُب لُباب یہی ہی کہ غصہ کو جیتو۔ سچ بولو۔ انصاف
کرو۔ قصور معاف کرو۔ دوسرے کی عورت پر بدنظر نہ ڈالو۔ نیک برتاؤ رکھو۔ جھگڑون کو
چھوڑو۔ اپنے چال چلن کا ہمیشہ خیال رکھو۔ یہ ہی چارون آشرمون کا دہرم ہے وہ کام نہ
کروکہ جس سے دوسرون کو فائدہ نہ پہونچے نہ وہ کام کروکہ جس سے خود شرمندہ ہونا پڑے
وہ کام کروکہ جس سے دنیا وعقبیٰ دونون مین بہتری ہو۔ جو انسان آرام سے رہنا چاہے
اوسکو چاہئے کہ نیک کام مین ہمیشہ لگا رہے بڑے آدمی وہ ہی ہین کہ جو اچھے کام مین
لگے رہتے ہین۔ بدقسمت لوگ قسمت کا بہانہ کرتے ہین دوسرون کا نہ تو بہت اعتبار کرنا
ہی مناسب ہے نہ بے اعتباری۔ بہت اعتبار کرنے سے دُکھہ اور بے اعتباری سے ڈر
ہوتا ہے۔ انسان کو یگ यज्ञ اور دان اور وید کا پڑہنا اور تپ اور ست اور
نیک برتاؤ ہی پاک کرتے ہین۔
انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک خیالات دل مین لاوے کیونکہ جیسی دل مین خواہش
اوٹھتی ہے ویسی ہی عقل ہوجاتی ہے طمع اور جہل سے نقصان ہی نقصان ہے اِس لئے
ہمیشہ اِن سے کنارہ کرو۔ فریب۔ دشمنی۔ بدطینتی۔ اور چغل خوری۔ اگر بڑے بڑے پنڈتون

مین بہی ہون تو اونکی پنڈتائی فضول ہے ایسے شخص دہرم دہوجی یعنی (مکار) کہلاتے ہین اون سے دنیا کو کوئی فائدہ نہین ہپونچتا انسان کے لئے نفس کشی سے زیادہ تینون لوک مین کوئی دہرم نہین اوس سے تیج بڑہتا ہے جس نے نفس کو قابو مین کرلیا وہ ہی آرام سے سوتا اور جاگتا ہے وہ ہی دنیا مین آرام سے گذارتا ہے اوسکا ہی دل خوش رہتا ہے چارون آشرمون مین وہ ہی سب سے بڑہکر ہے -

جس سے کسی کو نقصان نہین پہونچتا - جو بزرگون کی خدمت کرتا ہے رحمدلی کو کام مین لاتا ہے - فضول برائی اور خوشامد نہین کرتا - بہت نہین بولتا - خودستائی نہین کرتا - راستبازون کی تقلید کرتا ہے - دنیا کی برائی بہلائی سے بےتعلق ہے وہی نفس پر قادر ہے - ایسے شخص کو نہ جنگل مین جانے سے کوئی فائدہ ہی نہ گہر مین رہنے سے کوئی نقصان ہے جہان وہ رہے وہ ہی آشرم ہے وہ ہی پن ہے موکش کا ذریعہ صرف تیاگ ہی ترشنا (ہوس) سے ہی تمام دوکہہ ہوتا ہے انسان دنیا کے کولہو مین مثل بیل کے کوٹہہ پالنے کے لئے پل کر طرح طرح کے پاپ کرتا ہے لیکن اون پاپون کے نتیجہ سے جو تکلیف ہوتی ہی وہ صرف اوسی کو سہنی پڑتی ہے - دنیا مین جو انسان مبتلا ہے وہ کیچڑ مین پہنسے ہوئے بڈہے ہاتہی کے مانند دکہی ہے تیاگ (ترک) سے ہی آرام ہے جس ترشنا کو کہ برے آدمی نہین چہوڑ سکتے اوسکے چہوڑنے ہی مین سکہہ ہے جب انسان نہ خود کسی سے خوف کہاتا ہے نہ اوس سے کوئی ڈرتا ہے جب اوسکے دل سے تمام پاپ جاتے رہتے ہین جب وہ کسی کے ساتہہ خیال مین ہی برائی نہین کرتا تب ہی اوسکو برہما مل سکتا ہے - عاقل سب کے اخیر مین قیام کرتے ہین - بیچ بیچ مین قیام نہین کرتے اخیر مین قیام کرنا ہی سکہہ ہے بیچمین تو دکہہ ہی دکہہ ہے جو نہایت درجہ کے خارج از عقل یا جو عقل کی حد سے گذر گئے ہین وہ ہی

سُکھی ہین باقی سب دُکھی ہین یعنے یہ کہ عارف کامل جو عقل کے حیطہ سے گذر کر اپنے آپ
مین جا ملا ہی اور اُسکو اور کچھہ نظر نہین آتا وہی سُوکھی ہی یا وہ سُوکھی ہی جسکو دنیا کے خیالات کوئی
پیدا ہی نہ ہو دین جیسے کہ ہوا مین پرند کے اور پانی مین مچھلی کے چلنے کا کوئی نشان
نہین ملتا ویسے ہی عارف اس دنیا سے گذر جاتا ہے کال سب کو کھاتا ہے پر جو کال کو
بھی جیت لے اوسکو کون جان سکتا ہے وہ تو نہ اونچی ہے نہ نیچی نہ بیچین ہے نہ کچھہ
ہے نہ کہین ہے جسمین سب برہمانڈ داخل ہے جو خیال کے حیطہ سے باہر ہے وہ عارف
کو یوگ ور گیان سی ملتا ہے۔ ظاہرا انسان مین کوئی فرق نہین ہے سب پنچ مہا بوت
یعنی عناصر خمسہ سے بنے ہوئے ہین صرف دہرم اور طریقہ برتاؤ سے ہی تمیز ہو سکتی ہے۔
محسوسات مین فرق ہو جاوے لیکن دہرم سدا یکسان رہتا ہے برہم صرف نشکام دہرم
سے ہی ملتا ہے سکام دہرم سے سنسار نہین چھوٹتا اسلئے انسان کو نشکام دہرم کرنا چاہیے"
ایسا کہہ کر بہیشم جی نے کرشن جی کی استوتی کی اور جسم کو چھوڑنے کی اجازت مانگی اسپر کرشن
جی نے یہ ہی کہا کہ تمہاری تمام زندگی مین ایک بھی نقص نظر نہین آیا تم مارکنڈے رشی کے برابر
ہو موت تمہارے قابو مین ہے۔ پھر وہ پانڈوؤن سے یہ کہکر کہ "ہمیشہ راستی پر چلنے
کی کوشش کرو راستی ہی بڑی طاقت ہے ۔ دہرم آتماؤن کی سیوا کرو" خاموش ہو گئے اور
یوگ کے ذریعہ سے پران کھینچے اور جون جون جسم کے ہر ایک حصہ سے پران کھینچتے تھے
ویسے ہی وہ حصہ بیکار ہوتا جاتا تھا اور پھر برہم رندہر سے جسم کو چھوڑ کر پرم پد پایا۔
ہندوستان مین ان جیسا آچاریہ کوئی نہین ہوا انکی نیک نصیحتو نپر تھوڑا سا عمل کرو تو فائدہ ہو۔
سری کرشن جی مہاراج کی عظمت کو کون بیان کرسکتا ہے اور سب اوتار
تو پرمیشور کا انش (حصہ) مانے جاتے ہین مگر کرشن کو تو خود بھگوان ہی کہتے ہین۔ ان کے

ہمعصرون نے بہی انکو خود بہگوان - یوگیشور - پرم پروش ناراین کہا ہے - اِسکے خلاف اونکے مخالفون نے احسان فراموش - اپنے مالک کا بدخواہ - فریبی اور دغاباز بتلایا ہی اور زمانۂ حال کے شاعرون نے اونکو اوباش کرد کہایا ہے پس یہ دیکہنا مناسب ہے کہ اونکا اصلی جیون چرتر کیا ہے تاکہ وہ غلط فہمی جو اُن کے بارے مین ہوئی اور جس سے اس ملک کو بہت نقصان پہونچتا ہے دُور ہوجاوے سری کرشن جی کی سوانح عمری مہابہارت وشنو پُران विष्णुपुराण ہری ونش हरिवंश بہاگوت भागवत اور برہم وَیوَرت ब्रह्मवैवर्त्त وغیرہ پُرانون مین موجود ہے مگر سب سے پرانی اور مستند مہابہارت مین ہے وشنو پُران مین بچپن کے زمانہ کا زیادہ تر ذکر ہے اور ہری ونش - بہاگوت - اور برہم وَیوَرت وغیرہ مین جو قصّے ہین وہ بہی زیادہ تر بال لیلا یعنی بچپن کے ہی ہین جو جو کارنمایان کہ سری کرشن جی نے مہابہارت کے زمانہ مین کئے اونکا ان کتابون مین بہت تہوڑا تذکرہ ہے مگر عوام مین بمقابلہ مہابہارت کے بہاگوت وغیرہ زیادہ مانی جاتی ہین اور جو کچہہ قصّے کہ اون مین بیان کئے گئے ہین اونکو سچ مانکر دہرم کی بنا اونہین پر قایم کیجاتی ہے بہاگوت کی شیرین کلامی مین کوئی شک نہین بہگتی رس اوسکے لفظ لفظ سے ٹپکتا ہے مگر اوسکی وہ تاریخی وقعت جو مہابہارت کی ہے نہین ہوسکتی نہ بہاگوت کا مصنف کسی صورت مین وہ ہوسکتا ہے جو مہابہارت کا تہا - مہابہارت مین جو عالی خیالات برہمہ ودیا کے ہین وہ بہاگوت مین نہین ہین مہابہارت کا مصنف ادویت وادی تہا اوسکی اوپاسنا وراٹ اوپاسنا تہی بہاگوت کی اوپاسنا زیادہ تر وراٹ اوپاسنا نہین ہے نہ اوس کا سدہانت پورا پورا ادویت ہے معمولی آدمیون کے لئے بہاگوت جیسی کتاب بہت مفید ہے مگر یہ خیال کرنا کہ اسمین سری کرشن جی کی سوانح عمری تواریخی طور پر بیان کی گئی ہے غلط

سے بھاگوت وغیرہ مین بھی سری کرشن کے حالات مین بہت سا فرق ہے جو قصّے کہ سری
کرشن جی کے بال لیلا کے بھاگوت مین ہین وہ وشنو پُران مین نہین ہین مثلاً وستر ہرن لیلا
کا قصہ نہ ہری ونش مین ہے نہ وشنو پُران مین رادہا राधा کے نام کا تو مہا بھارت
ہری ونش اور وشنو پُران مین پتہ ہی نہین - بھاگوت کے راس پنچادہیائی रास पंचा
ध्यायी مین جو قصّے ہین وہ وشنو پُران مین اتنے مفصل نہین ہین بھاگوت مین رادہا جی
کا نام صرف ایک جگہہ آیا ہے لیکن برہم وئی ورت مین تو اس بارہ مین عجیب عجیب قصّے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مصنّفون نے سری کرشن جی کے اُن حالات کو جو پہلے مختصر طور پر
تھے اپنی شاعری کے زور سے بہت زیادہ بڑہا دیا اور لوگ اونکو سچّا ماننے لگے اسکے بعد
سورداس وغیرہ نے اپنی قلم کے زور سے انکو اور بھی نئے نئے رنگ دئے یہان تک
کہ اصلیت شاعری مین چھُپ گئی اور اونکی وقعت بجائے بڑہنے کے گھٹ گئی عوام پر اوسکا
بہت بُرا اثر ہوا ہے بعض لوگ ان لیلاؤن کا ادہیاتمک ارتھ کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ
اگر پرمیشور سے ملنا چاہتے ہو تو سب تعلقات کو قطع کر کے ایسے ملو جیسے گوپیان کرشن سے
لیکن چاہے یہ لیلائین ادہیاتمک خیال سے ہی لکھی گئی ہون مگر پھر بھی اون سے بہت
غلط فہمی ہوئی اور رادہا کرشن کے بہانے سے بہت کچھہ پاپ ملک مین پھیل گیا مگر اب وہ
وقت آگیا ہے کہ ان باتون پر غور کر کے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ دکھلایا جاوے اُسی
مین اب ہماری بہبودی ہے اور ہم اوسکو مختصر طور سے دکھلاتے ہین - مہابھارت مین سری
کرشن کو وشنو جی کا اوتار مانا ہے سبھا پرب سے پہلے اون کا زیادہ ذکر نہین ہے صرف
اتنا ہے کہ اونھون نے دروپدی کے سوئمبر مین اُن راجاؤن کو جو کہ اوسکو پانڈؤن سے
چھوڑانے کو دوڑے تھے ہٹا دیا اور کہا کہ جب ان برہمنون نے (پانڈو برہمن کے روپ

نین گئے تھے) کیشان کو جیت لیا ہے تو تم کیون لڑتے ہو اسکے پیچھے جب یدہشٹر کو
اندرپرست इन्द्रप्रस्थ کا راج ملا تو اونھون نے ارجن کے ساتھ کہانڈو بن
खाण्डव वन کو جلایا اور جب یدہشٹر نے راج سویگ राजसूय کرنا چاہا تو کرشن جی اور
بھیم نے جا کر جراسندہ जरासन्ध کو مارا راجسویگ مین کرشن جی نے برہمنون کی سیوا
کا کام اپنے ذمہ لیا اور جب یہ بحث ہوئی کہ سب سے پہلے کس کو ارگھ دیا جاوے تو بھیشم
جی نے سری کرشن جی کو بتلایا اوسوقت جو اوصاف کہ اونھون نے سری کرشن جی کے بیان
کئے وہ اس بات کی دلیل ہین کہ اونکے ہمعصر انکو کیسا جانتے تھے اور کتنا مانتے تھے۔
جب ششپال शिशुपाल نے سری کرشن جی کی مذمت کی تو یہ ہی کہا کہ اگر اس نے پوتنا کو مارا
یا گمیدہ ورشبھ یا اشو کو مارا یا شکٹ کو گرا دیا یا گوبردہن کو ایک ہفتہ تک ایک انگلی
پر اوٹھائے رکھا اور بہت سا ناج کھایا تو کونسا تعجب ہے یہ کرشن تو احسان فراموش اپنے
مالک کا بدخواہ ہے اس نے اپنے ان داتا کنس کو مار ڈالا جراسندہ اس سے یون کہکر
نہین لڑا کہ یہ تو راج دروہی (مالک کا بدخواہ) ہے یہ کرشن کی طرف دیکھکر یہ بولا کہ تجھکو شرم
نہین آتی کہ تو رکمنی کو کہ جسکا واگدان مجھسے ہو چکا تھا بیاہ لایا ششپال نے یہ نہین کہا کہ تو
عیاش یا بدچلن ہے اگر یہ باتین کرشن مین ہوتین تو کیا ششپال ایسے موقع پہ کہے بغیر
چھوڑتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی لیلا وغیرہ ہین وہ سب بناوٹی ہین صرف یہ صحیح ہے
کہ سری کرشن جی بچپن سے ہی بڑے طاقتور صاحب اقبال دبدبہ والے تھے اونھون نے
برج کے بہت سے نقصان پہونچانے والون کو مار کر اوسکی حفاظت کی وہ شروع سے ہی بڑے
پر اوپکاری تھے چنانچہ جب اونھون نے گوبردہن کو اوٹھایا اور گوالون نے اس بات پر تعجب
کرکے کہا کہ تم دیوتا ہو یا گندھرب ہو یا آدی پورش ہو تو اونھون نے یہ ہی جواب دیا کہ اگر تم کو

میرے ساتھہ بہنے سے شرم نہین ہے اور تم مجھکو اچھا جانتے ہو تو تم کو اس بات سے کیا غرض ہے کہ مین کون ہون اگر تم مجھسے محبت کرتے ہو تو اپنے بہائیون کیطرح جانو مین نہ گندہرب ہون نہ دانو ہون نہ یکش ہون مین تمہارا دوست ہون مجھے تم اس سے زیادہ نہ خیال کرو (وشنو پران ادہیای ۱۳- اشلوک ۱۰ و ۱۱ و ۱۲)

وشنو پران مین راس لیلا کے بارے مین یہ لکھا ہے کہ سری کرشن جی شرد کی سوہاونی رات کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور سری بلرام جی کے ساتھہ گانا شروع کیا اوس میٹھی آواز کو سنکر گوپیان اوس مقام پر جہان وہ تھے چلی آئین اور طرح طرح کے گانے گانے شروع کئے کوئی تو کرشن کرشن کہکر ہی رہ گئی- کوئی شرم سے اُن کے پاس بیٹھہ گئی- کوئی اپنے گھر مین ہی کرشن کا دہیان کرنے لگی- کوئی اون کے خیال مین ڈوب گئی- اسی طرح وہ رات سری کرشن جی نے راس مین بتائی- اگرچہ مہابھارت مین اس راس لیلا کا قطعی ذکر نہین ہے تاہم وشنو پران مین بھی قصہ ایسا نہین ہے کہ جس سے کرشن کی وقعت مین کچھہ فرق آوے- علاوہ ازین جب سری کرشن بندرابن مین تھے تب اونکی عمر بارہ برس سے زیادہ نہ تھی تو کیسے ان تمام باتون کا ہوتا اور پھر گوروکے گھر رہ کر برہم چریہ رکھنا ممکن ہو سکتا ہے- سری کرشن مین شروع سے ہی بڑا انکسار تھا- چنانچہ جب کنس کو مار کر بسدیو دیو کی کے گھر آئے تو اونہون نے یہ کہا کہ مین نے بہت سا وقت بغیر آپکی خدمت کے صرف کیا ہے مگر میرا یقین ہے کہ جو وقت گورو- برہمن- مان- باپ کی خدمت مین صرف کیا جاتا ہی وہ ضایع نہین ہوتا باقی سب رایگان جاتا ہے- پہر جب اون سے متہرا کا راج لینے کو کہا گیا تو اوس کا خیال نہ کرکے اوگرسین کو راجہ بنایا اور یہ کہا کہ ہم آپکے فرمانبردار ہین آپ کے حکم کی تعمیل کرینگے- ہم آزادی پسند جنگل کے رہنے والون کو راج سے کیا کام ہے ان باتون

سے کون کہہ سکتا ہے کہ کرشن جی مین وہ باتین جو شاعرون نے بلا سوچے سمجھے انکی نسبت
کہین ہین موجود نہین اگر کرشن جی مین اعلیٰ درجہ کے اوصاف نہ ہوتے تو بھیشم وغیرہ بڑے
بڑے لایق آدمی اون کی وقعت نہ کرتے بھیشم جی کہتے ہین کہ مین نے بزرگون کی بہت
خدمت کی ہے اور اون سب سے کرشن کی تعریف اور بڑائی ہی سنی ہے مین کرشن جی کی پوجا
کسی مطلب یا فائدہ کی امید سے نہین کرتا بلکہ اسوجہہ سے کرتا ہون کہ اونکو تمام دنیا کے
نیک آدمی پوجتے ہین اور وہ سب کے سکھ دینے والے ہین جیسے دیوون مین اگنی ہوتر
हो त सवित چھندون مین گایتری गायत्री آدمیون مین راجہ ستیارون مین
چاند ندیون مین سمندر تیج तेज مین آدیتہ आदित्य پہاڑون مین سمیرو
پرندون مین گروڑ سب سے بڑے ہین ویسے ہی تمام دنیا مین آگے پیچھے اونچے نیچے سری
کرشن جی سب سے بڑے ہین کرشن جی ہی تمام مخلوق کے مالک ہین وہ ہی جگت کے گورو
ہین وہ راجہ ہین وہ ہی دنیا کے دوست ہین چنانچہ مہابھارت سے بڑا ثابت ہوتا ہے
کہ یہ سب باتین کرشن جی مین موجود تہین اون سا بہادر اور عقلمند اپنے فرض سے واقف
خودغرضی سے مبرا اور اون کا فائدہ ہمیشہ مدنظر رکہنے والا نہین ہوا وہ اپنی انصاف پسندی
کو کبھی نہین چھوڑتے تھے اور اپنے عزیزون تک کو بھی اگر وہ قصور کرتے تھے سزا دینے
مین تامل نہین کرتے تھے اونکو اپنی آسایش جسم کی بقا یا قرض مطلق پرواہ نہ تہی جس کام کو
کرتے تھے اوسکو محض دہرم سمجھکر کرتے تھے اوسکے نتیجہ کا خیال نہ تہا دنیا کے تمام کامون
مین مصروف ہوکر بھی اون سے ایسے علیحدہ رہتے تھے جیسے کہ کنول کا پتہ پانی سے
راج دربار مین معاملات ملکی پر مشورہ دیتے مین لڑائی کے وقت دشمنون کے بیچ مین
جوانمردی کے اظہار مین عقلاء کے جلسے مین دہرم اور شاستر کے بھیدون سے بھید سمجھانے (?)

کو حل کرنے مین غریبون اور بیکسون کی مدد کرنے مین کرشن کی برابر کوئی نہین ہوا مہابہارت
کے ہر لفظ سے ثابت ہوتا ہے اگر دہرم کا سار گیان ہے تو کرشن کا سا گیانی کوئی نہین ہوا
بھگوت گیتا کا ہر لفظ کرشن کو دکھاتا ہے مہابہارت مین جگہہ جگہہ پر جو اوپدیش اونہون نے
کیئے وہ اونکی صفائی قلب کے شاہد ہین اونکا سدہانت یہ تہا کہ اگرچہ گیانی کو کچھہ کرنا ضرور نہین
تاہم اوسکو دنیا کے فائدہ کے لیئے اپنا کام کرنا ضروری ہے انسان کو کام سے کبھی فراغت
نہین ہوسکتی اگر اوسکو سچی بہبودی کی خواہش ہے تو نشکام کرم اور ایکانت کی بھگتی اور گیان
کے ذریعہ سے آتما کو سب مین اور سبکو اپنے آتما مین دیکھے۔

"اگر کوئی یہ کہے کہ کرم سے زیادہ کوئی چیز ہے تو مین اوسکو جہوٹا سمجھتا ہون کام کرنے سے ہی
دیوتاؤن کی جیت ہوتی ہے سدہون کو سورگ وید کے پڑہنے اور تپ اور کرم سے ملتا ہی
دہرم ارتہہ اور کام کے لیئے تمام عاقل کرم کرتے ہین لیکن دہرم کے تابع ارتہہ اور کام کو کرنا مناسب
ہے ظاہری چیزون کے چہوڑنے سے موکش نہین ملتی بلکہ جب دل سے تیاگ (ترک) ہوتا
ہے تب ہی ملسکتی ہے جو آرام کہ باہر کی چیزون کے چہوڑنے سے دنیا مین پہنسے ہوئے لوگون
کو ہوتا ہے وہ ہمارے دشمنون کو ہو[2] دو حرفون مین موت اور تین مین برہم ہے مم मम
مین موت اور نرمم निर्मम مین برہم ہے برہم اور موت دونون انسان کے اندر ہر وقت
موجود ہین دونون مین ہر وقت لڑائی رہتی ہے ایسے انسان کو کہ جس نے مم کا خیال چہوڑ
دیا ہے تمام دنیا کے راج کرنے سے بہی کچھہ نقصان نہین پہونچتا جو انسان کہ جنگل مین رہکر پہول
پہل کہاتا ہے اگر دنیا کی چیزون کی محبت اوس کے دل سے دور نہین ہوئی ہے تو وہ ہمیشہ
موت کے منہہ مین ہی رہتا ہے۔ تمام شاستروں کا خلاصہ یہ ہے کہ نیک برتاؤ سے ہی
برہم ملسکتا ہے تمہارا دشمن تمہارے اندر موجود ہے وہ تمکو دکھائی نہین دیتا اوس کے جیتنے

کیواسطے کسی ہتیار کی ضرورت نہین ہے نہ کسی سپاہی یا دوست کی وہ صرف اپنی کوشش سے ہی جیتا جاسکتا ہے یہ دشمن من (نفس) ہے اسکو جیتو اسکے جیتنے سے ہی موکش ملیگی جسکی زبان ہروقت قابو مین ہے جو سب کا دوست ہے جسمین برداشت کرنے کی طاقت ہے جو اپنے نفس پر قادر ہے جو خوف اور غصہ سے مبّرا ہے جو سب کو اپنی آتما جانتا ہے جسکو دنیا کی وقعت اور بے وقعتی کا خیال نہین ہے جو تکلیف آرام موت زندگی مین یکسان ہے جسکی نظر مین دوست اور دشمن برابر ہین جو محض وقت کا منتظر ہے اپنے ارادہ مین مضبوط اور قایم ہے وہ ہی موکش پاویگا۔ جیسے سری کرشن جی کے مقولے تہے ویسے ہی وہ خود بہی تہے۔ کوروؤن کی سبہا مین جب دریودہن نے اون کو قید کرنا چاہا تو بالکل نہ ڈرے اور ہنسکر کہا کہ یہ لوگ اگر میرے ساتہہ کوئی زیادتی کرنا چاہتے ہین تو مین اونکو ابہی سزا دیسکتا ہون لیکن مجہکو ایسا کرنا مناسب نہین ہے مین دیہم سے نہین ہونگا دیکہون کہ یہ مجہپر اپنا کتنا زور چلاتے ہین یہ اپنا تمام زور چلالین مجہکو اکیلا نہ جانین۔ پہر جب ارجن کے سارتہی بنکر رتہہ ہانکا تو لڑائی کے بیچ مین ارجن کے گہوڑے کہلوا دئے اور آپ اُنکی خدمت ایسے اطمینان سے کرنے لگے کہ گویا وہ عورتون مین بیٹہے ہین چارونطرف سے تیرون کی بوچہار ہو رہی تہی دشمن حملہ کر رہے تہے مگر کرشن جی کے دلمین ڈر کہان تہا۔ جبکہ لڑائی ختم ہوگئی اور گاندہاری نے اونکو شاپ دیا اور کہا کہ تم ہی اس تمام فساد کے باعث ہوئے اگر تم چاہتے تو اسکو روک سکتے تہے مگر تم نے ایسا نہین کیا اس لئے تم جنگل مین آج سے چہتیس برس بعد اپنے تمام خاندان اور دوستون کا ناش دیکہکر مروگے تو کرشن نے جواب دیا کہ میرے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے جو یدو خاندان کا ناش کرسکے مین یہ اچہی طرح سے جانتا ہون مگر مین خود ہی اوسکے شروع کرنے کی کوشش کر رہا ہون تم نے یہہ

شاپ دیکر میرے کام مین میری مدد کی پہر جب یدہشٹر نے راج پاکر کرشن کی استوتی کی اور
کہا کہ آپکے اقبال سے مجہے راج ملگیا تو اونہون نے کچہہ جواب نہ دیا کیونکہ اوسوقت دہیان
مین تہے اور جب یدہشٹر نے بہت پوچہا تو اونہون نے ہنسکر یہ کہا کہ بہیشم میرا دہیان کر رہا
تہا اور مین بہی اوسکے دہیان مین مصروف تہا۔ جب پانڈو وںنش کا ناش ہونے کو تہا اور
اسوت تہاما अश्वत्थामा کی استر अस्त्र سے جلا ہوا ابہی مینو अभिमन्यु کا لڑکا
مرا ہوا پیدا ہوا تو کرشن جی نے لڑکے کی ماں سے کہا کہ تم فکر نہ کرو مین نے کبہی مذاق سے
بہی جہوٹ نہین بولا نہ کبہی لڑائی مین مُنہہ موڑا۔ اگر دہرم اور برہمن مجہکو پیارے ہین اور
ست اور دہرم میرے اندر موجود ہین تو لڑکا جی اوٹہے چنانچہ لڑکا فوراً جی اوٹہا اور وہی راجہ
پریچہت ہوا۔ بہگوت گیتا مین سری کرشن جی کا نہ صرف اوپدیش ہے بلکہ اوسکا ہر لفظ
یہ بتلاتا ہے کہ وہ کیسے تہے اور کون تہے وہ کہتے ہین کہ "جاہل مجہکو انسان سمجہتے ہین
میری اصلیت سے واقف نہین مین سب کا آتما ہون جو کچہہ ستا ور است ظاہر اور
پوشیدہ ہے وہ سب مین ہی ہون۔ مین ہی دنیا کے قایم رکہنے کو جگ جگ مین جب
دہرم کو نقصان پہونچتا ہے جنم لیکر دہرم کو از سر نو قایم کردیتا ہون۔ مین ہی تمام دنیا کو رچتا
ہون مگر اوسمین محو نہین ہوتا مجہکو تینون لوک مین کوئی کام کرنا یا مطلب حاصل کرنا باقی نہین ہے
تاہم مین دنیا کے قایم رکہنے کو اپنے کام سے غافل نہین ہون مین ہی اونکو جو میرا بہجن کرتے
ہین موکش دیتا ہون ہمیشہ میرا ہی دہیان کرو مجہہ مین ہی دل لگاؤ۔ میری ہی پوجا کرو سب
دہرمون کو چہوڑ کر میرے پاس آؤ۔ مین تم سے اقرار کرتا ہون کہ تم مجہہ مین ملجاؤگے" یہان پر
لفظ مین سے سری کرشن اپنے جسم اور اسم سے مراد نہین لیتے تہے بلکہ برہمہ یا پرم آتما سے
اونکی مراد تہی اور اونکا یہ سدہانت تہا کہ عارف کامل جسنے اپنی آتما کو جان لیا اوس مین اور

ایشور مین کوئی بہید نہین رہتا وہ ایشور روپ ہی ہوجاتا ہے - کرشن جی کی اخیر وقت مین
جو حالت ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حالت سے کیسے باخبر تہے اونکو
معلوم تہا کہ ہمارا دنیا سے چلے جانے کا زمانہ آگیا ہے اور جس کام کے لئے ہم آئے تہے
وہ پورا ہوگیا ہے اب چلنا چاہئے اوسوقت مین یادوون यादवों مین شراب
خواری اور زناکاری بہت بڑھ گئی تہی چنانچہ پربہاس مین جاکر سب یدو بنشی آپسمین لڑمرے
اور جب داروک نے آکر کہا کہ سب یادو مرگئے تو کرشن نے مطلق افسوس نہ کیا اور جنگل
مین جاکر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے وہان پر جب وہ سمادہی مین ستہے تو ایک بہیل
نے ہرن جانکر اونکے پاؤن مین تیر مارا مگر کرشن جی تو اپنے آتما مین لے ہورہے تہے تیر لگتے
ہی جسم کو چہوڑکر اپنے سچے روپ مین جاملے - یہ کرشن کی مختصر سی سوانح عمری ہے جو کہ مہابہارت
مین پائی جاتی ہے اگر اس پر یہان کے لوگ غور کرین تو کرشن بہگوان ہی ہین اس بات کو
بالکل سچ پاوینگے - ہندوستان کی کیا تمام دنیا کی تواریخ مین ایسا کوئی شخص نہین ہوکہ
جس مین سب اوصاف موجود ہون جتنے اوتار یا بڑے لوگ ہوئے ہین وہ ایک ہی
صفت سے موصوف تہے کوئی علم مین کوئی ویراگ مین کوئی بہادری مین کوئی گیان مین
اور کوئی عقل مین بڑا ہوا لیکن سب اوصاف کرشن جی ہی مین تہے - پس بیاس جی انہین یوگیشر
کہو چاہے پرم پورش کہو چاہے بہگوان کہو سب سچ ہے - جن لوگون نے ان کے سچے
اوپدیشون کی تقلید کی ہے اونکی دنیا و عقبی بہتر ہوتی ہے - بہگوت گیتا گرہست کے
لئے جو دنیاوی کامون مین بالکل پہنسا ہوا ہو ویسی ہی کار آمد ہے جیسے جنگل مین رہنے
والے تیاگی سنیاسی کے لئے - دونون کو پرم پد پر پہونچا دیتی ہے - کرشن جی اصل مین پورے
تیاگی تہے باہر سے وہ سب کام کرتے ہوئے [illegible] مگر دل سے پورے تیاگی تہے

یہ ہی اونکی زندگی کا مطلب تہا۔ اگر ہندوستان اونکی پاکیزہ زندگی کو اپنے مدنظر رکھکر چلے تو اوس کی بہبودی مین کوئی شک نہین ہے خاص وعام کی ترقی ہوکر ملک جیسا تہا ویسا ہی پہر ہوجاوے —

راماین اور مہابہارت کے زمانون مین ملک کی حالت کو مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ مہابہارت کے وقت مین دہرم اور ست مین بمقابلہ راماین کے ضرور کمی ہوگئی تہی راماین کے وقت مین نہ اُتنے شہر تہے نہ اوتنی آبادی تہی نہ آریہ لوگ ایسے پہیلے ہوئے تہے جیسے کہ مہابہارت کے وقت مین تہے تاہم مہابہارت کے زمانہ مین بہی ست بہت تہا اور ملک کی دولت تو بہت ہی بڑہگئی تہی۔ راجہ یدہشٹر کی سبہا کا جو ذکر سبہا پرب مین آیا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کتنا مالدار تہا۔ ویاس جی کے کلام مین ممکن ہی کہ کچہہ شاعری مبالغہ ہو تاہم ملک کی حالت کے نہایت درجہ پر رونق دار ہونے مین کوئی شبہ نہین ہے۔ ویاس جی مہاراج کہتے ہین کہ راجہ یدہشٹر کی سبہا مین سونے کے کہمبہ لگے ہوئے تہے وہ پانچہزار بالشت کے تہے اوس مین ایک تالاب بلور کا ایسا بنا ہوا تہا کہ دیکہنے والون کو دہوکہ ہوتا تہا کہ آیا زمین ہے یا پانی اور لوگ اوسکو خالی جگہہ سمجہکر گرپڑتے تہے اسّی ہزار سناتک برہمن کہ جنکی خدمت کے لئے تیس تیس داسیان مقرر تہین۔ راجہ یدہشٹر کے یہان روز بہوجن کرتے تہے اور اُنکے سوای دس ہزار اور برہمن کہانا کہاتے تہے اور جب سب کہا چکتے تہے تو سنکہہ بجتا تہا راجہ کے یہان ڈہیر کے ڈہیر ہیرے وجواہرون کے محصول مین آتے تہے۔ ہاتہی گہوڑے اونٹ کپڑے اور سونے کا تو کچہہ ٹہکانا ہی نہین تہا۔ یدہشٹر کا دارالسلطنت تمام دنیا کا خلاصہ تہا اور خیرات کی یہ حالت تہی کہ مہارانی دروپدی جبتک کہ سب اندہے۔ لولے۔ لنگڑے کہا نہین لیتے تہے بہوجن نہین کرتی تہین (سبہا پرب ادہیای ۵۲ و ۵۳)

اوسکو ملک کی تمام آمدنی اور خرچ اور حساب سے پوری واقفیت تہی کوئی نوکر ریاست کا ایسا
نہین تہا کہ جسکی حالت سے وہ بیخبر ہو لوگ اپنے دہرم کرم برابر کرتے تہے پنج مہا یگ برابر کئے جاتی
تہی یدہشٹر - کرشن وغیرہ صبح ہی اشنان سندہیا اگنی ہوتر وغیرہ کرکے روزمرہ کے کام مین
مصروف ہوتے تہے بغیر دیوتاؤن اور برہمنون اور اتیتہون کو پوجے کوئی شخص بہوجن نہین
کرتا تہا لڑائیون مین لوگ اچہے اچہے کپڑے اور زیور پہنکر جاتے تہے راجاؤن کے لشکرون
مین ڈیرے - خیمے اوسی سیاق سے پڑتے تہے جیسے کہ آجکل پڑتے مین مہابہارت کی
ادیوگ پرب سے پایا جاتا ہے کہ دیودہن کے لشکر مین کورکشیتر مین سیکڑون
ہزارون ڈیرے تہے اور وہ پانچ یوجن تک پہیلا ہوا تہا اور اوس مین ہر قسم کے کہانے
پینے کا سامان اور ہر قسم کے کاریگر اور انتظام کرنے والے موجود تہے لوگ لوہے کے
زرہ بکتر اور سونے کے کنڈل پہنتے تہے سپاہ مین پیدل ہاتہی گہوڑے ہوتے تہے - تیر
کمان - تلوارین - توپین - برچہی - بہالے وغیرہ ہتیار کام مین آتے تہے - فن سپاہگری بڑی
ترقی پر تہا - لوگ ہاتہیون پر - رتہون پر - گہوڑون پر لڑتے تہے - لشکرون مین پیرول ویسے
ہی بولا جاتا تہا جیسے کہ آجکل پلٹنون مین بولا جاتا ہے اور مختلف راجہ اپنی اپنی سپاہ کی
وردی اور نشانات تمیز کے لئے مختلف رکہتے تہے راجہ لوگ قبل لڑنے کے آپس مین لڑائی
کے قاعدے مقرر کرلیا کرتے تہے چنانچہ مہابہارت مین یہ قاعدہ مقرر ہوا تہا کہ برابر کے آدمی
ہی آپس مین لڑین اور اگر وہ بخوبی لڑکر ہٹ جاوین تو کوئی مزاحمت نکرے جو جس سواری پر
ہوتا تہا وہ اوسی سواری کے شخص سے لڑتا تہا ہاتہی والا ہاتہی والے سے اور پیادہ پیادے
سے اور سوار سوار سے کوئی لڑنے والا - دوسرے پر یکایک بلا اطلاع دئے حملہ نہین
کرتا تہا بلکہ لوگ اپنے نام و پیشہ بتلاکر لڑتے تہے بازیدارون یا سواری کے ہانکنے والون

یا باجے بجانے والون پر کوئی حملہ نہین کرتا تھا لڑائی مین جیسے بہادرون کی گرج سنائی
دیتی تھی ویسے ہی اون کے زیورون اور ہتھیارون کی چمک سے چکاچوندہ آتی تھی تیراندازی
خاص فن تھا یہانتک کہ تیر مار کر زمین سے پانی نکال سکتے تھے چنانچہ ارجن نے اپنے تیرون
سے بھیشم جی کے لئے بان گنگا پیدا کر کے اون کو پانی پلایا (بھیشم پرب ادھیاء ۱۲۳)۔
راجہ نہ صرف فن سپاہ گری مین تعلیم پاتے تھے بلکہ گھوڑون کو ہانکنے اور ان کی خدمت
کرنے سے بھی واقف ہوتے تھے ایک دوسرے کی رتھ کے ہانکنے مین کوئی شرم نہین
ہوتی تھی بچپن سے ہی راجاؤن کے لڑکے ایسی تعلیم پاتے تھے کہ وہ ادھر عاقلون مین عزت
پاوین اودھر دشمنون کے بیچ مین جا کر بیدھڑک کٹ مرین اور جیسی تعلیم کہ مردون کو ہوتی
تھی ویسی ہی عورتون کو بھی ہوتی تھی چنانچہ کُنتی نے راجہ یدہشٹر کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ وقت
جسکے لئے چھتری کی عورت لڑکا جنتی ہے اب آگیا ہے کچھ کارنمایان کرو۔ پردیکا رواج
کم تھا چنانچہ گندھاری وغیرہ رانیان سبھا مین آکر راج کے کامون مین مشورہ دیتی تھین۔ دمینتی
ساوتری۔ دروپدی وغیرہ کے ذکر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی مین صغر سنی کا
رواج نہین تھا۔ سویمبر برابر ہوتا تھا۔ برہمن اپنا زور دکھلانے لگے تھے مگر چھتری اون کو
کبھی مانتے تھے کبھی نہین مانتے تھے رشی اور قومون کو اوس حقارت کی نگاہ سے جس
سے کہ برہمن بعد مین دیکھنے لگے نہین دیکھتے تھے۔ تپ۔ گیان۔ علم کی چاہے کہین ہون
برابر تعظیم ہوتی تھی۔ شودر بھی برہمنون کو برہم ودیا سکھلاتے تھے چنانچہ ون پرب ادھیای
۲۰۷ لغایتہ ۲۱۶ مین ایک قصاب نے ایک برہمن کو دھرم وغیرہ مین تعلیم دی۔ رشی اس بات
کا امتحان کرتے تھے کہ آیا راجہ اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے ہین یا نہین راجاؤن کی سبھاؤن
مین جا کر ان سے نہایت تفصیل کے ساتھ ان کے ملک کے حالات دریافت کرتے تھے اور

اون کے قصوروں کے ظاہر کرنے مین کبھی نہین چوکتے تھے مصیبت زدون کو تسلّی اور مدد دینا رشیون کا خاص کام تہا۔ راجہ اور رعایا مین بڑی محبت تھی۔ راجہ آپس مین لڑتے تھے مگر اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے تھے۔ سمندری سفر منع نہین تہا مہابھارت مین نارد جی وغیرہ رشیون کا سمندر سے جانا پایا جاتا ہے اور شویت دیپ श्वेतद्वीप کہ جہان نارد جی گئے تھے آجکل اٹلی کہلاتا ہے (موکش دہرم ادہیاے ۳۲۹)۔ اور کشیپ ہرد جسکو کیسپین سی (Caspian Sea) کہتے ہین اور یورپ مین ہے اوس کا ذکر مہابھارت مین ہے۔ کہانے پینے کی وہ قیدین جو اب ہین نہین تھین دوِج یعنی برہمن۔ چھتری۔ ویش ایک دوسرے کے ہاتھہ کا پکا ہوا بھوجن کہاتے تھے۔ (انوساشن پرب ادہیاے ۱۳۵) گوشت کہانا روا تہا مگر وہ لوگ جوگیان اور تپ کیطرف راغب ہوتے تھے گوشت کو چھوڑ دیتے تھے شراب خواری بہت کم تھی۔ دان۔ پُن بہت ہوتا تہا اَنّ یعنی غلہ اور گئو اور زمین وغیرہ کا دان بڑا سمجہا جاتا تہا گئو دان کی مہاتم شاسترون مین بہت ہے۔ شرادّہون مین صرف وہ لوگ بُلائے جاتے تھے جو اپنی لیاقت سے مشہور ہون جو سامان شرادّہون مین اب دیا جاتا ہے ویسا ہی اوسوقت مین بہی دیا جاتا تہا مگر لئیق آدمیون کو لوگ بڑے بڑے برت کرتے تھے بعض بعض رشی ایک مہینہ تک برت رکہتے تھے تیرتہہ جاترا کا رواج برابر تہا۔ پُشکر۔ پریاگ۔ کورکشیتر۔ ہردوار۔ جسکو گنگا دوار کہتے تھے کیلاش وغیرہ بڑے بڑے تیرتہہ مانے جاتے تھے ہمالیہ کی اُشٹرون کی سورگ سے مشابہت دیجاتی تھی گنگا جی کا مہاتم بڑا تہا اور مہابھارت مین یہ ہی کہا گیا ہے کہ کورکشیتر۔ پُشکر۔ گنگا مین اشنان کرنے سے سب پاپ دُور ہو جاتے ہین مگر دل کی صفائی سب سے بڑا تیرتہہ رکہا گیا تہا۔ دیوتاؤن کے مندر تو نہین تھے مگر شیوجی۔ وشنوجی اور سورج

کی پوجا ہوتی تہی۔ دوادشی کے برت کا بڑا اہمام تہا اور ہر مہینہ اوس برت مین سری وشنو جی کی پوجا کی جاتی تہی (انوشاسن پرب دہیای ۱۰۹) اور سب مہابہارت سے یہ ہی پایا جاتا ہے کہ دہرم کا برتاوٗ اصلی ہوتا تہا نہ زبانی اور برابر یہ کہا گیا ہے کہ اپنے دہرم کو کبہی اپنی زبان سے ظاہر ست کرو نہ دیوتاوٗنکی پوجا کا فخر کرو گوروون کی سیوا کرو مگر کبہی اوس پر نازمت کرو اور ہمیشہ اپنا پرلوک سُدہارنے کا خیال رکہو۔

ہندوستان کی پورانی تاریخ - اس ملک کی حالت قدیم کا مختصر بیان جو اوپر کیا گیا ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ یہان پر سلسلہ وار ترقی اور تبدیلی ہوئی۔ یورپ کے لوگون کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان مین کوئی تاریخ ہی نہین ہے جو کچہہ ہے وہ قصہ کہانی ہے مگر شاسترون سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے یہان کے لوگ بیشک چہوٹی چہوٹی باتون کو اوس تفصیل کے ساتہہ جیسے کہ اور ملکون کے لوگ لکہتے تہے نہین لکہتے تہے مگر یہان کی تہذیب کا سلسلہ وار درجہ بدرجہ ترقی پانا اور پہر درجہ بدرجہ گہٹنا برابر پایا جاتا ہے ہندو سنسار کو انادی مانتے ہین اور اون کے تقسیم وقت اور جوتش شاستر سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو دنیا کی حالت کا بمقابلہ اور قومون کے کتنا پورا علم تہا اور اون کے نتایج بہت کچہہ مغربی اسٹرونومی Astronomy اور جیولوجی Geology وغیرہ سے درست پائے گئے ہین۔ شاسترون مین چار جگ یعنی ست جگ - ترتیا - دواپر - اور کلجگ قایم کئے گئے ہین اور شروع تقسیم وقت اس طرح پر ہے کہ پندرہ نمیش निमेष (پلک مارنا) کی ایک کاشٹا काष्ठा - تین کاشٹا کی ایک کلا कला - ۳۰ $\frac{1}{10}$ کلا کا ایک مہورت मुहूर्त تیس مہورت کا ایک دن رات تیس دن رات کا ایک مہینہ - بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے سال کے دو حصے

ایک اوتراین उत्तरायण اور دوسرا دکشناین दक्षिणायन اور مہینہ کے بہی دو حصّے ایک شوکل پکش शुक्लपक्ष دوسرا کرشن پکش कृष्णपक्ष سوکل پکش پیترون کا دن اور کرشن پکش رات ہے اوتراین دیوتاؤن کا دن اور دکشناین اون کی رات ہے دیوتاؤن کے ایک دن رات کے حساب سے اڑتالیس ۴۸ سو برس کا ست جگ معہ اوسکی صبح اور شام یعنی سندہیاؤن کے چہتیس ۳۶ سو برس کا تریتا چوبیس ۲۴ سو برس کا دواپر بارہ ۱۲ سو برس کا کلجگ ہوتا ہے۔ ایک ہزار جگ کا ایک دن برہما ब्रह्मा کا ہوتا ہے اور اتنی ہی اونکی رات ہوتی ہے دن مین تو دنیا کا ظہور اور رات مین لے یعنی فنا ہوتی ہی۔ پہر دن کے شروع مین ظہور اور رات مین فنا ہوتی ہی اسیطرح پر یہ دنیا مثل چکر کے چلتی رہتی ہی۔ یہ باتین خیالی نہین ہین بلکہ عارفون کے تجربہ سے اصلی ثابت ہوئی ہین ست جگ مین سب لوگ تندرست فارغ البال چارسو برس کی عمر کے ہوتے ہین تپ (ریاضت) ہی بڑا مانا جاتا ہی۔ دہرم کے چارون پاؤن برابر ہوتے ہین تریتا مین جب دہرم ایک حصہ کم ہوجاتا ہی تو عمر تین سو برس کی رہجاتی ہی اور گیان (علم باطنی) پر زیادہ توجہ ہوتی ہی۔ پہر دواپر مین جب دہرم کے ۲ دو حصّے کم ہوجاتے ہین تو عمر دو سو برس کی رہ جاتی ہے اور یگ اور پوجا پاٹ ہی بڑی مانے جاتی ہین۔ پہر کلجگ مین جب عمر کا کچہہ ٹہکانا نہین رہتا اور دہرم کا صرف ایک حصہ ہی باقی رہتا ہے تو دان ہی بڑی چیز گنی جاتی ہے ست جگ مین لوگ ایک برہم مین ہی نشٹھا (عقیدہ) رکھنے والے ہوتے ہین رگ۔ سام۔ یجر وید۔ یگ وغیرہ کو نہین مانتے۔ تریتا مین لوگون کو دہرم کی طرف مائل کرنے کو بہت سے تہاتما پیدا ہوتے ہین اور ویدون کی تقسیم اور ورن آشرم کے دہرم قایم کرکے اون پر عمل کراتے ہین دواپر مین یہ اور بہی گہٹنے لگتے ہین اور کلجگ مین کہین نظر آتے ہین اور کہین نہین تاہم کلجگ مین سے ست جگ کے دہرم

ایسے مہاتماؤن مین جنہون نے اپنے دلکو جیت لیا جو تپ اور وید مین نشٹہار کہتے ہین دکہائی پڑتے ہین۔ یہ حالت یگون کے مہابہارت کی بہیشم پرب کے ادہیای ۱۰ اور موکش دہرم کے ادہیای ۲۳۲ و ۲۳۳ مین کہی گئی ہے اگر ایسی حالت کو انگریزی مؤرخون کے لحاظ سے بہی دیکہا جاوے تو شروع سوسائٹی کا کہ جب آریہ لوگ کورو پانچال ولیش (پنجاب اور اوسکے پاس کے ملک) مین آئے تہے ست جگ ہوسکتا ہے اوس مین ہی وہ تپ اور برہم گیان جو اپنشدون مین دکہایا گیا ہے پورا رائج تہا۔ نگر اور شہر تہوڑے سے تہے لیکن ست اور دہرم پورا تہا پہر ویدون کی تقسیم اور سوتر کارون اور راماین کی تصنیف کا زمانہ ترتیا ہوا اوسی زمانہ کے قریب منو وغیرہ مہاتما بہی ہوئے پہر دواپر مین جب دہرم کی اور بہی کمی ہو گئی تو سری کرشن جی نے اوتار لیا اور مہابہارت ہوئی اوس کے بعد پندرہ سو یا سولہ سو برس قبل از مسیح کلجگ آیا۔ ہندوؤن کے خیال کے بموجب اب کلجگ کا پہلا چرن یعنی پاؤن ہے۔ یورپ کے مورخون کا یہ خیال ہے کہ راماین کی تصنیف پانسو برس قبل از مسیح ہوئی اور مہابہارت بہی پانچوین صدی قبل از مسیح مین لکہی گئی مگر شاسترون سے یہ خیال درست نہین پایا جاتا۔ وہ راماین کا ترتیا مین اور مہابہارت کو دواپر کے آخر مین ہونا برابر بتلاتے ہین اور ان دونون اتہاسون کی عبارت اور مضامین کے مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ شاسترون کا کہنا درست ہے راماین مین مہابہارت کے کسی شخص یا واقعہ کا ذرا بہی ذکر نہین ہے اور مہابہارت مین رامچندر جی وغیرہ کی کتہا پوری دی ہوئی ہے راماین مین وہ دقیق مسئلے دہرم یا شاستر کے جو مہابہارت مین ہین نہین ہین پس مہابہارت و راماین ایک زمانہ کی نہین ہوسکتین۔ برخلاف اس کے ستارون کی گردش کے لحاظ سے مہابہارت سولہوین صدی قبل از مسیح ہوئی اور اوسکا

ذکر پانینی پाणीनि کے اشٹادہیائی अष्टाध्यायी مین ہی اور پانینی بارہوین یا تیرہوین صدی قبل از مسیح ہوئے راماین کا ذکر پانینی رشی نے نہین کیا اسلئے راماین ضرور مہابہارت سے پہلے کی ہے مگر اوس کی ٹہیک تاریخ کا پتہ شاسترون سے نہین لگتا پس مغربی مورخون کا یہ کہنا کہ ہندوستان کے لوگون کی تہذیب چہہ ہزار برس سے زیادہ کی نہین ہے درست معلوم نہین ہوتا بعض ہندوستانی مورخون کا بہی یہ خیال تہا کہ مہابہارت ۱۱۹۴ برس قبل از مسیح ۱۴- اکتوبر سے ۱۳- اکتوبر تک ہوئی اور اون کے بعد کلجگ شروع ہوکر ۱۲۰۰ اسو برس تک رہا اب دواپر ہے (دیکھو وی گوپال آئیر کی کرانولوجی آف اینشینٹ انڈیا) یہ ایک شبہ کی بات ہے اور شاسترون سے ثابت نہین ہوتی تاہم ہمنے شروع سے پانسو برس قبل از مسیح زمانہ قدیم قایم کرکے ملک کی حالت جو اوس وقت مین تہی دکہلانی کی کوشش کی ہے اب جو کیفیت بیان کی جاویگی اوس مین ہندوستان اور یورپ کے مورخون کی تاریخون مین اختلاف ہونا ممکن ہے مگر ملک کی حالت مین زیادہ تر اختلاف نہین ہے۔

ہندوستان بدھ بھگوان اور بودھ راجاؤنکے عہد مین

پانسو برس قبل از مسیح تا ۵ سنہ عیسوی

بدھ بھگوان ۔ مہابھارت کے بعد ہندوستان کی حالت بگڑتی گئی اور دن بدن خرابی
بدنظمی ۔ جہالت مین ترقی اور دہرم مین کمی ہوئی ۔ مختلف مذہب جاری ہوگئے برہمنون
کا زور بہت بڑہ گیا مگر وہ بہی کرم کانڈ کے گہرے گڈہے مین گر کر اصلیت سے بیخبر ہو گئے
یہ حالت قریب ایک ہزار سال کے رہی پہر بدہ بھگوان مسیح کے پانسو سال قبل کپلاوستو
مین پیدا ہوئے اور اُن کے ذریعہ سے دہرم پہر زندہ ہوا ۔ بدہ بھگوان جن کا نام سدہارتہ
सिद्धार्थ تہا پانسو برس قبل از مسیح راجہ شدہودن کے گہر مین پیدا ہوئے رانی یشودہارا
سے اونکی شادی ہوئی ۲۹ ۔ برس کی عمر تک اونہون نے کچہہ نہین کیا اور اُن کے باپ نے
اِس خیال سے کہ جیسا جوتشیون نے کہا تہا یہ چہوڑ کر نہ چلے جاوین اونکو ایک باغ مین بند
رکہا مگر اونہون نے بازار مین پہلے ایک بوڑہے آدمی کو پہر ایک بیمار کو پہر ایک لاش کو اور
آخر مین ایک سادہو کو دیکہکر دنیا کی حالت کو معلوم کیا اور یہ خیال کر کے کہ یہان پر سوائی دکھ
کے سُکہہ نہین ہے ایک رات اپنی عورت اور لڑکے کو چہوڑ کر جنگل کی راہ لی ۔ سب سے

پہلے وہ بمبسار बिंबसार راجہ کے دار الخلافت راج گرہ مین پہونچے اور وہان پر آرک اور اودرک دو سادہوؤن سے درشن شاستر پڑہا مگر طبیعت کو اطمینان نہ ہوا اور ارو ویل उरुवेल्ल کے جنگل مین جاکر چہہ برس تک بہت سخت ریاضت کی کہ جسسے بدن سوکہہ کر کانٹا ہوگیا اُس پر بہی اونکی طبیعت کو سکون نہ ہوا اوراونہون نے کہانا پینا پہر شروع کردیا اس پر اونکے پانچون ششش چہوڑکر چلے گئے مگر سدہارتہ جی اسی تلاش مین رہے کہ مجہے موکش کا راستہ کسی طرح سے ملے چنانچہ اونہون نے گیا مین جاکر ایک درخت کے نیچے جو بعد کو بودہی درخت کے نام سے تمام دنیا مین مشہور ہوا پہر تپ کیا اور مختلف قسم کے خیالات کو جنکو للت وستر مین مار मार یعنی قاتل کی فوج بیان کی گئی ہے دل سے ہٹاکر دس گہنٹہ کے بعد گیان اور بارہ گہنٹہ مین دویہ درشٹی दिव्यदृष्टि حاصل کی مگر وہ اُس جگہہ سے نہ اوٹھے اور بچار مین ہی بیٹہے رہے اور اگلے روز جب اُن کے دل سے تمام میل دُور ہو گیا تو اونہون نے یہ جانا کہ مین نے انیک جنمون مین اِس عمارت یعنی جسم کے بنانیوالے کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا اب مین نے اوسکو پالیا بار بار جسم لینا اور مرنا بڑا دُکہہ دائی ہے اب یہ میرے لئے پہر گہر نہ بناویگا مین نے اوسکے کہمبہ توڑ دئے میرا چت نروان مین پہونچگیا اور تمام خواہشات دل سے دُور ہوگئین - مین نے چار چیزون کو اصلی پایا (۱) تکلیف (۲) باعث تکلیف (۳) اوسکا رفع کرنا (۴) رفع کرنے کا ذریعہ - (۱) پیدائش - موت - بیماری طبیعت کے نامناسب چیزون کے آنے اور مناسب کے جانے سے تکلیف ہے - (۲) خواہش یا طمع باعث تکلیف ہے (۳) وہ بذریعہ گیان کے رفع ہوسکتی ہے - (۴) اور وہ گیان خواہشات کے دُور کرنے سے ملیگا " اس گیان کو حاصل کرکے وہ گیا سے بنارس مین آئے اور وہان پر اپنا مذہب عوام مین پہیلانا شروع کیا پہلے اونکے مقلد

بہت تہوڑے تہے پہر رفتہ رفتہ بہت بڑہ گئے بہت سے راجا مثل ببمبسار کے اُن کے
مقلد ہوگئے - تیس برس تک اونہون نے یہ ہی کام کیا اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے
اور اپنے نفس کو مارنے کا نمونہ دکہایا - اسّی برس کی عمر تک وہ اِس دنیا مین رہے اور آخر
مین اپنے شششون سے یہ کہکر کہ "سب چیزون کو فنا ہے خود اپنے موکش کو اپنے آپ حاصل
کرو" نروان کو پراپت ہوئے اونکے بعد اونکے مذہب کی ازحد ترقی ہوئی اور وہ ہندوستان
مین بہت پہیلا - بہت سے بدّہ مذہب کے راجا بڑے طاقتور ہوئے اور اب بہی مردم شماری
سے معلوم ہوا ہے کہ کل انسان مین سے تیرہ فیصدی ہندو اور ساڑہے بارہ فیصدی مسلمان
اور چالیس فیصدی بدہ مذہب کے لوگ ہین - بدّہ بہگوان کو لوگ ناستک کہتے ہین مگر
سری کرشن اور بدّہ بہگوان دونون ایشور کے اوتار شاسترون مین کہے گئے ہین پہر اونکی
سدہانت سری کرشن کی سدہانتون سے کیسے الگ ہوسکتی تہی دہم پاد धमपाद اور
للت وستر بدہ مذہب کی کتابون سے پایا جاتا ہے کہ واسنا वासना کا ناش ہی
موکش کا دروازہ ہے اور نروان وہ پد ہے کہ جہان خواہشات فنا ہوکر سکہ - دکہ یکسان
ہوجاوین - اور انسان اپنے آپ مین قیام پذیر ہوکر جنم مرن سے چہوٹ جاوے - یہ ہی
اوپدیش سری کرشن جی کا بہی تہا - بدّہ بہگوان کہتے ہین کہ اپنی کوشش پر بہروسہ کرکے خود
اپنی موکش کو دہونڈو واسنا वासना یعنی خواہشات کے رہنے کا نام ہی دکہ ہے
واسنا کا ناش ہی سکہہ ہے یہ ہی سدہانت اوپنشدون کا بہی ہے (۱) نیک عقیدہ
(۲) نیک ارادہ (۳) نیک کلام (۴) نیک کام (۵) نیک معاش (۶) نیک
کوشش (۷) نیک دلی (۸) نیک عبادت - یہ ہی آٹہہ چیزین بدّہ بہگوان نے سب
کو بتلائین وہ کہتے ہین کہ "سب مخلوق یکسان ہین اور موکش کا دروازہ سب کے لئے کہلا ہے"

جسم کو تکلیف دینے کی یا بڑے تپ اور کرم کانڈ مین پھنسنے کی ضرورت نہین ہے۔ مرد عورت۔ عاقل۔ جاہل۔ دولتمند۔ غریب۔ سبکو موکش ملسکتی ہے"۔ کیا سری کرشن نے گیتا مین اور کچھہ کہا ہے بلکہ جیسے سری کرشن اس ملک کے اوّدہار کے لئے آئے تھے۔ ویسے ہی بدہ بھگوان بھی آئے۔ دنیا کی تمام تاریخ مین کونسا ایسا راجہ ہوا کہ جس نے جوانی مین کل آرام۔ راج۔ بیوی۔ بچہ کو صرف دنیا کے فائدہ کے لئے چھوڑکر برسون ریاضت کی۔ بھیک مانگی۔ اور مخلوق کو اپنی نصیحتون سے جگایا۔ بُدہ مذہب کے لوگ شروع سے ہی باہر جاکر اور لوگون کو اوسکا معتقد بناتے تھے۔ جس وقت بُدہ بھگوان نے اپنا مذہب پھیلانا شروع کیا تو اونکا پہلا کام ساٹھہ آدمیون کو اپنا مذہب پھیلانے کے لئے روانہ کرنا تھا اونھون نے اس کام کے چار طریقہ بتلائے (۱) اچھے لوگون کی صحبت (۲) دہرم کا سننا۔ (۳) جو باتین سنی جاوین اون پر غور کرنا۔ (۴) نیکی کو عمل مین لانا۔ اونھون نے چند لوگون کا یہ فرض مقرر کیا کہ وہ باہر جاکر دیگر قومون کو اُپدیش کرین۔ برہمنون نے تو اپنا دہرم صرف دوجاتیون द्विजातियो کو ہی بتلایا۔ لیکن بُدہ بھگوان نے اپنا مذہب صرف بڑی ہی مین نہین بلکہ نیچ قومون اور غیر ملک کے لوگون مین بھی پھیلایا۔ اِن کے مذہب مین ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ مہینہ مین دو مرتبہ لوگ اپنے گناہون کے اقرار کرنیکو جمع ہوا کرتے تھے ۴۸۳ قبل از مسیح مین بُدہ بھگوان کی وفات کے بعد اُنکے (۵۰۰) چیلے راجگرہ کے قریب ایک بڑی گوپھا مین اُنکی ہدایتون کو جمع کرنے کے لئے جمع ہوئے اُنھون نے اونکے تین بڑے حصّے کئے (۱) وہ باتین جو بُدہ بھگوان نے اپنی ششیون سے کہین۔ (۲) قواعد نفس کشی (۳) طریقہ ہدایت یہی تین پٹکا पिटिका یعنی تین مجموعہ ہدایت بُودہون کی ہوئے اسکو بودہون کی پہلی کونسل کہتے ہین یہ ایک صدی کے بعد اُن

کے ۷۰۰ ممبر ویسالی वैसाली مین جمع ہوئے اور دوسری کونسل مین اونھون نے جو جو جھگڑے اس عرصہ مین پیدا ہو گئے تھے طے کئے۔ پھر بودہون کے دو مختلف جتھے اور بعدہ اُن کے ۱۸ فرقے ہو گئے۔

یونانیون کا حملہ اور اون کے خیالات نسبت تہذیب ہندوستان۔

۳۲۷ سنہ قبل از مسیح سکندر اعظم ہندوستان مین آیا اوس وقت مین پنجاب مین بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستین ایک دوسرے کی مخالف بجائے اوس کے مقابلہ کرنے کے اُس کے ساتھ شامل ہونے کو تیار تھین۔ مگر راجہ پورس نے تیس ہزار پیادے اور چار ہزار سوار اور تین سو رتھ اور دو سو ہاتھیون سے اوسکا مقابلہ کیا۔ سکندر کی فوج پچاس ہزار تھی مگر اس وجہ سے کہ پورس کے رتھ کیچڑ مین پھنس گئے اور اوس کے ہاتھی آگے نہ بڑھے سکندر کی فتح ہوئی وہان سے سکندر سوبراون تک آیا مگر چونکہ اوسکی فوج آگے نہین بڑھنا چاہتی تھی وہ جہلم سے واپس لوٹ گیا۔ سکندر کے حملہ کا ہندوستان پر صرف یہ اثر ہوا کہ اوس نے چند راجاؤن کے ساتھ اتحاد کر لیا اور یونانی فوج شہرون مین تعینات کی۔ اور کچھ شہر آباد کئے اوس کے لشکر مین ایک شخص چندر گپت تھا کہ جو اپنے ملک سے بھاگ کر یونانیون مین جا ملا تھا اوس نے لوٹیرون کی مدد سے مگدہ دیش مین اپنا راج قایم کیا اور بعد کو اوسکی اولاد نے اوس راج کو بہت بڑھایا۔ سکندر کے ہمراہیون نے اوس زمانہ مین ملک کی حالت بہت اچھی بیان کی ہے پنڈتون اور گیانیون کی کثرت تھی سکندر نے ایک ہمراہی کو کچھ سادہوؤن سے کہ جنھون نے اُس کے پاس آنے سے انکار کیا تھا ملنے کو بھیجا اوس نے دیکھا کہ پندرہ آدمی شہر سے دو میل باہر دھوپ مین ننگے بیٹھے ہین اور کچھ کھڑے ہین اور کچھ پڑے ہین لیکن وہ اپنی جگہہ کو نہین چھوڑتے ایک سادہو سے کہ جسکا نام کلانوس تھا سکندر کے

آدمی نے گفتگو کرنی چاہی مگر اوس نے اوسکو بہت لاپروائی سے جواب دیا۔ اسپر دوسرے سادہو نے اوسکو برا بہلا کہکر کہا کہ تو کیون اتنا غرور کرتا ہے غیر ملکون کے لوگون کی ساتہہ نیک برتاؤ کرنا چاہیے سکندر نے اوسکو اپنے ساتہہ لیجانے پر بہت اصرار کیا مگر اوس نے جواب دیا کہ مین ایسے ہی اچہا ہون اس جسم کے قایم رکہنے کو جو کچہہ چاہیے وہ سب یہان ہی موجود ہے اور جب یہہ چہوٹ جاویگا تو میرے گلے سے بڑی بلا ٹلیگی اس سادہو کا نام منڈنس تہا۔ پہر سکندر نے کلانوس کو اپنے ساتہہ جانے کو کہا اور وہ راضی ہوگیا لیکن راستہ مین جاکر بیمار ہوگیا اور چتا بناکر آگمین جلگیا سکندر نے اوسکی بڑی عزت کی اور جب وہ چتا مین جلنے کو گیا تو بہت سا زر نقد وغیرہ اوسکو دیا کہ جو اوس نے لوگون کو بانٹ دیا۔ اور خوشی خوشی گاتا ہوا چتا مین جاکر بہسم ہوگیا۔ اوس وقت مین بہی اس ملک مین ایسے ایسے بڑ کے درخت موجود تہے کہ جنکے نیچے دس دس ہزار سادہو رہا کرتے تہے۔ ہندؤنکی بہادری کے یونانی بہت مداح ہین لوگ چہہ چہہ فٹ لمبے تیر لگاتے تہے اور اونکے گہوڑونکی شایستگی اور اونکی شہسواری کا یونانیون پر بہت اثر ہوا۔ ایپوڈورس Appodorus کہتا ہے کہ دریای بیاس کے پاس پندرہ سو شہر تہے اون مین ایک کوس کے حلقہ سے کوئی کم نہ تہا۔ چندرگپت کے لشکر مین چار لاکہہ آدمی رہتے تہے اور انتظام کی یہہ خوبی تہی کہ دوسو درم سے زیادہ کسی روز نقصان نہ ہوتا تہا۔ راجہ زمین کی پیداوار کا محصول بقدر ایک چہارم عام طور پر لیتا تہا کہیتون کی آبپاشی و طریقہ انصاف وسڑکون اور پیشونکی نگرانی گانون کے مقدم کرتے تہے۔ شادیون مین روپیہ لینے یا دینے کا رواج نہین تہا سویمبر کی رسم برابر جاری تہی دہوتی اور چادر کی پوشاک تہی۔ یہان کے علم ریاضی کی ایسی شہرت تہی کہ فیثاغورس یونان کا مشہور ریاضی دان یہان سے ہی ریاضی سیکہہ گیا تہا۔

ہروڈوٹس یونان کا مشہور مورخ ہندوؤن کو اور سب قومون کے مقابلہ مین نہایت مہذب
کہتا ہے سکندر کے تہوڑے عرصہ بعد ایک ایلچی یونان کا چندرگپت کے دربار مین آیا
اوسکا نام میگیس تھنیز Megasthenes تہا وہ یہان ۳۰۶ سے ۲۹۸ قبل المسیح
تک رہا۔ وہ کہتا ہے کہ اُس ملک مین ایک سو اٹھارہ ریاستین ہین بعضے گانون کے
مقدم بالکل خودمختار ہین اور وہ اپنا انتظام خود کرتے ہین۔
اندہر ویشن مین کہ جو جنوبی ہندوستان مین آبادہی اُسکے پاس بہت سے گانوں اور تیس
فصیلدار شہر ہین۔ گجرات مین ایک شہر بڑی تجارت کی جگہہ ہے۔ پریمول (جواب بمبئی ہے)
اور سیلون (جسکا نام تامرپرنی سنسکرت کتابون مین ہے) بڑی تجارت کی جگہہ ہین۔
دریاؤن اور نہرون کے ذریعہ سے پانی کہیتون مین دیا جاتا ہے سڑکون اور جنگلون اور
کاشت کی نگرانی بخوبی ہوتی ہے لوگ آرام سے نہایت سادہ طریقہ سے گذر اوقات
کرتے ہین۔ شراب پینے کا رواج نہین ہے۔ چاول کی خوراک بہت ہے۔ قانونی
معاہدون مین کوئی پیچیدگی نہین ہوتی۔ مقدمات کم ہوتے ہین۔ لوگ ایک دوسرے
پر بہروسہ کرتے ہین اور معاہدے تحریری نہین ہوتے نہ اُن پر گواہیان کرائی جاتی ہین۔
مکانات اور مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ راستی اور نیکی کی بمقابلہ عمر کے
زیادہ قدر ہوتی ہے چوریان بہت کم ہوتی ہین قانون سب زبانی ہے۔ زمین بڑی زرخیز
ہے ملک کے بہت سے حصہ مین سال مین آبپاشی سے دو فصلین برابر ہوتی ہین میوہجات
وپہل بکثرت پیدا ہوتے ہین راجہ لوگ آپسمین لڑتے ہین مگر کہیتون کو نہین اوجاڑتے۔ نہ
درختون کو کاٹتے ہین کاشتکارون کی برابر حفاظت کیجاتی ہے۔ ملک مین قحط نہین ہوتا
ہندوستان کی ساخت کی چیزین فینشیا Pheonecia اور اسکندریہ مین جاکر

بڑی قیمت پر بکتی ہین یہان کے لوگ صنعت و حرفت مین بڑے ہوشیار ہین اور ایسے
لوگون سے جو صاف ہوا مین رہین اور صاف پانی پیئین یہی توقع ہوسکتی ہے - زمین
سے ہر قسم کی دہات سونا - چاندی - لوہا - تانبا - جست وغیرہ بکثرت نکلتے ہین اور اُن سے
ہتیار وغیرہ بنتے ہین لوگ اچھے کپڑے اور اچھے زیور پہننے کے شوقین ہین کپڑون مین
سونے کے تارون کا کام اور قیمتی جواہر جڑے ہوتے ہین نہایت باریک ململ کے کپڑے
جنپر پہول بنے ہوئے ہوتے ہین لوگ پہنتے ہین امیرون کے پیچھے اُن کے نوکر چہتری لگاکر
چلتے ہین" یہ حال تین سو برس قبل از مسیح کا ہے -

راجہ اشوک - اسکے بعد دو تین سو برس تک بدہ مذہب تمام شمالی ہند مین بری ترقی پر رہا
اور ۲۵۰ قبل از مسیح کے قریب راجہ اشوک والی مگدھ و بہار بدہ مذہب کا بڑا راجہ ہوا - راجہ اشوک
چندر گپت کا پوتا تہا وہ (۶۴۰۰۰) بدہ پوجاریون کو روز کہانا دیتا تہا اور اوسکو اپنی قلمرو
مین بہت سے عبادت خانہ بنوانے کی وجہ سے اوسکی ریاست کو وہیارون کی ریاست
کہتے تہے اسی سے مگدہ دیش کا نام بہار ہوا اوس نے بدہ مذہب کے لئے بہت کچھ کیا
اور اوسکو بہت کچھ تقویت دی اسکو اوس نے پانچ چیزون کے ذریعہ سے کیا - (۱) بڑی
کونسل جمع کرنے سے (۲) بدہ مذہب کے اصول پتہرون پر کہدوانے سے (۳) اوسکی
پاکیزگی پر نظر رکہنے کے لئے ایک شاہی دفتر قایم کرنے سے (۴) اپدیشکون کے ذریعہ سے
اوسکے اصول پہیلانے سے (۵) بدہ مذہب کے اصول و قواعد کی ایک مستند کتاب بنانے
سے ۲۴۲ قبل از مسیح مین پٹنہ مین اوس نے ایک بڑی (تیسری) کونسل جمع کی اور
اس مین ایک ہزار مُسِن آدمی شامل تہے - اوس زمانہ مین بعض آدمیون نے بدہ مذہب کی
پیروی سے اپنی رایون کو بدہ بہگوان کے اپدیش بتلانا شروع کیا تہا اس کونسل نے اون

سب باتون مین اصلاح کی۔

راجہ اشوک کے وقت مین بدہ مذہب کا بڑا عروج ہوا۔ اس راجہ نے ۲۶۰ قبل ازمسیح سے ۲۲۳ تک بادشاہت کی اور اوس کی سلطنت نیپال۔ کشمیر۔ سوات۔ اور قرب وجوار کے ملکون وافغانستان مین کوہ ہندوکش تک اور سندہ وبلوچستان تک تہی۔ اس وسیع سلطنت کے طرز حکومت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان مین اوس وقت کیسی تہذیب تہی۔ راجہ بالکل خودمختار تہا اور ہر شے اوس کے حکم کے تابع تہی۔ شاہی حکم لوگون کو ایک صدر دفتر کے ذریعہ سے معلوم ہوتے تہے کہ جسکے نائب عموماً شاہزادے یا شاہی رشتہ دار ہوتے تہے۔ ان افسرون مین سے ایک ٹیکسلا مین کہ جو ضلع راولپنڈی مین شاہ دہیری کے قریب دریافت ہوا ہے رہتا تہا اسکے تحت مین وہ تمام ملک تہا کہ جو ستلج کے مغرب مین ہندوکش تک ہے۔ دوسرا اوجین مین رہتا تہا۔ اسکے تحت مین تمام غربی ہندوستان تہا اپنے باپ کے وقت مین اشوک خود اس حصہ پر حکمران تہا۔ تیسرا نائب جو سورنگری مین رہتا تہا اور وہ جنوبی حصہ پر حکمران تہا مفتوح ملک کے لئے ایک چوتہا نائب مقرر تہا اور وہ توسلی مین رہتا تہا جو کہ غالباً آج کل جوگڈہ کہلاتا ہے۔ راجدہانی کے قرب وجوار کے ملک نائبون کے تحت مین نہین تہے اونکا انتظام خود راجہ کرتا تہا۔ شاہی نائبون کے نیچے رجوک रजूक یعنی کمشنر ہوتے تہے جو کہ ہزارون رعایا پر حکمران تہے اون کے نیچے پردیشک प्रदेशक یعنی افسر ضلع تہے انکو عام طور پر مہاماتر महामात्र کہتے تہے دہرم کی نگرانی کے لئے جو افسر ہوتے تہے انکو دہرم مہاماتر کہتے تہے۔ اُن کا فرض تہا کہ راجہ کے رعایا اور ٹیون وغیرہ لوگون مین دہرم کو پہیلا دین۔ رعایا کے آرام کا لحاظ رکہین نامناسب قید یا سزا کی شکایت کو دور کرین۔ اگر

کوئی قیدی ضعیف العمر ہو یا اوس پر کسی بڑے خاندان کے پالنے کا بوجہہ ہو اور اوس کو پہانسی کا حکم ہو چکا ہو تو وہ اوسکو معافی دلوائین - شاہی خیرات تقسیم کرین - عورتون کی نگرانی کے لئے خاص افسر ہوتے تہے - یہ تمام افسر خاص افسر ضلع کے ساتہہ کام کرتے تہے مگر چونکہ اونکے فرائض مقرر نہین تہے اس لئے ضرورا ون مین جہگڑے ہونے کا احتمال تہا - جانورون کو ناجائز طور پر مارنے یا تکلیف دینے اور بیٹے کے ان باپ سے گستاخی کرنے کی سزا دینا بہی انہین کا کام تہا انتظام جنگی کی اور بہی عجیب کیفیت تہی - سپاہی تلوار دونون ہاتہون سے مارتے تہے تاکہ زور کا ہاتہہ پڑے - سوارون کے پاس دو بہالے ہوتے تہے مگر پیادون کے مقابلہ مین اونکی ڈہالین چہوٹی ہوتی تہین وہ گہوڑون پر نہ کاٹہی کستے تہے نہ دہانہ لگاتے تہے بلکہ اون کے مونہہ پر ایک گول چیز بیل کے چمڑے کی جسمین لوہے کی کیلین اندر کو لگی ہوئی ہوتی تہین لگاتے تہے گہوڑے کے مونہہ مین ایک کیل دیجاتی تہی اور اوسمین راس لگتی تہی - جس وقت سوار راس کو کہینچتا تہا تو اوس کیل سے گہوڑا رک جاتا تہا کیونکہ اوسکے وہ کیلین چہبنے لگتی تہین -

راجہ کے پاس چہہ لاکہہ پیادے تیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتہی علاوہ رتہون کے تہے اس تمام فوج کا انتظام تیس شخصون کے سپرد تہا اور اونکی چہہ جماعتین تہین اور ہر ایک کے متعلق فوج کا ایک حصہ ہوتا تہا (۱) فوج بحری کا حصہ (۲) رسد و بار برداری وغیرہ کا معہ باجہ والون سائیسون کاریگرون اور گہسیارون کے (۳) پیادہ فوج کا حصہ (۴) سوارون کا حصہ (۵) لڑائی کے رتہون کا حصہ (۶) ہاتہیون کا حصہ جسوقت ہتیارون کا کام نہین ہوتا تہا تو وہ سلحہ خانہ مین رکہدئے جاتے تہے - گہوڑون اور ہاتہیون کے لئے اصطبل مقرر تہے - کوچ کیوقت بیل رتہون کو کہینچتے تہے تاکہ گہوڑے نہ تہک جاوین -

ہر رتھ مین دو یا چار گھوڑے برابر برابر جوتے جاتے تھے اور اُن مین علاوہ رتھ بان کے دو لڑنے والے ہوتے تھے شاہی رتھ مین چار گھوڑے ہوتے تھے ہر ہاتھی پر علاوہ فیلبان کے تین سپاہی ہوتے تھے۔ ہر پیادہ کے پاس ایک کمان اوسکے قد کے برابر کی ہوتی ہے اوسکو وہ زمین پر رکھ کر بائین پاؤن سے دباتا تھا اور تان کو خوب کھینچکر تیر چھوڑتا تھا۔ تیر قریب تین گز کے لمبا ہوتا تھا اور وہ اس زور سے جاتا ہے کہ اوسکو ڈھال سے بھی روکنا مشکل تھا سپاہی کے بائین ہاتھ مین بیل کی کھال کی لمبی ڈھال ہوتی تھی۔ کسی کسی کے پاس بھالا بھی ہوتا تھا مگر تلوار سب کے پاس ہوتی تھی اوسکا پھل چوڑا ہوتا تھا مگر وہ صرف تین ہاتھ لمبی ہوتی تھی اوسکو وہ صرف سخت ضرورت کیوقت استعمال کرتے تھے نہرین جاری تھین اور کاشتکارون کو اون سے ٹھیک پانی دیا جاتا تھا۔ رُدردمن مین جو پتھر سنہ ۱۵۰ع مین کھودا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ کاٹھیاوار کے حاکم نے اشوک کے حکم کی تعمیل مین نہرین اور پل گرنار کے مصنوعی جھیل سے پانی لینے کے لئے بنائین مالگذاری جمع کرنے کے افسر علیحدہ مقرر تھے اور یہی زیادہ تر آمدنی کا صیغہ تھا۔ تمام زمین راجہ کی تھی بعضون کا قول ہے کہ کاشتکارون کو پیداوار کا صرف ¼ ملتا تھا بعض کہتے ہین کہ وہ ¼ سرکار مین دیتے تھے علاوہ اوسکے اونکو اور بھی کچھہ دینا پڑتا تھا۔ شہر پاٹلی پتر کہ جو دار الخلافہ تھا دریای گنگ و سون सोन کے میل پر جنوبی کنارہ پر اوس جگہہ تھا کہ جہان آجکل پٹنہ اور بانکےپور واقع ہین۔ دریای سون اب دوسری طرف ہوکر جاتا ہے اور اب گنگا مین دیناپور مین ملجاتا ہے مگر پورانی دھار اب بھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ شہر ایک چوکور طول مین ۹ میل اور عرض مین ۱½ میل تھا اوسکی چہار دیواری لکڑی کی بنی ہوئی تھی جس مین ۶۴ دروازے تھے اسکے چارونطرف ایک بڑی گہری خندق تھی اور اندر ۵۷۰ برج تھے

اگر اشوک نے باہر کی چہار دیواری چونے کی بنوائی اور بہت سی پتہر کی عمارتین ایسی ایسی نادر بنوائین کہ ان کو لوگ بعد مین دیوتاؤن کی بنائی ہوئی کہنے لگے - اس شہر کا بہت سا حصہ بانکےپور کے نیچے دبا ہوا نکلا ہے اور چند عمارتون کے اب بہی نشانات پائے گئے ہین اور چند جگہون پر کہودنے سے یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ یونانی مسافرون نے جتنی اسکی وسعت بتلائی تہی وہ صحیح ہے - اس وسیع شہر کا انتظام مثل فوج کے انتظام کے تیس آدمیون کے سپرد تہا اور اونکی بہی ویسی ہی چہہ جماعتین بنائی گئی تہین - پہلی کے متعلق صنعت اور کاریگرون کا انتظام دوسری کے ذمہ پردیسیون کے رہنے اور کہانے پینے کا انتظام - بیمار پردیسیون کو دوائی دیجاتی تہی اور اگر وہ مرجاتے تہے تو اونکو دفن کرادیا جاتا تہا اور اونکی جائدادون کا انتظام سرکار کرتی تہی اور جو کچہہ آمدنی ہوتی تہی وہ اونکے ورثاء کو پہونچا دیتے تہے تیسری کے ذمہ پیدائش اور موت کا لکہنا تہا چوتہی کے ذمہ تجارت کا اہتمام تہا اور ناپ اور وزن کی نگرانی کرتے تہے کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ہر ایک موسم کی چیز مناسب وقت پر عام اشتہار کے ذریعہ سے بیچی جاتی تہی اور قیمتین مقرر تہین جو بیوپاری کہ ایک سے زیادہ چیزون مین تجارت کرنا چاہتا تہا اوسکو دوگنا محصول دینا پڑتا تہا پانچوین کے متعلق کارخانہ جات کا انتظام تہا اور اونکی بنائی ہوئی چیزین اسی طرح سے بکتی تہین جسطرح کہ باہر کی آئی ہوئین - چہٹی کے متعلق تمام فروخت شدہ چیزون پر محصول جمع کرنا تہا - اس سے بچنے کی سزا موت تہی چندرگپت کا قانون فوجداری بہت سخت تہا اشوک نے اسمین چند ترمیمات کین - جب راجہ شکار کو جاتا تہا تو اگر کوئی شخص اوس راستہ کے اندر جو رسی سے علیحدہ کردیا جاتا تہا آجاتا تہا تو اوسکو موت کی سزا دیجاتی تہی اگر کسی کاریگر کے ہاتہہ یا آنکہہ کو نقصان پہونچایا جاتا تہا تو مجرم کو موت کی سزا ملتی تہی - اگر کسی کے

اور کسی عضو کو نقصان پہونچایا جاتا تہا تو ایسا کرنے والے کا وہی عضو اور دایان ہاتہہ کاٹڈیا
جاتا تہا جہوٹی گواہی دینے کی سزا مین ہاتہہ پاؤن کی اونگلیان کاٹی جاتی تہین بعض بعض
جرائم کی سزا سرمونڈوانا تہی جسکو لوگ سب سے برا خیال کرتے تہے جو سلطنت کہ اشوک کو
چندرگپت سے ملی اوسکی وسعت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کامل انتظام فوج کا
بیرونجات کے حملہ روکنے کے لئے تہا ویسا ہی کامل اندرونی انتظام بہی تہا۔ پاٹلی پوتر
ایک بڑی بادشاہت کا تین نسل تک دارالخلافہ رہا اور گو آجکل کے مہذبانہ طریقے وہان
پر جاری نہین تہے مگر پہر بہی اشوک نے کابل اور گرنار مین کہ جو وہان سے ایک ایک ہزار
میل سے زیادہ دور تہے اپنی حکومت چلائی۔ وہ اتنا طاقتور تہا کہ اپنی سلطنت مین اپنے
عہد حکومت کے نوین سال مین لڑائی بند کردی اور سرحد کی جو بڑی جنگلی قومین تہین اون
پر بردباری سے حکومت کی بہت سی عمارتین بنوائین اور اپنے قلمرو مین لوگونکو پرہیزگاری اور
نیک چلنی سکہائی اوسکے احکام جو بڑی بڑی لاٹون پر کندہ کئے گئے تہے یہ تہے۔
(۱) کوئی جانور کہانے یا یگ کے لئے ذبح نہ کیا جاوے۔ (۲) انسانون اور حیوانون
کے لئے دواخانے مقرر ہون اور درخت و کوئین سڑکون پر بنائے جاوین (۳) پانچ
برس مین ایک دفعہ سب لوگ اپنے گناہون کا اظہار کرین اور بدہ مذہب کے اصول مشتہر
کئے جاوین۔ (۴) زمانہ سابق و حال کا مقابلہ کیا جاوے تاکہ لوگ راجہ کی حکومت مین
خوشی سے بسراوقات کرین۔ (۵) بدہ مذہب کے وعظ کرنیوالے غیر ملکون مین جاوین
اور غیر قومون کو اوسکا مقلد بناوین۔ (۶) رعایا کے چال چلن کے نگران افسر مقرر ہون
(۷) سب پر یہ ظاہر کیا جاوے کہ مذہب ایک ہے اور سب لوگ برابر ہین (۸) سابق
راجاؤن کی آرام طلبی کا راجہ حال کی پاکیزہ عادتون سے مقابلہ کیا جاوے۔ (۹) نیکی

کاکہ جس سے بہبودی ہوتی ہے برتاؤ کیا جاوے (۱۰) اس جہان فانی کی چندروزہ خوشی اور اوس بہبودی آخر کا کہ جسکو راجہ چاہتا ہے مقابلہ کیا جاوے (۱۱) دوسرون کو دہرم پر چلانا ہی سب سے بڑی خیرات خیال کی جاوے۔ (۱۲) ناسنکون سے مباحثہ کیا جاوے۔ یہ احکام چودہ [14] لاٹھون پر کندہ کئے گئے تہے چنانچہ دہلی۔ میرٹھ۔ الہ آباد۔ ننذگرہ۔ رام پوروا۔ سانچی وغیرہ مین اب بہی یہ لاٹھین موجود ہین۔ بعض احکام مینارون پر بہی کہدوائے گئے تہے اونہین سے شہباز گڑہی مین جو پشاور سے چالیس میل پر ہے منسیرا ضلع ہزارہ پنجاب مین کالسی مین جو پندرہ میل منصوری پہاڑ سے ہے سوپارا ضلع تہانہ مین جو بمبئی کے قریب ہے کوہ گرنار مین جو خلیج بنگال پر واقع ہے بہو ونیشور مین جو ضلع کٹک مین ہے اور جہوگڈہ مدراس مین موجود ہے اوس وقت مین سنگتراشی کی بڑی ترقی تہی اور وہ سامان آسایش جو مغلون کے وقت مین موجود تہا سب موجود تہا لکڑی کا کام بہت خوبصورتی کے ساتہہ کیا جاتا تہا اور نقاشی ایسی ہوتی تہی کہ گویا چیز منہہ سے بول رہی ہے راجہ اشوک چالیس برس حکومت کرکے سنہ ۲۳۲ قبل از مسیح مرا۔ کہتے ہین کہ اوس نے اپنے مرتے وقت تمام راج دہرم ارتہہ برہمنون کی جماعت کو پن کردیا اور یہ کہا کہ مین اندر کے سورگ یا برہما کے لوک مین رہنا نہین چاہتا نہ میرا ایسی جاہ وحشمت کو کہ جو مثل گنگا کی لہر کے آتی جاتی رہتی ہے چاہتا ہون مین تو اوس اپنی کشتی کا خواستگار ہون کہ جسکو رشی بڑا مانتے چلے آئے ہین مجہے وہ بہبودی درکار ہے کہ جس مین کبہی کمی نہین ہوتی (اسمتھہ صاحب کے اشوک رولرز آف انڈیا سے انتخاب کیا گیا)

اوس زمانہ مین زبان پراکرت جو سنسکرت اور پالی کے بیچ مین تہی بولی جاتی تہی۔ بعض ناٹکون مین جو پراکرت زبان ملتی ہے وہ پالی سے بہت کچہہ مشابہت رکہتی ہے ابہی

پراکرت زبان سے ہندی زبان بنی ہے بڑے آدمی ہمیشہ سنسکرت بولتے تھے پالی یا پراکرت عوام مین رائج تھی۔ تمام مورخون کو جنہون نے اس بارے مین تحقیقات کی ہے اتفاق ہے کہ ہندوستان کے لوگون نے خود اپنے حروف ایجاد کئے کسی غیر قوم سے لکھنا نہین سیکھا یہ حروف مشابہ اُن حروفون کے تھے کہ جن مین اب سنسکرت اور ناگری لکھی جاتی ہے۔

بودھ راجاؤن کا پچھلا زمانہ۔

اشوک کے بعد مگدہ دیش کی شان شوکت جاتی رہی اور اندھر دیش کے راجاؤن کو فروغ ہوا اور ساڑھے چار سو برس تک اونکا راج رہا۔ اس راج کو شوراشٹ کہتے تھے۔ جو اب سورت ہے۔ اندھر کے بعد وشنوپران سے پایا جاتا ہے کہ ابھیر۔ گردابلاس۔ شاک۔ یوّن۔ لوسار۔ مونڈ۔ موؤن وغیرہ راجہ جنوبی ہندوستان مین ہوئے۔ شمالی ہندوستان مین راجہ کنشک ۷۸ برس بعد مسیح کے ہوا اور اوسکا راج کابل سے یارقند اور آگرہ اور گجرات تک تھا۔ اسی زمانہ کے قریب ہندوستان پر یونان و توران و کابل اور قندھار کے لوگون نے حملہ کیا مگر کوئی اور پتہ اونکے حالات کا نہین ملتا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ بکرماجیت کے سمت اور شالیواہن کے شاکھے کے گپت نام سے بھی ایک سمت جاری تھا۔ یہ سمت گپت راجاؤن نے چلایا تھا اور وہ سنہ عیسوی سے ۳۱۹ منہا کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ ان راجاؤن کی تاریخ سکون سے معلوم ہوئی ہے اور الہ آباد مین جو اشوک کی لاٹ ہے اوس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ بھی ایک مرتبہ کل ہندوستان کے راجہ تھے اور سو برس تک اونکی حکومت رہی۔ اوس زمانہ مین ملک مین بڑی تجارت تھی دو دو سو ملاحون کی جہاز ہندوستان سے دوسرے ملکون کو جاتے تھے اور ملاح سورج و چاند اور ستارون

کی گردش سے جہازون کو چلاتے تھے۔ برہمن سوداگر سوماترا۔ جاوا۔ اور چین تک پہونچے۔ جاوا مین ہندو مذہب جاری تہا چنانچہ وہان گنیش۔ دُرگا۔ شوُ۔ وغیرہ کی مورتین نکلی ہین۔ سمندر مین چور بہت ہوتے تھے۔ لنکا اوس وقت مین سرسبز اور شاداب تہا جیسا کہ اب ہے انگ ولیش یعنی مشرقی بہار کا دارالخلافت چمپا تہا۔ گیا بالکل ویران ہوگئی تھی۔ مگر پاٹلی پوتر یعنی پٹنہ بہت آباد تہا۔ وہان پر بُدہ ہونکی رتہ جاترا کے میلہ مین بیس بیس رتہون کی سواری بڑی دہوم دہام سے ہوتی تہی اور لوگ مورتون پر ہار اور پہول وغیرہ چڑہاتے تھے۔ کپل وستو جہان بُدہ پیدا ہوئے تھے بالکل ویران ہوگیا تہا اور کشی نگر مین بہی جہان وہ مرے تھے بہت تہوڑی آبادی رہگئی تہی بازارون مین کوڑیون کا رواج بہت تہا۔ متہرا مین دریا کے دونون طرف بُدہ مذہب کے سنگہارام یعنی مندر تھے کہ جنمین تین ہزار پوجاری رہتے تھے لوگون کے اوپر راجہ کی طرف سے کوئی زیادتی یا محصول لینے مین سختی نہین ہوتی تہی۔ ملازمون کی تنخواہ پوری پوری دیجاتی تہی راجاؤن کیطرف سے دان پتر کہُدی ہوئی لوحون پر دئے جاتے تھے اور بڑے بڑے آدمی بودہ مذہب کے وہار (विहार) یعنی آشرم بناکر اونکے تعلق زمین کردیتے تھے یہ حالات فان ہین چین کے ایک مسافر کی تحریرات سے جو سنہ ۴۰۰ عیسوی مین ہندوستان مین آیا معلوم ہوتی ہین (ملاحظہ کرو کتاب مسٹر رومیش چندر دت کی تہذیب قدیم ہندوستان باب ششم)۔

جین مذہب۔ (जैन) پہر بودہ مذہب ہندوستان سے رفتہ رفتہ اوٹہ گیا مگر جین مذہب کو برابر ترقی ہوتی رہی اور اسوقت بہی یہان پر اوسکی ۱۳۳۴۱۴۸ مقلد موجود ہین یہ لوگ بڑے مالدار اور تجارت پیشہ ہین اونمین آپس مین بڑا اتفاق ہے اور اونکی خیرات کی کوئی حد نہین ہے۔ بہت سے خوبصورت جین مندر پارسناتہ کے پہاڑ پر بنگال۔

کاٹھیاوار- پالی ٹانہ - آبو- وغیرہ مین اب بھی موجود ہین اور ہر بڑے شہر مین ایک نہ ایک
مندر اِن لوگون کا ضرور ملیگا- ویشنوی ہندوؤن کو اِنکے خلاف کہین کہین سخت تعصب
ہے اور کہین نہین اور بعض پرانون مین یہ لکھا ہے کہ متوالے ہاتھی کے سامنے چلے جاؤ مگر
جین مندر مین نہ جاؤ- بعض جگہہ اور ویشنوی ہندوؤن اور جینیون مین روٹی اور بیٹی بیوہار
ہوتا ہے بعض جگہہ نہین- اس فرقہ کی شروع تاریخ مین بہت اختلاف ہے عقلا یورپ اُنکو
پہلے بارہوین صدی مسیح سے قبل کا نہین مانتے تھے مگر پروفیسر جی کوبی نے یہ ثابت کیا
ہے کہ جین شاستر چوتھی صدی قبل از مسیح مین بنایا گیا اور پانچوین صدی عیسوی مین وہ شاستر
تحریر مین آیا- خود جین لوگ اپنے مذہب کو بدہ مذہب سے پہلے کا بتلاتے ہین اور اس مین
کوئی شبہ نہین ہے کہ دیگمبری جین فرقہ اشوک کیوقت مین یعنی تیسری صدی قبل از مسیح موجود
تھا- بدہ مذہب کے لوگون کا قول ہے کہ بدہ بھگوان کو پانسو تینتالیس برس قبل از مسیح اور مہاویر
جینیون کے دیوتا کو پانسو چھبیس برس قبل از مسیح نروان پد ملا اور جین شاسترون کے
بموجب وہ بدہ بھگوان کے گورواورادون سے پہلے ہوئے تھے جینیون کے یہان قریب
قریب اوتنا ہی بڑا شاستر ہے جیسا اور ہندوؤن مین اونکے گرنتھ بھی پوران کہلاتے ہین
اور آدی आदि اوتر उत्तर چامنڈ رائی चामुण्डराय چتورونشی चतुरवंशी
وغیرہ پوران اور سدہانت اور آگم موجود ہین- آگمون اور سدہانتون کی وہی وقعت ہے کہ جو اور
ہندوؤن کے یہان وید کی- علاوہ آگم اور سدہانتون کے اُن کے یہان گیارہ انگ
अंग یعنی آچار انگ - سوترکرت انگ - استہان انگ وغیرہ ہین اور اِن کے
سوای اخلاق وطریقہ برتاؤ وریاضت وسدہی تیرتھ انکرون کے وقائعون پر سوتر وغیرہ
موجود ہین- یہ لوگ دو فرقون مین منقسم ہین ایک شویت امبر श्वेताम्बर دوسرے

دگمبر (दिगांबर) یعنی ایک وہ جو کپڑے پہنتے ہین اور دوسرے وہ جو کپڑے نہین پہنتے - یہ دونون فرقے ویدون کو نہین مانتے نہ اونکو ایشور کرت کہتے ہین بلکہ وہ اپنے سدّہون کو کہ جنہون نے اپنے تپ سے سدہی پائی دیوتاؤن سے بہی بڑا سمجھتے ہین جنوبی ہندوستان مین اونمین ذات کی تفریق ہے شمالی ہندوستان مین وہ سب ایک قوم کے اور بیشتر ویش ہوتے ہین اُنکے مندرون مین چڑہاوہ لینے والے ہمیشہ برہمن ہوتے ہین اونکو بہوجک भोजक کہتے ہین جینیون کی بہت سی رسمین وہی ہین کہ جو اور ہندوؤن کی اور شادی غمی مین سوای ویدمنتر بولنے کے باقی سب کام ویسے ہی کیا جاتا ہے جیسے کہ اور ہندوؤن مین - علاوہ شویت آمبر اور دیگمبرون کے جینیون مین ایک یتی यति ہوتے ہین کہ جو خیرات پر گذر اوقات کرتے ہین اور دوسرے شراوک کہ جنکو عوام الناس سراوگی کہتے ہین - یتی منہہ کے سامنے کپڑا باندہتے ہین اور اپنے ساتہ جہاڑو رکہتے ہین تاکہ جانور منہہ مین نہ چلے جاوین یا بیٹہنے سے نہ مرجاوین وہ اپنے بال اوکہاڑتے ہین اور بڑے بڑے برت کرتے ہین بعض اُن مین سے ایک ایک مہینہ تک نہین کہاتے - شراوک لوگ معمولی ہندوؤن کا سا برتاؤ کرتے ہین مگر وہ یتیون کو ہی خیرات دیتے ہین اور صرف اپنے تیرتہ انکرون کو ہی مانتے ہین یہ تیرتہ انکر وہ لوگ ہوئے ہین کہ جنہون نے اپنی تپ سے نروان پد کو پایا ایسے چوبیس[٢٤] جن ہوئے ہین مگر اس وقت پارسناتہ جی पारसनाथजी تیئسوین اور مہابیر سوامی महावीरस्वामि چوبیسوین[٢٤] تیرتہ انکر کی زیادہ تر پوجا ہوتی ہی - مہابیر جی کپل کے راجہ کے یہان پیدا ہوئے اُن کے باپ نے اونکا نام بردہمان वर्धमान رکہا تہا اونہون نے یشودہارانی کے ساتہ شادی کی اور اٹہائیس[٢٨] برس کی عمر مین سنّیاس لیا - چہہ برس تک اونہون فی موون ہارن

کرکے سمادہی لگائی پہر مختلف مقامات پر گئے اور بڑی ریاضت کی اور تکلیف اوٹھائی نو برس کے بعد اونہون نے اپنا مون برت یعنی (زبان بند رکھنا) توڑا اور کنوشمبی مین جا کر سدّہی پائی یہ تپ ساڑہے بارہ برس کا تہا اور اسمین اونہون نے پندرہ دن سے لیکر چہہ مہینے تک نہین کہایا اونکا بڑا مقولہ یہ ہی تہا کہ جیو ہتیا जीवहत्या کبہی نہ کرو یعنی کبہی کسی کو مت ستاؤ۔ چنانچہ اب بہی جین دہرم کا یہی بڑا مقولہ ہے کہ اہنسا अहिंसा یعنی کسی کو آزار نہ پہونچانا ہی بڑا دہرم ہے باقی اونکے خیالات اور برتاؤ وہ ہی تہے کہ جو بدّہ بہگوان کے تہے اونہون نے بہت سے چیلے کئے اور ضلع بہار اور الہ آباد۔ اور کنوشمبی اور راج گرہ مین اپنا مت پہیلایا پہر جسم کو چہوڑ کر نروان پد کو پراپت ہوئے۔ وہ دنیا کا کوئی لازوال قادر مطلق نہین مانتے تہے نہ پران प्राण سے علیحدہ کوئی جیو آتما کہتے تہے اونکا مقولہ تہا کہ صرف جیو یعنی پران اور اجیو یعنی مادّہ ہی مختلف صورتون کو اختیار کرتے ہین اِن دونون کو فنا نہین۔ صورت اور حالت پلٹ سکتی ہے مگر مادّہ اور پران ہمیشہ قایم رہتے ہین۔ سوای خاص حالتون کے کہ جہان کوئی خاص پران جسم کا تابع نہ رہے۔ انکی مت مین موکش وہ ہے کہ جو بدّہ بہگوان کا نروان یعنی جسم مین نہ آنا اور آواگون سے چہوٹنا۔ وہ انسان کا آٹہہ طرح کے کرمون سے کہ جنمین چار طرح کے اچہے اور چار طرح کے برُے ہین۔ علیحدہ ہونا ہی بہبودی کا باعث کہتے ہین جینیون کے یہان پانچ مہا وارتا महावार्ता ہین یعنی بڑے کلام ہین (۱) کسیکو ایذا نہ پہونچانا۔ (۲) سچ بولنا۔ (۳) ایمانداری کا برتاؤ کرنا۔ (۴) پاکدامن رہنا۔ (۵) دنیا کی خواہشات چہوڑنا۔ اونکے یہان فیاضی۔ سادہ دلی۔ مذہب کی تقلید اور تپ۔ یہہ چار بڑے دہرم اور جسم۔ زبان اور دل کو قابو مین رکہنا یہ تین بڑی قیدین مانی گئی ہین یہ لوگ

بعض موقعون پر خاصکر برسات کے چار مہینون مین تک۔ سبز ترکاری زمین کے اندر سے نکلنے والی نباتات نہین کہاتے کپڑے مین چہانکر پانی پیتے ہین۔ صابن تیل۔ لوہا وغیرہ کا استعمال نہین کرتے اور بعد غروب آفتاب کے رات کو کہانا نہین کہاتے اُن کی سدہونکی مورتیان یوگ کے کسی آسن سے دہیان لگائے ہوئی بنائی جاتی ہین خاصکر پارسناتہ جی اور مہابیر جی کی اور رشب دیوجی ऋषभदेव اورنیم ناتہ جی کی بڑی مانتا ہی بسنت پنچمی دیوالی اور بہادون کا مہینہ بڑے پاک ہوتے ہین اون کے اُتسو اور رتہ جاترا بڑی شان وشوکت سے ہوتی ہین زیادہ تر یہ لوگ مغربی اور جنوبی ہندوستان مین رہتے ہین مگر کارومنڈل کے کنارہ پر بہی پائے جاتے ہین انکا عروج گیارہوین صدی عیسوی مین بہت ہوا اور جنوبی ہندوستان مین اونکے مذہب کے کوئی کوئی راجہ بہی ہوئے۔ بہگوان شنکر آچاریہ جی نے انکی مت کو سپت بہنگی نیائی सप्तभंगी न्याय کہکر کہنڈن کیا ہے مگر وہ سنجیدہ بحث جو اونہون نے کی ہے یہان پر لکہنی ضروری نہین ہے صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ وہ جینیون کی اس بات کو کہ دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا نہین ہے یا پران سے الگ کوئی جیوآتما نہین ہے یا ہر ایک جسم مین الگ الگ جیوآتما ہی اور جسم کے گہٹنے بڑہنے کے ساتہ وہ گہٹتا بڑہتا رہتا ہے جایز طور پر کہنڈن کرسکتے ہین۔

ہندوستان بودہ مذہب کے زوال سے شروع مسلمانونکی عملداری تک

سنہ ۱۰۰۰ء لغایۃ سنہ ۱۲۰۰ء

بودہ مذہب بہی ہندوستان مین ایک ہزار برس سے زیادہ قایم نہ رہا اور اوس کے زوال کے سبب بہی وہ ہی ہوئے جو اور مذہبون کے ہوتے ہین یعنی اصلیت کو بہولکر فروعات پر عمل کرنا جہالت کی ترقی - بدہ بہگوان کے اوپدیشون کو فرو گذاشت کرکے اُن کی مورتی کی پوجا - راجاؤن مین اپنے فرایض سے عدم واقفیت اور تفرقہ کا بڑہنا چنانچہ موجودہ بُدہ مذہب جو لنکا مین اسوقت رایج ہے اوسکی یہ ہی حالت دیکہی گئی کہ بجای اُس تپ اور گیان اور نفس کشی کے جو بدہ بہگوان کی اصلی غرض تہی وہان بڑے شاندار مندرون مین بدہ کی مورتی پوجا بجنسہ اوس طرح پر ہوتی تہی کہ جیسے ہمارے یہان کے مندرون کے دیوتاؤن کی - بُدہون کے زوال پر برہمنون کو پہر فروغ ہوا اور بُدہ رفتہ رفتہ اِس ملک سے نکالے گئے مگر برہمن بہی اپنی اصلی حالت کو بہولتے گئے اور بہت سے گرنتہہ جو پُرانون کے نام سے مشہور ہین بنگئے اوپنشدون اور مہابہارت مین لفظ پوران سے دیوتاؤن اور راجاؤن کے قصے اور رشیون کے بنشاولی (شجرہ) سے

مراد ہے لیکن بعد کو جو پوران بنے اون مین تو علاوہ اِن مضمون کے اور بہی بہت سے
عجیب عجیب قصے مختلف مذہبون کی تائید مین لکھے گئے اِن مین اٹھارہ مہا پوران ہین
یعنی برہم ब्रह्म پدم पद्म وشنو विष्णु شیو शिव بہاگوت
भागवत نارد नारद مارکنڈی मार्कण्डेय اگنی अग्नि بھوشیہ भविष्य
برہمہ ویورت ब्रह्मवैवर्त لنگ लिंग باراہ वाराह اسکند स्कन्द وامن
वामन کورم कूर्म متس मत्स्य گروڑ (गरुड़) اور برہمانڈ ब्रह्माण्ड
اِن سب مین چار لاکھہ اشلوک ہین اور انکی وجہ تسمیہ یہ کہی گئی ہے کہ جس پوران کے
کہنے والے برہما جی ہین وہ برہم پوران ۔ جسمین وشنو جی کی کتہا ہے وہ وشنو پوران ۔
جسمین پدم کلپ کا ذکر ہے وہ پدم پوران ۔ جسمین شیو جی کی کتہا ہے وہ شیو پوران ۔
جسمین بہگوتی کی کتہا ہے وہ بہاگوت ۔ جو نارد جی کا کہا ہوا ہے وہ نارد ۔ جو مارکنڈی
منی کا کہا ہوا ہے وہ مارکنڈی ۔ جو اگنی کا کہا ہوا ہے وہ اگنی پوران کہلاتا ہے ۔ یہی
کیفیت اور پورانون کی بہی ہے ۔ اِن مین دنیا کے ظہور اور فنا کا حال راجاؤن اور
اوتارون کی تواریخ مختلف قسم کے دہرمون کے مسائل پر بحث کی گئی ہے بعض مین
تاریخ ۔ جغرافیہ ۔ حکمت نجوم وغیرہ کا بہی تذکرہ ہے لیکن سب پورانون کے آخر مین اودویت
سدہانت مانا گیا ہے بعض لوگ اِن کو محض قصہ کہانی سمجہکر نیچی نگاہ سے دیکھتے ہین بعضے
انکو پورا پورا مانتے ہین مگر نہ اونکی کل باتین ماننے کے قابل ہین نہ کل نظرانداز کرنے کے ۔
بلکہ جیسے کہ مہا بہارت کے ٹیکہ کار نیلکنٹہ جی کہتے ہین یہ پوران مختلف لیاقت اور مختلف
طبایع کے لوگون کے لئے ہین اور دراصل وہ ایشور کے ایک روپ یا حالت کو دکہلاتے
ہین لوگ جزو کو کل خیال کر کے جہگڑا کرتے ہین او شیو ۔ وشنو ۔ برہما ۔ کرشن ۔ رودر وغیرہ

کو علیحدہ علیحدہ دیوتا سمجھکر ایک ایک کو پوجتے ہین اور دوسرون کی حقارت کرتے ہین
اسی وجہ سے ملک مین اختلافات مذہبی ہوئے اور اسی کا نتیجہ وہ گمراہی اور نفاق کہ جس
سے یہ ملک غیر قومون کے ہاتھہ مین چلا گیا ہوا عوام الناس ان سب پورانون کو بیاس جی کا
بنایا ہوا سمجھتے ہین مگر یہ خیال غلط ہے - بیاس جی مختلف کتابون مین مختلف دیوتاؤن کی
کہین تعریف کہین مذمت نہین کر سکتے تہے بلکہ یہ پُوران مختلف وقتون مین مختلف لوگون
نے بیاس جی کے نام سے بنائے - انگریزی مورخون کا یہ خیال ہے کہ ان کی تصنیف پانسو
برس بعد مسیح کے شروع ہوئی لیکن یہ خیال بہی درست معلوم نہین ہوتا کیونکہ بعض پوران
ضرور بکرماجیت کے زمانہ مین موجود تہے امر سنگہ کہ جس نے امرکوش لکہا اور جو بکرماجیت
کے دربار مین رہتا تہا پوران کے وہ ہی پانچون لکشن بتاتا ہے جو وشنو پُوران مین لکہے
ہین اور وشنو پوران کی تحریر کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پُوران سب سے پہلا اور سب
مین مستند ہے اور شنکر آچاریہ جی مہاراج نے بہی اسی کا حوالہ اپنی بہاشیہ مین دیا ہے -
سری مدبہاگوت جو بہت پیچہے اور مسلمانون کے آنے کے بعد کی ہے سب پُورانون سے
زیادہ پڑہی جاتی ہے اوسکو بوپ دیو वोपदेव بنگال کے ایک پنڈت نے لکہا ہے
کہ بیاس جی نے -

راجہ بکرماجیت - ۵۷ برس قبل از مسیح راجہ بکرماجیت ہندوستان مین ویسے ہی
ہوئے جیسے ہارون رشید مسلمانون مین اور شارلی مین CharleMagne
فرانس مین اور الفریڈ اعظم انگلستان مین اور اشوک بُدہون مین - کوئی ہندو ایسا نہین ہے
جو اون کے نام سے ناواقف ہو ان کا سمت اب تک جاری ہے اور کتہا سرت ساگر اور
بیتال پچیسی اور سنگہاسن بتیسی وغیرہ کے قصے اب بہی برابر پڑہے جاتے ہین انگریزی

سنہ سے سمت ۵۶ برس پہلے کا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بکرماجیت ۵۶
برس قبل از مسیح ہوئے لیکن انگریز مورخون کا یہ خیال ہے کہ وہ چھٹی صدی عیسوی مین ہوئے
اور پانسوچالیس عیسوی مین سمت قایم ہوا اگرچہ سو برس پہلے کا ڈالا گیا - ہون ٹوسین چین
کا مسافر کہتا ہے کہ بکرماجیت راجہ شلادت کے بعد ہوا جس سے پانسو اسّی عیسوی ہوتے
ہین کلہن کشمیر کا مورخ بکرماجیت کو کنشک سے تیس راجاؤن کے بعد تبلاتا ہے جس
سے یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ وہ پانچوین یا چھٹی صدی عیسوی مین ہوئی امرسنگہ
وارامیر - ولروچی اور کالیداس جو بکرماجیت کے نورتنون مین مشہور تھے اونکی نسبت
بھی انگریزی مورخون نے کہا ہے کہ وہ سب پانچوین یا چھٹی صدی مین ہوئے مگر چاہے کچھ
ہو بکرماجیت جیسا راجہ ہندوستان مین بعد یدہشٹر اور اشوک کے نہین ہوا اوس نے
وہ کام کئے جو ہمیشہ کے لئے مشہور رہین گے جو ترقی علم کی اوس کے وقت مین ہوئی ویسی
ہندوؤن مین پھر نہین ہوئی اوسکی نسبت فرشتہ لکھتا ہے [۵] راجہ بکرماجیت از قوم پوار
بود و نیک نہادی او حکایات و روایات کہ میان ہنود بطریق افسانہ مذکور و مشہور است
بیتوان معلوم کرد و نوبتے راجہ بکرماجیت در عنفوان شباب سالہا در لباس فقیر سیاحت اکثر
مملکت با فقرا نمودہ بود و ریاضات شاقہ در صحبت ایشان کشیدہ و چہ سال عمرش بپنجاہ رسید
بسروش آسمانی قدم در بادہ سپاہگری گذاشت و بنابر آنکہ حکمت ازلی بدان تعلق بود کہ او
بدولت عظمی رسیدہ خلق اللہ از چنگ ظلم و ستم رایان جفا پیشہ نجات یابند روز بروز کارش
درجہ بدرجہ ترقی کردہ در اندک فرصتے تمام ملک نہروالہ و مالوہ بحیطۂ تصرف در آورد و بساط
عدل و داد گستردہ و سایہ چتر احسان بر سر سکنۂ ہر شہر و دیار افگندہ بنوعی در عدل سعی بتقدیم
رسانید کہ مقناطیس از سر جذب آہن برخاست و کہربا دست تصرف از دامن کاہ کوتاہ

ساخت ومعتقد ہنود آنست کہ او را حالت ورای حال اہل دنیا بوده اینچہ در پیشگاہ ضمیرش
میگذشت بیقصور ونقصان بظہور می پیوست ہر چہ شب از خیر وشر ونفع وضرر در ممالک
محروسہ اش واقع می شد بتخلل وفتور صبح چون روز روشن بر و معلوم میگشت وبا وجود سلطنت
با خلق خدا برادرانہ سلوک نموده و در منزل خود بجز کوزۂ گلی وحصیر نداشتی وبلده اوجین در
عہد او آباد شد وقلعۂ وہار بنا نہاده جہت سکونت اختیار کرد وبتخانہ مہاکال در اوجین ساختہ
برہمنان وجوگیان را وظیفہ مقرر کرد ودران بتخانہ ساکن گردانیده بعبادت اشارت فرمود
واکثر اوقات خویش را صرف پرسش خلق وپرستش خالق می نمود واہل ہند اعتقاد وافر بران
دارند وافسانہاے عجیب وغریب برای او ساختہ وپرداختہ اند وتاریخ سال وماه از فوت
او در دفاتر ثبت می نمایند وتا حالت تحریر این سطور کہ سنہ خمس وعشر بعد الف است
از ہجرت خیر البشر علیہ السلام بحساب ہنود ہزار وشش صد وشصت وسہ سال سپری گشتہ
راجہ بکرماجیت معاصر اردشیر بوده است وبعضے برانند کہ ہم عہد شاہپور بوده وبآخر عہدش
سالباہن نام زمینداری از دکن بروے خروج نمود وبکنار دریای نربدا طرفین معسکر ساختہ
آتش حرب افروختند آخر الامر سالباہن غالب گشتہ بکرماجیت بقتل رسید ودرباب چند
وچون ایام دولتش روایت بسیار است وچون ہیچ کدام ازان قسم نبود کہ عقل قبول کند سکوت
نمود وبعد از بکرماجیت مدتہا ملک مالوه خراب بوده حاکم عادل وصاحب جودی نداشت"
ترجمہ۔ راجہ بکرماجیت قوم پوار سے تہا اوس کی نیک نہادی کی حکایتین اور روایتین
ہندوؤن مین بطور قصہ کہانی کے مشہور ہین کہتے ہین کہ ایک دفعہ راجہ بکرماجیت نے
آغاز شباب مین لباس فقیری اختیار کرکے سیاحی کی۔ فقیرون کی صحبت مین رہکر ان کے
ساتہہ عبادت کرتا تہا۔ جب پچاس برس کی عمر کو پہونچا تو غیب سے اوسکو حکم ہوا کہ سپاہگری

کر- چونکہ خدا کا حکم یونہی تہا- بادشاہی کو پہونچگیا اور خلق اللہ کو ظالمون کے پنجہ سے نجات
دی اور روز بروز ترقی کرکے تہوڑی ہی مدت مین ملک تہروالا اور مالوہ اپنے قبضہ مین
لایا اور عدل و انصاف سے ہر شہر و دیار کے آدمیون پر اپنے احسان کا سایہ پہیلا دیا یہان
تک کہ مقناطیس نے لوہے کو اور کہربا نے گہاس کو کہینچنا چہوڑ دیا- ہندوؤن کا اعتقاد
ہے کہ اوسکی حالت اہل دنیا سے بڑہی ہوئی تہی جو کچہہ اوسکے دل مین گذرتا ہو بہو ظہور
مین آجاتا رات کو جو کچہہ اپنی رعیت کے حق مین سوچتا صبح کو روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا
حالانکہ بادشاہ تہا مگر رعیت کے ساتہہ برادرانہ سلوک کرتا تہا- گہر مین سوای مٹی کے لوٹے
اور چٹائی کے اور کچہہ نہ رکہتا تہا- اوس نے شہر اوجین کو آباد کرکے اپنا دار السلطنت بنایا
اور قلعہ دہار کی بنیاد رکہی بلکہ اُسمین سکونت بہی اختیار کی- مہاکال کا مندر اوجین مین بناکر
برہمن اور جوگیون کے وظیفے مقرر کردیئے اور اون کو اوسی بتخانہ مین رکہا اور حکم دیدیا کہ
شب و روز عبادت الٰہی مین مشغول رہو- اپنا تمام وقت یا تو خلق اللہ کی خدمتگذاری یا
خالق کی پرستش مین صرف کرنا- ہندو اس راجہ کا بڑا اعتقاد رکہتے ہین اور عجیب و غریب
باتین اوسکی نسبت بیان کرتے ہین اوسکی وفات سے ایک سنہ مقرر کرکے اپنی دفترون
مین درج کرلیا ہے اس کتاب کی تحریر تک سنہ ۱۵۰۱ ہجری گذر چکے ہین مگر ہندوؤن کے
حساب سے سمت ۱۶۶۳ بکرمی گذرا ہے- اردشیر بکرماجیت کا ہمعصر تہا اور بعض اقوال کے
بموجب شاہ پور کا ہم عہد ہوا اوسکی سلطنت کے اخیر زمانہ مین سالباہن دکن کے ایک
زمیندار نے اوس پر حملہ کیا- دریای نربدا کے کنارہ پر دونون لشکرون مین لڑائی ہوئی
سالباہن غالب آیا اور بکرماجیت قتل ہوا- اوسکے عہد کی روایتین بہت ہین- چونکہ
اون مین سے کسی کو بہی عقل قبول نہین کرتی اسلئے وہ یہان پر نہین لکہی گئین- بعد

بکرماجیت کے مدت دراز تک ملک مالوہ خراب رہا اور کوئی حاکم منصف و سخی پیدا ہوا
راجہ بکرماجیت دراصل اون راجاؤن مین تہا جو سری کرشن جی کے اِس مسئلہ پر چلتے
ہین کہ دنیا کے تمام کام کرو مگر اون سے مثل کنول کے پتہ کے علیحدہ رہو جیسے کہ وہ پانی
مین رہکر پانی سے الگ رہتا ہے یعنی دل سے تارک اور ظاہرا سب کام کرتے رہو۔ اِس
نیک راجہ کا عمل بالکل مولانا روم کے اس شعر پر تہا ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

یعنی خدا سے غافل ہوجانیکا نام دنیا ہے نہ کہ مال و دولت اور جورو بچون کا۔
ہون ٹوسینگ چین کا ایک اور مسافر جو سنہ ۶۲۹ء سے سنہ ۶۴۵ء تک ہندوستان
مین رہا۔ اسکی تحریرات سے اوسوقت مین یہانکی حالت کا بخوبی پتہ ملتا ہے چنانچہ وہ لکھتا
ہے کہ "نگرہار" جلال آباد کا دار الخلافہ بڑا آباد شہر تہا اوسکا رقبہ چار میل تہا اور وہان پر غلہ
اور میوہ جات بہت پیدا ہوتے تہے لوگون کے مزاج سادہ تہے اونمین ایمانداری بہت
تہی "کاندہار" کہ جسکو اب قندہار کہتے ہین ویسا آباد تو نہین تہا مگر وہان پر ہندوؤن
کے سو مندر موجود تہے وہان کے لوگ پڑہنے لکہنے کے بہت شوقین تہے۔ کابل مین
کہ جو اوس زمانہ مین "اودیان" کہلاتا تہا بودہ مذہب رائج تہا کشمیر کا رقبہ چودہ سو میل تہا اور
اوسکی راجدہانی ڈہائی میل لمبی اور ایک میل چوڑی تہی وہان پر بہی غلہ اور میوہ جات اور
پہول بکثرت پیدا ہوتے تہے۔ ہندو اور بودہ مذہب دونون برابر جاری تہے۔ چین کے
لوگ کشمیر کے راجہ کو خراج دیتے تہے اور اونہین لوگون نے چین سے سیب و ناسپاتی لاکر
کشمیر مین بوئے تہے۔ "شتدرو" یعنے ستلج کے پاس کا ملک بڑا مالدار تہا وہان کے لوگ
رنگ برنگ کے ریشم کے کپڑے پہنتے تہے۔ متہرا کے گرد نواح کا ملک ایک ہزار میل کے

حلقہ مین تھا اور وہان کے لوگ نیکی اور علم کے قدردان تھے۔ مندرون مین رنگ برنگ
کے سنہری جواہرات سے جڑے ہوئے جھنڈے لگے ہوئے تھے ہر طرف بڑے بڑے
شامیانے کارچوبی کام کے نظر آتے تھے اور اگر کی خوشبو مہکتی تھی۔ پھولون کی برشا
ہوتی تھی اور چاند اور سورج بھی خوشبودار دھوئین سے چھپ جاتے تھے ہردوار مین ایک
بڑا مندر تھا کہ جہان پر ہزارون آدمی روز آتے تھے۔ کمایون اور گڑوال مین عورتونکا راج
تھا۔ دہلی و قنوج ہندوؤن کی تہذیب کے مرکز تھے۔ قنوج کہ جو کان کوبج کہلاتا تھا۔ بڑا
خوبصورت شہر تھا ہر طرف پھولون کے درخت بلور کے مانند چمکتے ہوئے تالاب باولیان
بنی ہوئی تھین شہر مین تجارت کا سامان بہت جمع تھا لوگ خوشحال تھے۔ پھل پھول و غلہ
بکثرت ہوتے تھے۔ لوگ ایماندار اور سچے تھے۔ رنگ برنگ کے خوبصورت و شاندار
کپڑے پہنتے تھے وہ علم دوست اور سفر کے شوقین تھے اور مذہبی باتون پر بہت بحث
کرتے تھے۔ الٰہ آباد یعنی پریاگ مین جاتری اشنان کو جاتے تھے اور اکھے بڑ کی پوجا
ہوتی تھی۔ بنارس ہندوؤن کا بڑا مقام تھا وہان کے لوگ بڑے مالدار تھے۔ مکانات
بہت شان و شوکت کے بنے ہوئے تھے سو مندر بڑے شاندار کہ جنمین بڑے بڑے
برج اور پتھر اور لکڑی کی کندہ کی ہوئی بارہ دریان بنی ہوئی تھین موجود تھے ایک "مہیشور"
کی مورت سو فٹ اونچی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا باتین کر رہی ہے مگدہ دیش مین غلہ
بہت ہوتا تھا۔ گیا مین اوس درخت کے پاس کہ جہان گوتم بدہ کو سمادہی ہوئی تھی ایک
مندر چند فصیلون کا بنا ہوا تھا اوسکی دیوارین سہ منزلی تھین اور اونمین نہایت خوبصورت
کام نقاشی کا بنایا گیا تھا گوتم بدہ کی مورتی سونے اور چاندی کی ڈھلی ہوئی وہان رکھی تھی
وہان سے ہیون ٹوسینگ راجگری مین ہوتا ہوا نلندا مین پہونچا وہان پر ایک بڑا ودیالہ

(یونیورسٹی) تہا کہ جسمین ہزارون آدمی بڑی لیاقت و فضیلت کے موجود تہے اُنکا سب لوگ ادب کرتے تہے اور اونکو رات دن فلاسفی کے پیچیدہ معاملات پر بحث سے فرصت نہین ملتی تہی - بوڑہے وجوان و لڑکے سب ان مباحثات مین مشغول رہتے تہے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اور اُن لوگون کی جو بحث مین پورے طور پر شریک نہین ہو سکتے تہے بیقدری ہوتی تہی اور وہ وہان سے شرم کے مارے بہاگ جاتے تہے اُس مدرسہ مین تمام ملکون سے لوگ تعلیم پانے یا نام پیدا کرنے اور اپنے شکوک رفع کرنیکے لئے آتے تہے یہانتک کہ لوگ نلندا کی مدرسہ کے نام سے ہی عزت پاتے تہے - پہر ہیون ٹوسینگ بہار اور بنگال کے شہرون اور زرخیز ملک کو دیکہتا ہوا آسام اور کامروپ دیش مین پہونچا وہان سے مغربی بنگال مین گیا اور پہر اوڑیسہ مین گیا اوڑیسہ اوس زمانہ مین بدہونکی بڑی جگہہ تہی - جگنا تہہ جی کا مندر اوسوقت تک وہان نہین بنا تہا اوس سے تہوڑے دور پرے چرتر نام کی ایک بندرگاہ تہی کہ جہان سے سوداگر دُور دراز ملکون کو جاتے تہے اندہر دیش کا رقبہ بارہ سو میل تہا اور اوس کا دار الخلافہ آٹہہ میل کے اندر رہتا - کونکن اور مہاراشٹ دیش کی زمین بہت زرخیز اور لوگ مالدار تہے - بروچ اور کچہہ مین دُور دراز کے ملکون سے مال آتا تہا کچہہ مین سیکڑون گہر ایک ایک کروڑ روپیہ کی حیثیت کے تہے دُور دراز کے شہرون کی پیداوار وہان پر جمع ہوتی تہی - مالوہ کی نسبت ہیون ٹوسینگ لکہتا ہے کہ ہندوستان مین دو جگہہ علم کے لئے مشہور ہین ایک مالوہ اور دوسرا مگدہ - اوسکی راے مین یہان کے لوگ قدرتی طور پر راستباز او صدق دل تہے وہ کہتا ہے کہ روپیہ کے معاملات مین دُہوکا اور فریب ان مین نہین ہے انصاف مین یہ ہمیشہ بردباری کو کام مین لاتے ہین بڑے عاقبت اندیش دنیا کی خواہشات سے مبرا ہین معاملات مین دُغا یا دہوکہ

نہین دیتے اور اپنے اقرار اور بات کے سچے ہین مردون کی پوشاک اوس زمانہ مین بہی دہوتی وچادر اور عورتون کی دہوتی اور اوڑہنی ہوتی تہی۔ سرون پر لوگ مکٹ اور گلے مین سونے اور ہیرون کے کنٹھے پہنتے تھے ریشم وسن کے کپڑے اور پشمینہ کا بہت رواج تہا پشمینہ کو "ہلای" ریشم کو "کاوشی" اور سن کو "کشون" کہتے تھے شمالی ہندوستان مین جہان سردی زیادہ ہوتی تہی لوگ بدن سے چپٹا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔ صفائی کیطرف بڑی توجہ تہی۔ سب نہاکر کہانا کہاتے تھے لکڑی اور مٹی کے برتن کہانیکے بعد پہینک دیتے تھے سونے۔ چاندی۔ لوہے۔ تانبے کے برتن کہانے کے بعد مانجے جاتے تھے اور کہانیکے بعد سب دانتون کو صاف کرتے اور ہاتہ منہ دہوتے تھے۔ شہرون کی فصیلین اور دروازے اینٹون اور پتھرون کے ہوتے تھے پُج لکڑی اور بانس کی بنتے تھے لوگون کے مکانون پر چہپر اور کہپریلین ڈالی جاتی تہین دیوارون کی لپائی گوبر سے ہوتی تہی۔ شہرون کی گلیان تنگ اور بازار میلے رہتے تھے دونون طرف دوکانین ہوتی تہین اور ہر دوکان پر نشان پیشہ کا لکہا جاتا تہا۔ قصاب۔ مچہلی مارنیوالے۔ بہنگی وغیرہ شہر کے باہر رہتے تھے۔ پانچ قسم کا علم رائج تہا شبد ودیا शब्द विद्या (صرف ونحو) شلپ ودیا शिल्प विद्या (علم صنعت) چکتسا ودیا चिकित्सा विद्या (علم حکمت) ہیتو ودیا हेतु विद्या (منطق) اور ادہیاتم ودیا अध्यात्म विद्या (فلاسفی) چار وید مانے جاتے تھے لوگ تیس برس کی عمر مین اپنی تعلیم ختم کرکے گورو دکشنا دیکر گہر آتے تھے چاول کی افراط تہی دودہ۔ دہی۔ مکہن۔ گڑہ۔ شکر۔ تیل ومختلف قسم کی مچہلی وگوشت اور مختلف قسم کی شرابین رائج تہین مگر بڑے آدمیون مین لوگ شراب کم پیتے تھے غریبون مین تو اسکا رواج ہی نہ تہا سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل کی کانین۔ موتی اور مختلف قسم کے ہیرے و

وجواہر ملک مین بافراط تھے۔ تجارت عام طور پر مال کے بدلے مال دینے کے ذریعہ سے
ہوتی تھی۔ سکّہ تجارت مین کم کام مین آتا تھا ملک مین بہت سے چھوٹے چھوٹے راجہ تھے
اون مین لڑائیان اکثر ہوتی تھین مگر جو شخص کہ فتحیاب ہوتا تھا وہ مغلوب کو تھوڑا سا خراج لیکر
چھوڑ دیتا تھا اور لڑائیون سے زیادہ تباہی اور بربادی رعایا کی نہین ہوتی تھی۔ اِس سے
ظاہر ہوگا کہ اوسوقت مین بہی باوجود گرنے کے ملک کتنی بہتر حالت مین تہا اگر علمی ترقی کی
طرف غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اوسکے بعد پہر ویسی ترقی نہین ہوئی۔ چرک चरक
اور ششرت सुश्रुत دو مشہور اور مستند حکمت کی کتابین جو چھٹی صدی عیسوی مین
لکھی گئین اون سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو سرجری Surgery یعنی جرّاحی
اور اینوٹومی Anatomy یعنی تشریح بدن میٹریا میڈیکا Materia Medica
یعنی خواص ادویات اور بوٹنی Botany یعنی علم نباتات مین کیسے کامل تھے
اون کو جراحی مین ایک سو ستائیس اوزار معلوم تھے اونہین کی میٹریا میڈیکا یونانیون نے
اور مسلمانون نے سیکھی اور خلیفہ المامون کے وقت مین سنسکرت طب کا ترجمہ عربی مین ہوا
ریاضی مین آریہ بہٹ आर्यभट نے جو سنہ ۴۷۶ عیسوی مین پاٹلی پتر مین ہوئے زمین
کا اپنے محور کے گرد گھومنا اسکا صحیح رقبہ اور سورج اور چاند گرہن کی اصلی وجہ دکھلائی
ہے وارا امیر वराहमीर پنچ سدہانت पंचसिद्धान्त اور برہت سنگتا बृहत्-संहिता
جو سنہ ۵۰۵ اور سنہ ۵۸۷ کے بیچ مین لکھی گئی اور برہم گپت ब्रह्मगुप्त کا برہم سپہوٹ
سدہانت ब्रह्मस्फुटसिद्धान्त جو سنہ ۶۲۸ مین لکھا گیا اون مین علم ہیئت وچاند و سورج
ستارون کی گردش پر بخوبی بحث کی گئی ہے بہاسکر آچاریہ भास्कराचार्य کا جو
سنہ ۱۱۱۴ عیسوی مین ہوا سدہانت شرومنی सिद्धान्त शिरोमणि الجبری یعنی جبر مقابلہ

حساب - علم مثلث Trigonometry مین اب تک مستند ہے اور اوسکے
مسائل سترہوین و اٹھارہوین صدی تک بھی یورپ مین حل نہین ہو سکے کالیداس
कालीदास کا نام لیتے ہی رگھوبنش اور شکنتلا وغیرہ یاد آجاتے ہین ایسا شاعر آج تک
نہین ہوا - بھاروی भारवी نے مشہور کابیہ काव्य کرات ارجونی किरात अर्जुनी
لکھا - امر سنگھ अमरसिंह کا امرکوش अमरकोश کہ جسکا چینی زبان مین ترجمہ
کیا گیا مشہور ہے اوس نے گیا مین بدہون کا وہ مشہور مندر جو اب تک موجود ہے بنایا تہا -
اسی زمانہ مین پنچ تنتر کہ جو بعد کو فارسی مین نوشیروان کے وقت مین انوار سہیلی کے نام سے
ترجمہ ہوا لکھا گیا - اوس وقت مین ہندو اور بُدہ مذہب دونون جاری تہے اور ایک کو
دوسرے سے کوئی مخالفت نہین تہی - راجہ شالی واہن نے جو پٹن کا راجہ تہا ۷۸ء عیسوی
مین شاکہا قایم کیا اور وہ اب تک رائج ہے -

شنکر آچاریہ جی مہاراج - پہر شنکر آچاریہ جی مہاراج ہوئے اونہون نے وہ خرابیان جو
ہندو مذہب مین پہیل گئی تہین دور کین اور ویدون کے سدہانت کو پہر قایم کیا -
انگریز مورخ انکو بکرماجیت کے بعد بتلاتے ہین مگر ہندوؤن کے خیال کے موافق وہ بکرماجیت
سے پہلے ہوئے ان کا جنم یدہشٹر سے ۲۶۳۱ برس بعد ہوا اور انہون نے ۲۶۶۳ یدہشٹری
مین وفات پائی اس حساب سے ہندو کہتے ہین کہ اونہون نے ۴۷۶ برس قبل مسیح کے جنم
لیا تہا - یہ بات مصنف کو ایک کاغذ سے جو شاردا پیٹہ دوارکا مین موجود ہے اور جو ماگھ
سودی پنچمی شاکہے ۱۸۴۸ مین لکھا گیا معلوم ہوئی - اس کاغذ مین شنکر مہاراج کی سوانح عمری
تاریخوار لکھی ہوئی ہے - مگر یورپ کے علما شنکر کی پیدایش ۷۸۸ء عیسوی مین اور ان کی
وفات سنہ ۸۲۰ء عیسوی مین قایم کرتے ہین - شنکر آچاریہ جی ملک مالابار مین موضع کلاری

مین پیدا ہوئے تھے اون کے والدین برہمن تھے اون کی پیدایش کیوقت کی مختلف روایتین مشہور ہین اور لوگ کہتے ہین کہ وہ شیوجی کا اوتار تھے اور برہما۔ وشنو۔ سرستی وغیرہ دیوتاؤن نے بہی اوسی وقت مین اونکے مخالف اوتار اسوجہہ سے لئے کہ ست کی بنا مضبوط قایم ہو بہرنہج اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ انہون نے شروع مین ہی بڑی ترقی کی انکی مان نے اونکا یگیوپویت یعنی جنیئو کیا سات برس کی عمر مین اپنے گانون کے گوروسے ودیا پڑہکر دو برس تک اپنی مان کے پاس رہے اور پہر نو برس کی عمر مین سنیاسی ہوکر گوبند آچاریہ کے کے پاس جو نربدا کے کنارہ پر آم کنٹھہ مین رہتے تھے آکر ودیا پڑہی وہان سے بدرک آشرم بद्रिकाश्रम کو گئے اور پندرہ برس کی عمر سے پہلے ہی سولہ بہاشیہ جو انکے نام سے مشہور ہین تیار کئے یعنی بارہ اوپنشدون پر تیرہوان گیتا چودہوان شاریک بہاشیہ शारीरक भाष्य پندرہوان وشنو سہسنام بہاشیہ विष्णु सहस्रनाम اور سولہوان سنت سجات گیتا بہاشیہ सनत सुजात गीताभाष्य مثل بودہ کے لوگ انکو بہی ناستک کہتے تھے لیکن جب اونہون نے بڑے زور سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایک ست سروپ برہم ہی دنیا کی پیدایش و قیام اور فنا کا باعث ہے اوسکو ہی جاننے اور اوسکی ہی عبادت کرنے پر تمام ویدون کا خاتمہ ہے اور انسانی زندگی کا مطلب حاصل ہوجاتا ہے تو پہر اون کو ناستک کیسے کہا جاسکتا ہے اونہون نے کرم कर्म اور اوپاسنا उपासना کو گیان کے تابع قرار دیا ہے وہ کہتے ہین کہ برہم کی دو حالتین ہین ایک با اسم و اوصاف دوسرے اسم صفت سے مبرا۔ دنیوی حالت کے لحاظ سے عابد و معبود کا رشتہ درست ہے اور ایک ہی پرماتما کی مختلف صورتون سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن حقیقت مین تو اسم و صفت سے مبرا برہم ہی ست ہے اونہون نے جتنے مختلف مت اور مذہب ہندوستان مین

تھے اون سب کے مقلدون کے ساتھہ بحث کرکے اپنا مذہب قایم کیا اور کُمارل بھٹ
कुमारलभट्ट اور پربھاکر प्रभाकर اور منڈن مصر मण्डनमिश्र وغیرہ کو مباحثہ
مین جیتا پھر بہت سے ہندوؤن کے مندر جنکو بدھون نے غارت کر دیا تھا از سر نو قایم
کرائے اور چار مٹھہ یعنی جوتی مٹھہ ज्योतिमठ بدری ناتھہ کے پاس اور گوبردھن مٹھہ गोवर्धनमठ
اوڑیسہ مین اور شرنگیری مٹھہ शृंगेरी جنوبی ہندوستان مین اور شاردا مٹھہ शारदामठ
دوارکا مین قایم کئے منجملہ اونکے صرف شرنگیری اور شاردا موجود ہین جوتی مٹھہ کی بابت معلوم
ہوا کہ دو سو برس سے نہین ہے مگر اوس نام کے گانون مین شنکر آچاریہ جی کے بنائے
ہوئے مندر ابتک موجود ہین پنڈوکیشر مین جو بدری ناتھہ سے گیارہ میل اسطرف ہے
شنکر آچاریہ جی کا بنایا ہوا مندر اب بھی قایم ہے اور بدری ناتھہ جی کی مورتی اونھون نے
نارد کنڈ سے نکالکر قایم کی تھی مین نے اوس مندر کو حال مین دیکھا عجیب جگھہ ہے چارونطرف
برف ہی برف ہے تھوڑی سی دور مین بدری ناتھہ پوری آباد ہے مندر (۸۰۰) برس کا بنا ہوا
ہے جاڑون مین تمام شہر اور مندر برف سے ڈہک جاتے ہین نیچے گنگا بڑے زور و شور کے
ساتھہ بہتی ہے اور ایشور کی قدرت کا عجب تماشہ ہے کہ دریا کے اوپر قدرتی پل برف کا
میلون تک بنجاتا ہے۔ اوپر سیکڑون فٹ موٹا برف کا پہاڑ ہو جاتا ہے نیچے گنگا زور
کرکے نکلتی ہے۔ جوتی مٹھہ مین جو نرسنگہ جی کی مورت ہے اوسکا ایک ہاتھہ رفتہ رفتہ چھوٹا
ہوتا جاتا ہے اور روایت ہے کہ جب بالکل گرجاویگا تو پھر راستہ بدری ناتھہ کا بند ہو جاویگا
بدری ناتھہ جی کی جاترا کی ہندوؤن مین ویسی ہی تعظیم ہے جیسی کہ جگناتھہ جی کی بلکہ لوگ اسکو
سب سے بڑی جاترا مانتے ہین کیونکہ یہ زمین رشیون کی تھی جدہر جاؤ ایک عجب سنسان نظر
آتا ہے آسمان سے باتین کرتے ہوئے ہمالیہ کی برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ گنگا جی کا زور شور

کہین میلون خوشبودار درختون کے جنگل کہین درخت کا نام ونشان بہی نہین کہین راستہ تین چار فٹ چوڑا کہ جس پر چلنے مین جان کا ہر وقت خوف رہتا ہے یہ ہی اس سرزمین کی کیفیت ہے جو لوگ کہ یہان پر دنیا سے بچکر تپ کرنے کو آتے تہے اُن کو اس سے بہتر کوئی جگہہ نہین مل سکتی تہی یہان پر ہی نارد - ویاس - سری کرشن وغیرہ نے آکر تپ کیا - نرنارائن کا آشرم یہان پر ہی تہا اور دو پہاڑ نرنارائن کے نام سے ابتک مشہور ہین - اور گو بدری ناتہہ مین شنکر مٹہہ موجود نہین ہے مگر شنکر کا نام ہر کہہ ومہہ کی زبان پر ہے اور رہیگا - اڑلیسہ مین برائے نام شنکر مٹہہ موجود ہے لیکن اوسکا وہ زور جو شرنگیری مٹہہ کا ہے نہین ہے شنکر آچاریہ جی نے یہ سب کام ۳۲ برس کی عمر تک کیا اور پہر مان سرودر مین جاکر شریر یعنے جسم کو چہوڑ دیا - اونکی بہاشیون اور کلام کا نیک اثر ابتک ہندوستان مین قایم ہے اور رہیگا اُن سا فلاسفر اب تک نہین ہوا اور یورپ کے بعض عقلاء کہتے ہین کہ پلٹو یعنی افلاطون اور کینٹ وغیرہ بہی اون عالی خیالات کو جو اُنہون نے ظاہر کئے نہین پہونچ سکے -

ہندوؤن کی حالت ہندو راجاؤن کے اخیر وقت مین

شنکر اور بکرم کے بعد ہندوؤن مین گو خود مختاری تہوڑی بہت رہی مگر کوئی ترقی علمی نہین ہوئی - تاہم دسوین صدی تک ہندوستان مین بڑی بڑی عمارتین بنتی رہین اور متہرا اور قنوج ودیگر مقامات پر وہ بڑے بڑے مندر اور محل کہ جنکے کہنڈرات کو دیکہکر ہم آج تک متحیر ہوتے ہین تعمیر ہوئے - اسی زمانہ مین بڑے بڑے تیرتہہ جاترا اور روپیہ کا دان پُن مندرون کے لئے قایم ہوا اور مذہب صرف اسی کا نام رہگیا کہ جہان تک ہوسکے ہر چیز برہمنون کو دو اسی وجہہ سے برہمن ہی جو پہلے اپنے تپ اور گیان سے اور لوگون کے رہنما تہے گرفتار طمع ہوکر اپنی اصلی حالت سے گرگئے اور جیسے کہ اور سب لوگون نے اپنی عقل وتمیز مذہبی اور سوشل آبادی کو برہمنون کے ہاتہہ مین چہوڑ کر

اپنے تئین گرا لیا تو پہر برہمن بہی عقل و تمیز سے خالی اور خیالات فاسد مین مبتلا ہو کر باعث زوال ملک ہوئے - تفرقات باہمی اور جہالت کے سوای اور کوئی باعث اس ملک کے دوسری قومون کے ہاتہہ مین جانیکا نہین ہوا - ناٹکون سے پایا جاتا ہی کہ سنہ ۹۰۰ع تک عورتین پڑہنی لکہتی تہین راگ اور باجا اور نقاشی اور مصوری سیکہتی تہین - شہرون مین بڑی رونق تہی اوجین مین تمام ہندوستان کی عقل و فضیلت و خوبصورتی و دولت سنہ ۱۲۰۰ع تک موجود تہی ساہوکار اور سوداگر مہاجن چوراہا مین رہتے تہے ریشم و جواہرات و قیمتی اسباب انکی دوکانون مین موجود تہا - بیوپار بہت ہوتا تہا اور روپیہ کی اسقدر افراط تہی کہ لوگ راجاؤن اور بادشاہون تک کو قرض دیتے تہے جوہریون کی دوکانون مین موتی - ہیرے - یاقوت لعل - مونگے بکثرت ملتے تہے - گندہی زعفران و مشک بیچتے تہے صندل اور اور چیزون کا عطر نکالتے تہے وہان کے ساخت کی چیزین بغداد اور یورپ مین جاتی تہین اور یورپ کے بادشاہ اون پر تعجب کرتے تہے چنانچہ ہندوستان کے ریشمی کپڑے اور کمخواب یورپ کے بادشاہ شارلی مین کے دربار مین گئین - خلیفہ ہارون رشید کے یہان بہی یہان کی چیزون کی ہمیشہ بڑی قدر تہی - بازارون اور گلیون مین چہوٹی بڑی دوکانین کپڑے اور مٹہائی وغیرہ کی تہین اور لوگ دن بہر خوشی خوشی زندہ دلی کے ساتہہ پہرتے تہے - کالیداس اور بہاروی وغیرہ شاعرون کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت مین بہی قماربازی و شرابخواری تہی مگر کثرت نہین تہی - بڑے آدمیون کے مکان کا صدر دروازہ بہت اونچا ہوتا تہا اور اوس پر رنگ برنگ کی نقش کاری کیجاتی تہی دروازہ پر پہول اور ہار لٹکائے جاتے تہے اور دہلیز صاف ہو کر چہڑکی جاتی تہی - پہلے صحن مکانات کے کواڑ بازار کی طرف سے کہولتے تہے دوسرے صحن مین گاڑہی گہوڑے بیل ہاتہی رہتے تہے - ہاتہیون کو گہی اور چاول

کہانے کو ملتا تہا تیسرے صحن مین مالک مکان کی مردانی نشست ہوتی تہی کہ جہان وہ
لوگون سے ملتا تہا۔ چوتہے صحن مین ناچ گانا ہوتا تہا۔ پانچوین مین کہانا پکایا جاتا تہا۔
چہٹے مین کاریگر رہتے تہے۔ ساتوین مین جانور پالے جاتے تہے اور آٹھوین مین مالک
مکان کا زنانہ ہوتا تہا۔ مکان کے پیچہے باغ ہوتا تہا۔ شہر کے باہر امیرون کے باغ اور
مکانات ہوتے تہے لوگ بیلون کی جہولیون مین سوار ہوتے تہے بڑے آدمیونکے رتہون
مین گہوڑے جوتے جاتے تہے غلامون کی خرید فروخت برابر جاری تہی۔ مرچہہ کٹک ناٹک
سے جسکو شودرک راجہ نے چہٹی صدی عیسوی مین لکہا پایا جاتا ہے کہ برہما۔ وشنو شیو دیوتا
مانے جاتے تہے بدہون کو حقارت سے دیکہا جاتا تہا۔ منوسمرتی کے مطابق انصاف ہوتا
تہا۔ عدالتون مین راجہ کے خوف سے انصاف مین قصور ہوتا تہا چنانچہ ایک برہمن ایک کسبی
مسماۃ بسنت سینا پر عاشق تہا اوسی پر راجہ کا سالا بہی عاشق تہا اوس نے اوس عورت
کو باغ مین پہانسی دلوا چارو دت پر قتل کا الزام لگایا جس وقت کہ مقدمہ عدالت مین آیا
تو حاکم عدالت اوس روز اوس مقدمہ کو فیصل کرنا نہین چاہتا تہا مگر مدعی نے یہ کہا کہ مین راجہ
کا سالا ہون اگر تم مقدمہ نہ کروگے تو اپنی نوکری کہو بیٹہو گے۔ بیچارہ حاکم نے ڈرکر
اوسی روز مقدمہ لے لیا اور چارودت کو طلب کیا عدالت مین مدعی راجہ سے تعلق
کے زعم پر حاکم اور گواہون کو خوب دہمکاتا رہا۔ جب چارودت آیا تو وہ عدالت کو
دیکہکر کہتا ہے کہ "یہان پر بہت لوگ فکر کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اس دریا کی
موجین آپسمین لڑنے والے وکیل ہین اور مختار وہ خونخوار جانور ہین جو موت کے قاصد
بنکر لوگون کا خون پیتے ہین عدالت کے سپاہی وہ کوڑیالے ہین جو جہال سے لیکر ادہر
اودہر گرتی ہین مخبر وہ بگلے ہین جو اپنے شکار پر تاک لگائے بیٹہے ہین ندی کا کنارہ جسکو

انصاف کہنا چاہیئے نہایت پھسلنے کی جگہہ ہے اور چارو نطرف اس ندی مین انصاف کے دشمن خونخوار ظالم ہی نظر آتے ہین"۔ چارو دت کو حاکم عدالت ملزم نہین سمجھتا تھا مگر مدعی اوسکو دہمکاتا تھا۔ پہر کوتوال شہر کہ جو مدعی کے تابع تھا ایک زیور جو عورت مقتولہ کا بیان کیا گیا عدالت مین لایا اوس زیور کو عورت کی مان سے شناخت کرد یا گیا مگر اوس نے شناخت نہین کیا تاہم مدعی سرشتہ دار سے جو اوسکے تابع تھا کہتا ہے کہ "لکھو یہ اوسی کا زیور ہے اور سرشتہ دار نے ویساہی لکھہ لیا پہر چارو دت سے زبردستی اقبال کرایا گیا اور اوسکو سزاے موت کا حکم دیا۔ چارو دت کو مقتل میں لے گئے ہین کہ اس عرصہ مین بسنت سینا جو مری نہین تھی آموجود ہوئی۔ اس پر لوگون نے مدعی کو مارنا چاہا مگر چارو دت نے اوسکو معاف کردیا اوس وقت مین حاکم عدالت برہمن اور سرشتہ دار کایستھہ کہ جنکو شریشٹ کالیستھہ کہتے تھے ہوتے تھے عدالت کی زبان پراکرت تھی اور عام کارروائی اوسی زبان مین کی جاتی تھی۔ المسعودی ایک مورخ جو ۹۵۶ عیسوی مین فوت ہوا کہتا ہے کہ ہندو شراب سے پرہیز کرتے ہین اس وجہ سے کہ اوس سے عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور ذہن کند ہوجاتا ہے اگر کوئی راجہ شراب پیتا ہے تو وہ گدی سے اوتار دیا جاتا ہے گیارہوین صدی مین ایک اور مسلمان مورخ الادریسی ہندوؤن کی نسبت لکھتا ہے کہ "ہندو اپنی جبلت سے انصاف کی طرف مائل ہین اور کبھی اپنے افعال مین انصاف سے درگذر نہین کرتے اونکی عادات نیک نیتی۔ دیانتداری ایفاء عہد کے لئے مشہور و معروف ہین اور اونہون نے ان اوصاف مین ایسی شہرت حاصل کی ہے کہ لوگ ہر چہار طرف سے اون کے ملک مین جمع ہوتے ہین اور اسی لئے اونکا ملک رونق پر ہے اور اونکی حالت مرفع الحال ہے"۔ ایک دوسرا مسلمان مورخ البیرونی جو محمود غزنوی کے ساتھہ ہندوستان مین آیا وہ کہتا ہے۔

ہندو گو بت پرست کہے جاتے ہین مگر بت پرستی عوام الناس مین ہے عقلا مین نہین ہے
وہ تو ایک خدا کو جسکی ابتدا اور انتہا نہین ہے جو اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا ہی جو قادر مطلق
ہے جو دانای کل ہے جو سارےمین موجود ہے زندگی بخشتا ہے حکومت کرتا ہے اور سب کی
حفاظت کرتا ہے جو اپنی بادشاہی مین نرالا ہے جسکی مشابہت کسی چیز سے نہین ہو سکتی مانتے
ہین اُسی زمانہ مین بنارس۔ پشکر۔ تہانیشر۔ سومناتہ۔ اور ہردوار وغیرہ مشہور تیرتہ تہے اُن
کے کنارون پر بڑے بڑے تالاب کہ جنکو دیکہکر حیرت ہوتی تہی بنے ہوئے تہے سورج کی
مورتی ملتان مین وشنوجی کی تہانیشر مین شیولنگ سومناتہ مین پوجی جاتے تہے۔ ہولی بیساکہی
نرجلا ایکادشی۔ جنم اشٹمی۔ نوراترون کی اشٹمی ونومی۔ دیوالی۔ اور شیوراتری بڑے تیوہار تہے
چہتریون ویشیون اور شودرون مین بہت کم تمیز رہ گئی تہی اور انمین سے کسی کو بہی وید
پڑہنے اور منتر بولنے کی اجازت نہین تہی۔ ہر شخص اپنی آمدنی کے تین حصہ کرتا تہا ایک حصہ
بعد ادائیگی محاصل سرکاری کے جمع رکہتا تہا ایک حصہ تجارت مین لگاتا تہا اور باقی ایک ثلث
مین سے ½ حصہ خیرات مین خرچ کرتا تہا باقی اپنے کام مین لگاتا تہا۔ شادی مین صغیرسنی کا رواج
شروع ہو گیا تہا۔ بیوگان کی دوبارہ شادی نہین ہوتی تہی رسم ستی جاری تہی لوگ علیحدہ علیحدہ
کہانا کہاتے تہے۔ دہوتی اور چادر اور میرزئی پہننے کا رواج تہا لوگ گہوڑون پر بلازین کسے
سوار ہوتے تہے داہنی طرف کمر کے کٹار باندہتے تہے۔ قنوج کہ جو پہلے بڑا شہر تہا برباد ہو گیا
تہا۔ پریاگ۔ متہرا۔ بنارس۔ اوجین۔ دہار۔ تہانیشر۔ جالندہر۔ میرٹہہ وغیرہ مشہور تہے
مقدمات بہی ہوتے تہے عرضی دعوی اور استغاثہ تحریری داخل کئے جاتے تہے مگر زبانی
عرضیان بہی لیجاتی تہین سزا دینے مین نہایت رحم کیا جاتا تہا۔ برہمن مجرمون کے ساتہہ بہت
نرمی کیجاتی تہی مثلاً اگر کوئی برہمن دوسری ذات کے آدمی کو مار ڈالتا تہا تو اوسکو کچہہ برت ادا

خیرات اور پوجا کرنے کی سزا دیجاتی تھی - قتل برہمن - گای کا مارنا - شراب پینا - زنا کاری
بڑے جرم سمجھے جاتے تھے - ہندوؤنکو مسئلہ کشش ثقل یعنی گرویٹیشن Gravitation
جو نیوٹن نے دریافت کیا معلوم تھا وہ زمین کو اپنے محور پر گھومنے سے رات دن مانتے
تھے علم ریاضی مین سب قومون پر فایق تھے اوس زمانہ مین اور قومین ایک ہزار سے زیادہ
نہین گن سکتی تھین صرف ہندو ہی گن سکتے تھے اون کے نقصون کو بھی البیرونی نے ظاہر
کیا ہے وہ کہتا ہے کہ انکے یہان علم ادب اور سائینس مین کچھہ نہ کچھہ ایسی باتین ضرور ملی
ہوتی ہین کہ جنکا علیحدہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے چالاک آدمی منتر - جنتر - جوتش - رساین -
وغیرہ سے عوام کو ٹہگتے ہین ہندو تمام دنیا سے علیحدہ اور اور قومون کی حالت سے بالکل
ناواقف اور اور ملکون کے لوگون کے ساتہہ بالکل ہمدردی نہ رکہنے والے ہین وہ دوسرے
کو کوئی چیز جو اونکو آتی ہے نہین بتلاتے یہانتک کہ ایک ذات کے لوگ اپنا علم اپنی ذات
سے باہر نہین جانے دیتے - ہندوؤن کے نزدیک سوای اونکے ملک کے دنیا مین دوسرا
ملک نہین ہے سوای اونکی قوم کے اور کوئی قوم نہین سوای اونکی کتابون کے جو علم موجود
ہے دوسرا علم نہین اگر یہہ ہی لوگ اور ملکون مین جاوین اور اور قومون کے ساتہہ ملین تو وہ
ایسے کوتاہ اندیش نہ رہین گے ان کے بزرگ ایسے کوتاہ اندیش نہین تھے"

ہندوؤن کا زوال اور اوس کے سبب -

ہندوؤن کا زوال اوس وقت ہوا کہ جب سچے عاقل انکے یہان
سے مفقود ہو گئے تھے خیالات فاسدہ و تاریکی ہر طرف چہانی
شروع ہو گئی تھی - برہمن یہہ کہنے لگے تھے کہ جو برہمن نہین ہے وہ شودر ہے اور سوای
برہمنون کے اور کسی کو شاستر پڑہنے یا یگیہ پویت یعنی جنیو پہننے کا ادھکار نہین ہے مسیح
کے سو برس اور کچھہ عرصہ بعد تک ہندوستان کے جہاز خلیج فارس سے عرب کے کنارہ

اور بحر اسود تک جاتے تھے - یونان اور عرب کے لوگ اس ملک مین جہازون مین آتے تھے اور سمندر کے کنارے کنارے خلیج کیمبے اور بروچ مین کشتیان چلتی تہین اور راس کماری اور خلیج بنگال سے سماترا کے جزیرہ تک جہاز جاتے تھے کارومنڈل کے شمالی کنارے کے لوگ جزیرہ جاوہ کے ساتھہ بڑی تجارت رکھتے تھے اور وہان پر ہندوون نے اپنی تجارت کا یہ نشان چہوڑا کہ اون کا قایم کیا ہوا سمت جو مسیح سے ۷۵ برس پہلے کا تھا اب تک رائج ہے اور جاوہ کی مذہبی کتابین ایک ویسی زبان مین جو سنسکرت سے نکلی ہے لکہی گئی ہین - وہان پر ہندوون کی گورنمنٹ چودہوین صدی عیسوی تک جاری رہی - چوتہی صدی مین جاوہ کے ملاح ہندو مذہب کے مقلد تھے جزیرہ بالی مین اب تک ہندو آباد ہین - مگر جب برہمنون نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سمندری سفر سے آدمی ناپاک ہوجاتا ہے اور کلجگ مین سمندری سفر منع ہے تو ہندوونکی تجارت لازمی طور پر رفتہ رفتہ کم اور پہر بالکل جاتی رہی - یہانتک کہ مارکو پولو .Marco Polo جو ۱۲۹۰ء مین اور واسکوڈیگاما .Vascodegama جو ۱۴۹۸ء مین یورپ سے آئے انہون نے ہندوستان کی کل تجارت مور یعنے عرب کے لوگون کے ہاتھہ مین دیکہی - پہلے یہان سے روئی کا کپڑا - ململ - چہینٹ - ریشمی کپڑا - تیل - رنگ - مصالحہ - شکر - ہیرے - موتی - لوہا - ادویات وغیرہ غیر ملکون کو جاتے تھے مگر زمانہ کے انقلاب سے کپڑا - لوہا - ریشم - موتی اور ادویات غیر ملکون سے یہان پر آنے لگے ہین اور بجائے یہان کے لوگون کے جہاز ہونیکے کل تجارت سمندری غیر قومون کے پاس چلی گئی - یہ اتفاق باہمی کے نہ رہنے اور نفاق کے بڑہنے کا نتیجہ ہے کہ ایک کے بعد دوسری غیر قوم نے ہندوون کو آدبایا - تاہم آفرین ہے اون ہی رشیون کے پرتاپ کو کہ جسکی بدولت گرتے ہوئے بہی یہ لوگ اپنی بہادری

اور لیاقت اور قومون کے مقابلہ مین برابر دکھلاتے رہے اور جنہون نے اون کو دیکھا یا اونہین برتا وہ اونکی تعریف ہی کرتے رہے - اگر ہندو اپنے بزرگون کے مانند دور اندیش ہوتے اور ہندوستان کو ہی اپنی دنیا نہ خیال کرتے اور اپنے مذہب اور سوسائٹی کو فرو عات سے وقتاً فوقتاً پاک کرتے رہتے تو اونکی وہ تباہی جو بعد کو ہوئی غالباً نہ ہوتی مگر گہٹتے گہٹتے بہی اِن لوگون نے اپنی تہذیب کا نشان ہر قوم پر جس سے اُن کا سابقہ پڑا کم و بیش برابر چہوڑا اور بہت سی قومون سے بجائے لینے کے زیادہ دیا - اب ہندوؤن کے راج پر پردہ گرتا ہے اور مسلمانون کی حکومت کا پردہ اوٹہتا ہے اوس زمانہ مین جو تماشہ یہان کے لوگون کو نظر آیا اور جو کیفیت ملک کی ہوئی وہ اسگلے بابون مین دکہائی جاویگی —
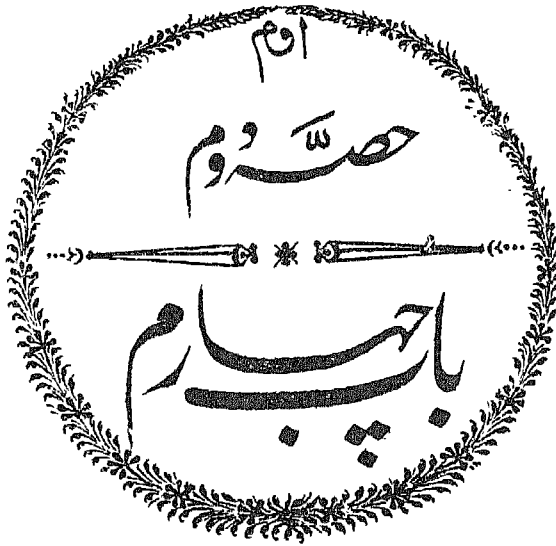
حصہ دوم

باب چہارم

ہندوستان مسلمانون کی شروع زمانہ مین

سنہ ۱۰۰۰ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک

مسلمانون کی شروع عملداری۔

ابتک ہندوستان کی حالت جو بیان ہوئی وہ ہندوؤن کی عملداری مین دکھلائی گئی اور یہ ظاہر کرنیکی کوشش کی گئی کہ اوسکے وقت مین ملک مین کیا کیا تبدیلیان ہوئین۔ اب مختصر طور پر یہ دکھلایا جاویگا کہ مسلمانون کیوقت مین اس ملک کی کیا حالت ہوئی۔ جسوقت کہ اول مسلمان یہان پر آئے اوسوقت راجپوتونکی عملداری تھی اونکو آسانی سے آنا نہین ملا۔ بند ہیاچل پہاڑ کے شمال مین تین بڑی ریاستین تھین۔ ایک شمال و مغرب مین دریای سندہ کے میدان کے چار ونطرف اور دریای جمن کے اوپر کے حصہ مین۔ یہ پورانے زمانہ کا مدہ دیش تہا اور اوسکی راجدہانی قنوج تھی۔ دوسری دریای گنگ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ سے نیچے کی طرف بودہ مذہب کے راجاؤن کی جنکا

لقب پال تہا ریاست تہی - تیسری گوبند ہیاچل کے شرقی و متوسط حصہ مین جنگلی لوگ تہے
مگر مغربی حصہ مین ریاست مالوہ تہی اور اُنکے جنوب مین تین بڑی ریاستین چیرا - چولہ - اور
پاندہیا - تہین - ان سب ریاستون مین غیر ملک کے حملہ آورون کا مقابلہ کرنے کا زور باقی
تہا اور انکی تعداد اتنی کثیر تہی کہ اونکا فتح کرنا بہت مشکل تہا اور اگر ایک فتح ہوجاتی تہی تو اور
بہت سی موجود تہین پس سلطنت اسلام کو اکبر سے پہلے کل ہندوستان مین کبہی فروغ نہین ہوا
ہندوؤن کی حکومت ملک کے بہت بڑے حصہ پر برابر جاری رہی اور مسلمانون کے فروغ
مین بہی ہندو راجہ اونکو خراج دیتے تہے اور دربار شاہی مین ایلچی بہیجتے تہے لیکن یہ فروغ بہی
تہوڑے عرصہ یعنی ۱۵۷۶ء سے ۱۷۰۷ء تک رہا اسکے بعد ہی ہندوؤن نے پہر ملک
مین اپنا تسلط قایم کرنا شروع کیا اور جنوب سے مرہٹے - راجپوتانہ سے راجپوت اور شمال مشرق
سے سکہہ مسلمانون پر غالب آئے اور جسوقت کہ انگریزون نے اس ملک پر تسلط کیا وہ عنقریب
مغلون سے ہندوؤن کے ہاتہہ مین جانے والا تہا اسلئے جو سلسلہ کہ ترقی و تنزلی کا پچہلے بابون
مین بیان کیا گیا ہے وہ ہی اب بہی قایم رہیگا -
ہندوستان مین پہلے زمانہ کے مقابلہ مین تو ہر بات مین کمی ہوگئی تہی مگر پہر بہی ملک دولت
اور شجاعت مین بالکل گرا ہوا نہین تہا - مثلاً جس وقت کہ ۱۰۰۸ء مین محمود غزنوی نے
چہٹی دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا تو مالدار ون کی عورتون نے اپنے زیور پگہلا کر اور غریبون
کی عورتون نے سوت کات کر لڑائی مین روپیہ دیا جس وقت کہ وہ پشاور کے قریب پڑا ہوا
تہا تو بتیس ہزار گہکر لوگون نے اوس کا مقابلہ ننگے سر ننگے پاؤن کیا تہا تہانیشر - نگر کوٹ -
سومنات کی لڑائی مین اوسکو آسانی سے کامیابی نہین ہوئی اور اوسکے سترہ ۱۷ حملون کا صرف
یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ایک سندر یا شہر کو لوٹ کر چلا گیا ہندوستان پر اوسکے آنے کا زیادہ اثر

نہین ہوا اسکے بعد جب محمد غوری نے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ کیا تو پہلے اُسکو تہانیشر کے مقام پر ہندوؤن کی طرف سے شکست ہوئی لیکن چونکہ دہلی اور قنوج کے خاندانون مین نفاق تہا اور پرتہی راج اور جےچند دونون ایک دوسرے کے دشمن تہے اوسکو کامیابی ہوئی۔ قنوج کے راجہ نے ایک اشومیدہ یگ کیا اور اوسمین پرتہی راج کو بلایا اور اوسکو دربان کی خدمت سپرد کی گئی۔ مگر وہ اس بات کو گوارا نکرسکا۔ اوسی وقت مین راجہ قنوج کی لڑکی کا سوئمبر स्वयम्बर ہوا اور قنوج کے راجہ نے پرتہی راج کی مورتی بناکر دروازہ پر کہڑی کردی راج کنیان نے اوس بدصورت مورتی کے گلے مین جے مالا ڈالدی اور پرتہی راج فوراً اوسکو وہان سے اپنے گہوڑے پر سوار کراکر لے آیا۔ اس پر قنوج والون نے مسلمانون کی مدد لیکر دہلی پر حملہ کرایا اور دونون راجون کی تباہی ہوئی۔ محمد غوری نے پرتہی راج کو شکست دی اور اوسکی رانی بہادری کے ساتہ چتا مین جل مری۔ پہر جب اُس نے قنوج پر حملہ کیا تو وہان کے راٹہور چہتریون نے ملک چہوڑکر دریای سندہ کے مشرقی کنارہ پر راجپوتانہ کی ریاستین قایم کین۔ پرتہی راج رایسہ سے کہ جو چاند کوی चांद कवि کی ہندی مین سب سے پہلی کتاب ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانون کو پہلے شکست ہوئی لیکن آپس کے تنازعہ کی وجہ سے ہندو تباہ ہوئے۔ محمد غوری بنارس و گوالیار سے آگے نہین بڑہا۔ اور اوس نے سندہ کے دوآب سے گنگا کے دوآب تک اپنی حکومت قایم کی غلامون اور خلجیون کے وقت مین بہی یہہ ہی حال رہا اور علاءالدین خلجی کے حملہ مین جو چتوڑ پر ۱۳۰۳ء مین ہوا ہندوؤن نے بڑی بہادری دکہلائی۔ کہتے ہین کہ راجہ بہیم سی نے ہمیر سنگہ لنکا کی راجہ کی بیٹی پدمنی سے کہ جو اپنی خوبصورتی اور لیاقت مین ضرب المثل تہی شادی کی علاءالدین خلجی کی خواہش تہی کہ پدمنی کو حاصل کرے مگر جب وہ کامیاب نہوا تو اوس نے صرف ایک نظر دیکہنے

پر اکتفا کیا اور اس بات پر راضی ہوا کہ شیشہ مین اوسکا عکس دیکھ لے۔ چنانچہ وہ چتوڑ مین
تہوڑے سے ہمراہیون کے ساتھہ داخل ہوا اور پدمنی کو دیکھکر واپس آیا مگر اوسکے ساتھہ راجہ
بہی اوسکا اعتبار کر کے قلعہ کے باہر چلا آیا اور وہان پر علاءالدین نے اوسکو پکڑ کر قید کر لیا اور
اوسکی رہائی کے لئے پدمنی کے ملنے کی شرط کی چنانچہ بڑے مباحثہ کے بعد پدمنی نے اپنی
رضامندی علاءالدین کے یہان جانے کی ظاہر کی مگر لنکا کے دو سردار یعنی اپنے چچا گوری اور
اوسکے بہتیجہ بادل کے ساتھہ مشورہ کر کے ایسا انتظام کیا کہ جس سے نہ اوسکے ننگ و ناموس
مین فرق آوے اور نہ راجہ کی جان جاوے علاءالدین کو چتوڑ والون نے کہلا بہیجا کہ جسوقت
وہ چتوڑ کی کہائی سے ہٹ جاویگا تو اوسی وقت پدمنی اوسکے پاس بہیجدیجاویگی مگر اوس کے
ساتہہ اوسکے رتبہ کے مطابق لونڈیان اور سہیلیان اور اور عورتین جو اوس سے آخری ملاقات
کرنا چاہتی ہین جاوینگی چنانچہ سات سو ڈولیان بادشاہ کے لشکر مین گئین۔ اُن مین سے
ہر ایک مین ایک ایک راجپوت بہادر سوار تہا اور چہہ چہہ مسلح راجپوت بطور ڈولی بردار اُس
کے ساتہہ تہے جب وہ لشکر مین پہونچی اور ڈولیان رکہدی گئین تو پدمنی اور اُسکے شوہر
کی آخری ملاقات کے لئے صرف آدہ گھنٹہ دیا گیا۔ اس عرصہ مین کچہہ راجپوت ڈولیان لیکر
واپس آئے مگر راجہ کو بہی وہان سے اوڑا لائے۔ باقی کچہہ ڈولیان پدمنی کے ساتہہ دہلی جانے
کو وہان ٹہہ گئین۔ علاءالدین کو اتنی دیر کی ملاقات پر شبہ ہوا کہ اتنے ہی مین وہ سب
راجپوت ڈولیون سے نکلکر لڑنے اور اپنی جان دینے کو مستعد ہو گئے۔ علاءالدین نے
اونکا تعقب کیا مگر وہ ایک ایک کٹ کر مر گئے راجہ بہیم سی صحیح و سالم قلعہ مین پہونچگیا مگر وہ
تمام بہادر کہ جنہون نے اپنے راجہ اور رانی کی عزت اور جان بچانے کا بیڑا اوٹہایا تہا سب کٹ
مرے اور علاءالدین کو وہان سے ہٹنا پڑا۔ یہ چتوڑ کا حملہ ایسا مشہور ہے کہ اوسکی لوٹ کے

پاپ سے اب تک قسم دلائی جاتی ہے۔ کہتے ہین کہ ساڑہی تین دفعہ چتوڑ لوٹا۔ اسواسطے
ساڑہے تین کی قسم دلائی جاتی ہے۔ پدمنی کا قصہ ملک محمد جائیسی نے ہندی مین پدماوت
کے نام سے لکھا اور اوسکا ناٹک ابتک کھیلا جاتا ہے۔ علاءالدین نے جب دوسری
مرتبہ چتوڑ پر حملہ کیا اوس وقت راناکے بارہ بیٹون مین یہ بحث ہوئی کہ پہلے کون مرے راجہ
نے یہ انتظام کیا تہا کہ ہرایک بیٹا تین تین دن تک راج کرکے چوتہے دن میدان جنگ مین
جاوے۔ چنانچہ گیارہ لڑکے اسی طرح سے مرگئے صرف راجہ اور ایک لڑکا باقی رہگیا اس پر
راجہ نے یہ کہا کہ اب مین چتوڑ کے لئے جان دیتا ہون چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا مگر اس سے
پہلے محل کے تہ خانہ مین ہزارون عورتین معہ پدمنی کے بجاے اس کے کہ غیر قوم کی طرف سے
بے عزت ہون چتا مین جلکر خاک ہوگئین۔ رانا کے مرنے پر علاءالدین شہر مین داخل ہوا مگر
وہان بجز چتا کے دہوئین کے اور کچھ نظر نہین آیا۔ کہتے ہین کہ اوس مقام حیرت انگیز کو آج
تک کسی نے نہین دیکھا اور کسی کی نظر اوس جگہہ پر اب تک نہین پڑتی۔

محمد غوری کے حملون کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ سندہ سے گنگا تک ہندوستان اوسکے سپہ سالارون
کے ہاتہہ مین آگیا اور اوہون نے اپنی اپنی حکومت قایم کی۔ غلامون کے وقت سے مسلمان
[illegible]دوستان مین رہنے لگے۔ خلجیون کیوقت مین جنوبی ہندوستان مین مسلمانون کا
[illegible]ہوا۔ تغلقون کیوقت مین اول مرتبہ مسلمانون نے ہندوستان مین مالگذاری کا
طریقہ قایم کیا۔ محمد تغلق نے تانبے کا سکہ چاندی کے سکہ کی قیمت پر اوسی طرح سے جیسکہ قبلہ خان
نے چین مین اور کےخاتون نے فارس مین جاری کئے تہے جاری کیا مگر غیر ملک کے سوداگرون
نے اوس سکہ کو لینے سے انکار کیا تمام بیوپار بند ہوگیا اور بادشاہ کو اپنا محصول خود اپنے سکہ
کے ذریعہ سے لینا پڑا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین گنگا جمنا کے بیچ کے ملک کا محصول العقد

جگہہ دس گنا بعض جگہہ بیس گنا بڑہا یا گیا- کاشتکار بہاگ گئے اور تمام ملک مین چوری ہونے لگی اور گانون کے گانون ویران ہوگئے- محمد تغلق نے آدمیون کا شکار کیا اور بیچارے کاشتکارون کو ایک اکہاڑہ مین بند کرکے مثل حیوانون کے قتل کیا اسکے بعد قنوج مین قتل عام ہوا اور تمام ملک مین قحط پڑگیا اوسکے بیٹے فیروز شاہ نے جو ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک ہوا علاوہ بہت پُلون و تالابون و سرایون و مسجدون و مدرسون کے ایک بڑی نہر جمنا سے کاٹی- اسی نہر کو اب انگریزون نے مرمت کرکے جاری کیا ہے پہر ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۰ء تک سیّدون کی اور ۱۴۵۰ء سے ۱۵۲۶ء تک لودہیون کی عملداری رہی مگر یہہ عملداری صرف دہلی کے چندمیل ادہرادہر رہی تہی اور باقی ملک مین ہندو راجہ اور مسلمان نواب خود مختار تہے-

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ-

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ یہہ تہا کہ گو بادشاہ بموجب شرع کے منتخب ہونا چاہیئے تہا مگر دراصل اوسکا منصب موروثی اور اوسکے اختیارات غیر محدود تہے اوس پر شرع کی پابندی لازم تہی مگر کوئی جماعت علماء یا دیگر اشخاص کی ایسی نہین تہی کہ جسکا وہ پابند ہو- دیہات کے لوگ اوسکی سختی بذریعہ مقابلہ کے روک سکتے تہے اور اخیر علاج رعایا کا بغاوت تہا- وزیر کے اختیارات بادشاہ کی لیاقت اور ہوشیاری پر موقوف تہے اگر بادشاہ غافل ہوتا تہا تو وزیر کی اختیارات کی کوئی حد نہ تہی- ہر وزیر اپنے صیغہ کا مالک ہوتا تہا بادشاہ کے پاس ہر شخص پہونچ سکتا تہا اور وہ روز رعایا کی عرضیان سنتا تہا اور اون پر دربار عام مین حکم صادر کرتا تہا- بادشاہ کے ماتحت صوبون کے حاکم ہوتے تہے اور انکو پورا اختیار ہوتا تہا بعض صوبون کے حاکم اپنے ماتحت خود مقرر کرتے تہے بعض بادشاہ مقرر کرتا تہا بہت سے صوبون مین ہندو حاکم ہوتے تہے اُن کا منصب

سوبر دقی ہوتا تہا اور وہ بادشاہ کو خراج دیتے تہے اور وقت ضرورت فوج سے بہی مدد
کرتے تہے باقی عام طور پر اونکے اختیارات مین کوئی مداخلت نہین ہوتی تہی بادشاہ کی
فوج کچہہ خود مقرر کی ہوئی ہوتی تہی اور کچہہ اپنے اپنے سرداروں کے ساتہہ آکر بادشاہ کی نوکری
قبول کرتی تہی - فیروز شاہ تغلق نے فوج کو بجای نقد تنخواہ کے زمین دینے کا سلسلہ جاری
کیا اوس سے پہلے یہ سلسلہ جاری نہین تہا سواے بادشاہ کی فوج کے صوبون کے حاکم
زمینداروں سے بہی فوج لیکر بادشاہ کی مدد کو وقت ضرورت حاضر ہوتے تہے ملک مین
دو قسم کے قانون جاری تہے ایک شرع محمدی اور دوسرا رواج و مرضی حاکم - قاضی شرع محمدی
پر عمل کرتے - تہے اور اونکے قواعد معین تہے - معاملات متعلق شادی - تبنیت - وراثت و
جائداد قاضی کے روبرو عام طور پر فیصل ہوتے تہے اور اوسی کو سوای ایسے جرایم کے جو
سرکار وقت کے خلاف نہ ہون فیصل کرنے کا اختیار تہا - صوبون کے حاکم قاضیون کے
اختیارات مین بہت مداخلت کرتے تہے اور نہ صرف باغیون اور رہزنون اور دیگر مجرمون
کو جو خلاف بادشاہ کے عمل کرین سزا دیتے تہے بلکہ بہت سی نالشون کو آپ فیصل کرتے
تہے اور قاضی کو صرف وہ معاملے سپرد کرتے تہے کہ جنہین اونکو کوئی فائدہ نہ ہو - قاضیون
کی بہی حالت مختلف وقتون مین بدلتی رہتی تہی بعض اوقات قاضی صوبہ کے حاکمون کا مقابلہ کرتے
تہے بعض اوقات وہ صرف شادی ہی کراتے تہے بادشاہ کی طرف سے کوئی مقرری صیغہ
قیام واشاعت مذہب اسلام کا نہین تہا ہر شخص جو مسجد بناتا تہا اوسکے خرچ کے لئے روپیہ
چہوڑتا تہا بعض اوقات بادشاہ کی طرف سے بہی فقرا اور اونکے جانشینون کے لئے اراضی
معاف کی جاتی تہی - مولوی و ملا اپنے علم و لیاقت سے مقرر ہوتے تہے اور اونکو دستار
فضیلت عقلا کی جماعت سے عطا کی جاتی تہی - فقرا بہت تہے اور بادشاہ بہی اونکا

ادب کرتے تھے بعض فقیر نہایت شان شوکت کے ساتھہ رہتے تھے اور بہت سا روپیہ
خیرات مین صرف کرتے تھے - تیرہوین وچودہوین صدی کے بعض فقیرون کے مزار و
درگاہ ابتک مانے جاتے ہین - لوگ نجوم اور جادو اور جوگیون کی کرامتون اور خواب کے
نتیجون اور شگون پر بڑا یقین کرتے تھے - سنّی و شیعون مین کوئی مخالفت نہین تھی - بلکہ
شمالی ہندوستان مین مثل دکن کے شیعہ مذہب کا زور نہین تھا - ہندو کسیقدر حقارت کے
ساتھہ دیکھے جاتے تھے مگر سوای جزیہ لئے جانے اور ایک دو اور معاملات مین امتیاز کئے
جانے کے اور کوئی مداخلت اون کے مذہب مین نہین کی جاتی تھی نہ اون سے کوئی دشمنی
کا برتاؤ ہوتا تھا - بہت سے ہندو مال اور حساب کے محکمون مین نوکر ہوتے تھے -
مبارک خلجی کے وقت مین کل گورنمنٹ کا طریقہ ہندوانہ تھا ہندو لوگ اپنے مذہب کو کم
تبدیل کرتے تھے اور سب سے زیادہ نومسلم بنگال مین ہوتے تھے چنانچہ وہان پر دریای گنگا
کے مشرق مین نصف اور بنگال کے دیگر حصون مین ایک چہارم و بنارس و بہار کے مغرب
مین بیسوین حصہ سے زیادہ لوگون نے اپنا مذہب تبدیل نہین کیا اور جو تحقیقات سنہ ۱۸۰۱ء
مین لارڈ ویلزلی کے وقت مین کی گئی اوس سے یہ ثابت ہوا کہ ملک مین صرف آٹھوین حصہ
سے زیادہ مسلمان نہین ہین - مالگذاری وصول کرنے کا طریقہ بھی ہندوؤن کا قایم رکھا گیا تھا
اور اکبر نے بھی اوسکو تبدیل نہین کیا بلکہ مکمل کر دیا مگر اسوجہ سے کہ ملک مین نئے نئے لوگ
برابر لوٹ مار اور فتح کرتے تھے رعایا کو بہت سی تکلیف سہنی پڑتی تھی تاہم عام طور پر رعایا کی
حالت ایسی نہین تھی کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اون پر ظلم ہوا ہے فیروز شاہ کے وقت مین جو
سنہ ۱۳۵۱ء سے سنہ ۱۳۹۴ء تک ہوا کاشتکارون کی حالت بہت اچھی تھی اون کے مکان
اچھے اور اسباب بہت تھا - عورتون کے پاس چاندی سونے کا زیور رہتا تھا اور ہر ایک کے

پاس ایک چھوٹا سا باغ تہا سنہ ۱۴۲۰ع مین نکولوڈی کونٹی Nicolo de Conti.
یورپ کا ایک مسافر ہندوستان مین آیا اور اوسکا بیان ہے کہ گجرات اور گنگا کی کنارہ
پر بہت سے شہر اور خوبصورت باغ اور باغیچہ تہے اور مارا ضیہ Marayia. تک
پہونچنے مین اُسکو چار بڑے شہر ملے اور مارا ضیہ مین سونا چاندی و جواہرات بکثرت تہے۔
باربوسہ Barbosa. اور برتمان Bartema. کہ جو سولہوین صدی
مین ہندوستان مین آئے ایسا ہی بیان کرتے ہین باربوسہ کے بیان سے پایا جاتا ہی کہ
کیمبے ایک بڑا خوبصورت شہر تہا کہ جسکے چارونطرف کا ملک شاداب سب قومون کے
سوداگرون سے آباد تہا۔ ابن بطوطہ کہ جو سنہ ۱۳۴۰ع یا سنہ ۱۳۴۵ع مین جب محمد تغلق کی زیادتی
کی وجہ سے تمام ملک مین غدر پہیل رہا تہا اس ملک مین آیا وہ کہتا ہے کہ یہان پر بہت
بڑے بڑے شہر و قصبہ ہین اور ملک کی حالت بہت اچھی ہے دہلی سے ملتان تک
پچاس دن کا سفر ہے مگر ڈاک کا انتظام ایسا ہے کہ پانچروز مین خط پہونچ جاتا ہی ہرکارے
اور سوار ڈاک پہونچاتے ہین میل کے ایک ایک ثلث پر گاؤن آباد ہین اور گاؤنکے
باہر ہرکارون کے بیٹھنے کی بُرجیان بنی ہوئی ہین۔ بادشاہ پردیسیون کے ساتھ نہایت
محبت سے پیش آتے ہین اور اون کو بمقابلہ دیسیون کے عزیز جانتے ہین۔ شہر بدورا
مثل دہلی کے ہے مالابار مین ایک بالشت جگہہ بہی کاشت سے خالی نہین ہے ہر شخص کے
پاس باغ ہے اور باغ کے بیچمین مکان ہے باغ کے چارونطرف لکڑی کی باڑ ہے چین
عرب۔ فارس۔ افریقہ کے جہاز ہندوستان مین آتے ہین شرقی اور غربی کنارونپر بڑی
تجارت غیر ملکون کے ساتھ جاری ہے اور ملک کی اندرونی تجارت بہی کم نہین ہے۔ ملک
مالابار مین بڑی بڑی سڑکین کہ جن پر مسافرون کے ٹھیرنے کے مکانات اور کنوئین جابجا بنے

ہوئے تھے جاری ہین ۔ ملک مین چاندی کا سکہ جاری تھا اور اول سکہ جو اس وقت
دریافت ہوا ہے وہ شاہ التمش کے وقت کا سنہ ۱۲۳۵ء کا ہے بادشاہون کے یہان
درم و دینار پہلے کام مین آتے تھے پھر ٹنک اور دام چلے اوسی ٹنک کا نام شیرشاہ نے
روپیہ رکھدیا اور وہی نام اب تک چلا آتا ہے اکبر نے پیسہ کا وزن قایم کیا مگر علاء الدین
کے وقت مین ایک ٹنک پچاس جیتل یعنے پیسہ کا ہوتا تھا مسلمانون کی عمارتین جو مغلون
سے پہلے کی ہین سب سے مشہور دہلی مین قطب کی لاٹ ہے کہ جسکو شاہ التمش نے سنہ ۱۲۱۱ء
سے ۱۲۳۶ء تک پورا کیا بہت سی مسجدین بھی اوس زمانہ کی اب تک موجود ہین دہلی مین
کالی مسجد یا مسجد کلان پہلے وقت کی بنی ہوئی ہے یہ مسجد سنہ ۱۳۸۷ء مین بنی تھی اوس
وقت کی عمارتون کی نسبت بشپ ہیبر صاحب Bishop Heber تحریر فرماتے
ہین کہ یہ پٹھان لوگ مثل دیوونکے تو بناتے ہین اور مثل جوہریون کے اوسکو خوبصورت
کرتے ہین تاہم اونکی نقاشی کبھی ضایع نہین جاتی نہ اوس سے عمارت کی شان و عظمت مین
فرق آتا ہے ۔ پہلے گنبد نیچے بنتے تھے پھر اونچے بننے لگے محرابون اور درونکی ساخت
مین بھی تبدیلی ہوئی اور اکبر اور جہانگیر اور شاہجہان کے وقت کی عمارتون مین بمقابلہ پہلی عمارتون
کے زیادہ سبکی ہے ۔ اوس وقت کے مسلمان تندرست و توانا ہوتے تھے اونکی
پوشاک موٹے کپڑے کی سادی ہوتی تھی اور بھاری جوتے پہنتے تھے ۔ شاہ بابر
کہتا ہے کہ ہندوستان کے لوگ خوبصورت نہین ہین اونکو ایک دوسرے سے ملنے
کا شوق نہین ہے یہان نہ اچھے گھوڑے ہین نہ اچھا گوشت ہے نہ اچھے انگور ہین
نہ خربوزے ہین نہ اچھے میوے ہین نہ اچھا کھانا ہے نہ برف ہے نہ ٹھنڈا پانی ہے نہ بازار
مین روٹی ہے نہ حمام ہے نہ مدرسے ہین نہ بتیان ہین نہ مشعل ہے نہ شمعدان ہین انکے

دل فراغ ہین نہ وہ کسی کام کرنے مین لیاقت رکھتے ہین مگر یہ بیان ظاہر تعصب سے خالی نہین کیونکہ ابن بطوطہ کے وقت مین بہی اس ملک مین کہانے پینے مین بڑی نفاست تہی اردو زبان شاہجہان کے وقت مین پیدا ہوئی اوس سے پہلے سب لوگ خواہ ہندو خواہ مسلمان ہندی مین لکہتے تہے اور ملک محمد جائیسی کی پدماوت جو سب سے پہلی کتاب کسی مسلمان کی لکہی ہوئی اسوقت موجود ہے ہندی مین لکہی گئی تہی یہ شخص سنہ ۱۵۴۰ع مین ہوا تہا اوراوس نے اس کتاب مین پدماوت کا قصہ بیان کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ چیتوڑ سے تومراد انسان کا جسم ہے رتن سین چیتوڑ کا راجہ جو پدماوتی یعنی پدمنی کی خوبی کا حال ایک طوطے سے سُنکر سنگلدیپ فقیر بنکر اوسکی تلاش مین گیا اور اوسکو وہان سے لایا دراصل جیو آتما ہے پدمنی بُدّہی ہے علاءالدین موہ ہے اور کل قصہ یہ بتلاتا ہے کہ گیان کیسے ہوسکتا ہے۔

ہندوؤن کی گورنمنٹ مسلمانون کے زمانہ مین۔

جو حصہ ملک کا خاص ہندوؤن کے ہاتہہ مین تہا وہان کی گورنمنٹ کا بہی کچہہ ذکر کرنا مناسب ہے راجپوت گو مسلمانون سے مغلوب ہوگئے تہے اور اونکی طاقت اور شان شوکت مین کمی ہوگئی تہی مگر اونہون نے اپنے دبدبہ یا خاندانی فخر کو کبہی نہین چہوڑا۔ غریب سے غریب راجپوت کو بہی ہل جوتنے مین تامل تہا اور اگر وہ کوئی کام جو اوسکی قومیت سے نیچے تہا کرتا تہا تو اوسکی ہمچشمون مین حقارت ہوتی تہی جائداد کا بڑا لحاظ کیا جاتا تہا اور بڑے سے بڑا راجہ ایسے راجپوت کی لڑکی کو کہ جس کے پاس محض ایک چرسہ زمین ہو بیاہنے مین تامل نہین کرتا تہا۔ راج کے ۲ دو حصے ہوتے تہے ایک خالصہ دوسرا ماتحت سردارون کا۔ خالصہ سے زمین بہت کم دیجاتی تہی کیونکہ وہی حصہ راج کا بڑا مالدار شمار کیا جاتا تہا جو حصہ کہ سردارون کے قبضہ مین ہوتا تہا اوسکو چوراسیا کہتے تہے اور اوسکا حاکم راجہ کی طرف سے مقرر ہوتا تہا اوسکو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات اور قوت

نشان اور چوبدار راج کی طرف سے ملتے تھے اوس کے ماتحت ایک اور افسر بھی راج کیطرف
سے مقرر کیا جاتا تھا یہ لوگ قلعہ مین کہ جو ہر حصہ اپسیہ مین ہوتا تھا رہتے تھے سردارون کے درجے
ہوتے تھے اور اول درجہ مین پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ کی آمدنی۔ دوم
درجہ مین پانچہزار سے پچاس ہزار تک کی اور تیسرے درجہ مین پانچہزار سے کم کی آمدنی کے
لوگ ہوتے تھے۔ اول درجہ کے سردار خاص موقعون پر راج دربار مین جاتے تھے اور
وہ وہان کے موروثی مشیر گنے جاتے تھے دوم درجہ کے سردار ہمیشہ راج دربار مین حاضر
رہتے تھے اور انہین سے فوجدار اور افسران جنگی مقرر کئے جاتے تھے تیسرے درجہ کے لوگ
ہر وقت راجہ کے ساتھ رہکر اوسکے مددگار ہوتے تھے۔ چوتھے درجہ مین راجہ کے بھائی
بیٹے شامل ہوتے تھے اور وہ بالکل اوسکی مرضی کے تابع ہوتے تھے راج کی آمدنی خالصہ
زمین سے ہوتی تھی تجارون سے راہداری لیجاتی تھی۔ بڑے بڑے شہرون اور منڈیون
مین بھی محصول لگتا تھا مگر جیسی رعایت کہ راج کیطرف سے محصول لگانے مین ہوتی تھی ویسی
ہی ایمانداری رعایا کی طرف سے اون کے ادا کرنے مین بھی ہوتی تھی۔ جب کوئی سردار مرجاتا
تھا تو اوسکے جانشین سے نذرانہ لیا جاتا تھا اور بڑے بڑے جرمون کی سزا اکثر اوقات جرمانہ
سے ہی کیجاتی تھی سوا ہی راجہ کے اور کوئی سکہ نہین ڈھال سکتا تھا۔ جب راجہ اپنی ریاست
مین دورہ کرتا تھا تو لوگون سے رسد لیجاتی تھی اور جس کسی سردار کے یہان وہ جاکر فروکش
ہوتا تھا وہ نہ صرف اوسکو گھوڑے اور ہتھیار پیشکش کرتا تھا بلکہ رعایا اور تجارون کی بھی
دعوت کرتا تھا۔ راجہ کے چار منتری ہوتے تھے اور وہ رعایا کے لئے قانون بناتے تھے۔
رعایا یا ماتحت سردارون کو قانون بنانے مین کوئی دخل نہین تھا۔ ہر جگہہ پر پنچایت کا رواج
بہت تھا اور لوگ اپنے جھگڑے پنچایت کے ذریعہ سے اکثر طے کرتے تھے ریاست مین

تہانے متعدد ہوتے تہے اور ہر تہانہ مین ایک تہانہ دار رہتا تہا کہ جو نہ صرف انتظام کرتا
تہا بلکہ محصول بہی جمع کرتا تہا اور عدالتی کاربار بامداد پنچون کے کرتا تہا یہ پنچ لوگون کی طرف
سے منتخب کئے جاتے تہے اور وہ راج کے افسرون کی مدد کرتے تہے - ہر شہر مین ایک
افسر نگر سیٹھہ کے نام سے ہوتا تہا اوسکا عہدہ موروثی تہا اور اوسکے ساتہہ بیٹہکر پنچ مقدمہ فیصل
کرتے تہے علاقہ خالصہ مین چبوترے یعنی عدالت انصاف ہوتی تہی اگر کسی سردار کی علاقہ
مین انصاف نہین ہوتا تہا یا وہ راجہ کے حکم کو نہ مانتا تہا تو اوسکے یہان ایک ہرکارہ اور دس
بیس سوار بہیجکر تعمیل کرائی جاتی تہی بڑے بڑے موقعون پر راجہ سب سردارون سے مشورہ
کرتا تہا اور یہ سردار خود اپنے ماتحت لوگون سے مشورہ کرکے راج دربار مین جاتے تہے -
ہر ایک سردار کے یہان ایک پرَوہت ایک چارَن اور دو چار شہر کے
لوگ مشیر ہوتے تہے اور بغیر اون کے مشورہ کے کوئی کام نہین ہوتا تہا بعض بعض سردار
دربار کی نمایش کے لئے وقتاً فوقتاً راجہ کے پاس رہتے تہے مگر عام طور پر اون سے نذر یا
محصول لینے پر اکتفا کیا جاتا تہا - وقت ضرورت کے اونکو راجہ کی مدد کرنی پڑتی تہی سردارون
کا مقولہ یہ تہا کہ راجہ ہم سے خدمت لے تو وہ ہمارا سردار ہے اگر نہین لیتا تو ہم اور وہ برابر کے
دعویدار ہین - راجپوتون مین عورتون کی بڑی عزت کیجاتی تہی اور عورتین بہی اپنی عزت اور
عصمت کو بڑی پاک سمجہتی تہین - راج کے کامون مین پردے کے اندر سے وہ اپنی رائے
بیباکانہ دیتی تہین اور اگر اونکے شوہر لڑائی سے بہاگ کر آتے تہے تو وہ اون کا منہہ تک
نہین دیکہتی تہین -
چنانچہ پرتہی راج سے رانی سنجوگتا کہ جسکو وہ قنوج سے لایا تہا کہتی ہی کہ ہر انسان کو مرنا ہی
ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ پرانے کپڑون کو اوتار کرنئے کپڑے پہنے مگر نیک نامی کے ساتہہ

مرنا حیات ابدی ہے اپنے جسم کا خیال نہ کرو بلکہ آمریہ کا خیال کرو اپنی تلوار سے اپنے دشمن کو چیرڈالو اور مین تمہاری اراد ہنگی ہونگی"۔ ٹوڈ صاحب اپنے راجستہان مین لکہتے ہین کہ جب راجہ جے سنگہ والی آمیر نے اپنی رانی سے مذاقاً کوئی بات اوسکی شان کی خلاف کہی تو وہ تلوار ہاتہہ مین لیکر راجہ کے سامنے ہوگئی اور یہ کہا کہ حفظ مراتب نہ صرف بہبودی کیلئے ضرور ہے بلکہ عصمت کا بہی محافظ ہے ٹوڈ صاحب کا یہ خیال ہے کہ ہندو عورتون کا پردے مین رہنا بجاے اسکے کہ اونکے اثر کو کم کرے اون کا مرتبہ بڑہاتا تہا ہر راجپوت کی مان اپنے بیٹے کی نیک نامی پر مرتی تہی اور مان کے دودہ سے ہی اوسکو بہادری کے خیالات پیدا ہوتے تہے اور مان ہی اوسکو یہ سکہلاتی تہی کہ میرا دودہ سوپل کرو ڈہال ہی تمہارا ہنڈولا ہو تلوار ہی تمہارا کہلونا ہو۔ چنانچہ جب بوندی کے راجہ کا لڑکا مارا گیا تو اوسکی مان کی چہاتی مین سے ٹوڈ صاحب کہتے ہین کہ خوشی کے مارے دودہ کی دہار بہہ نکلی۔ اوس زمانہ مین راجپوتون مین رانا سنگہا۔ پرتاب سنگہ اور جے مل فتا جیسے بہادر ہوئی اُنکے قصے تمام راجپوتانہ مین مشہور ہین۔ رانا سنگہا سنہ ۱۵۰۹ء مین میواڑ کی گدّی پر بیٹہا اور اوسکے وقت مین اوس ملک کی شان و شوکت اپنی حد آخر کو پہونچگئی تہی اوس نے بابر کا سنہ ۱۵۲۸ء مین مقابلہ کرکے اوسکو شکست دی۔ گجرات مین اپنی بہادری کا نشان چہوڑا مالوہ سے ہوشنگ آباد کا تاج چہین لایا تہا احمد نگر اور بیل نگر کو فتح کرلیا علاءالدین کے جانشین کو پامال کر ڈالا وہ بڑا ہوشیار مستقل مزاج صاحب تدبیر تہا اوسکا اقبال اسقدر بڑہا ہوا تہا کہ سارا راجپوتانہ اوس پر فدا تہا اوسکے مین ساتے راجہ نورا ایک سو چار راوت اور راول پانچسو ہاتہی اور اسّی ہزار سوار رہا کرتے تہے اس لیاقت سے ممکن تہا کہ وہ شل ہندستر پہر چلکر ورتی راجہ ہندوستان کا ہوگیا ہندوستان کی پہوٹ نے اوسکو نہ ہونے دیا اور خود

اوسکے ایک سردار کی سازش سے مغلون کو فروغ ہوا چنانچہ جو لڑائی کہ ۱۵۲۹ء مین ہوئی اوسمین جیسی بہادری رانا سنگہا نے دکہلائی وہ مستحق اسکے تہی کہ وہ کامیاب ہو۔ لیکن راے سین کے سردار سلابدی نے اوس کے ساتہہ دغا کی اور بابر کی فتح ہوئی۔ رانا سنگہا نے یہ عہد کرلیا تہا کہ بغیر فتح کئے چیتوڑگڈہ مین نہ جاؤنگا لیکن اوسکی عمر نے وفا نہین کی۔

مذہبی اصلاح جگناتہہ جی کا مندر

اسی ۵۰۰ برس کے عرصہ مین ہندوستان مین ایک بڑا مندر جو ہندوؤن کا تیرتہہ اب تک چلا آتا ہے اور قایم رہیگا تعمیر ہوا۔ بڑے بڑے اصلاح کنندگان مذہب ایسے ہوئے کہ جنکی کوشش کا نتیجہ اب تک قایم ہے پس اون کا بہی مختصر تذکرہ کرنا مناسب ہے۔

اوڑیسہ مین جگناتہہ جی کا مندر کس ہندو نے نہین سُنا سب کو یہی خواہش ہی کہ اُسکے درشن کرین۔ یہ مندر بارہوین صدی سے پہلے نہین تہا۔ چونکہ مسلمان یا اور غیر قومون کا دخل وہان پر نہین ہوا اسلئے وہ اب تک بجنسہ اوسی حالت مین موجود ہے کہ جیسا بنایا گیا تہا ہنٹر صاحب اپنی کتاب امپیریل گزیٹیر کی جلد دس مین تحریر فرماتے ہین کہ ۱۸۱۱ء سے پہلے جگناتہہ جی کا کچہہ پتہ نہین ملتا اوسوقت پوجاری مورتی کو لیکر بہاگ گئے اور جنگل مین اوسکو دفن کردیا پہر ایک راجہ اوسکو نکالکر لایا اسی طرح سے تین مرتبہ یہ مورتی جہیل چلکا مین دفن کی گئی اور وہان سے نکالی گئی سنہ ۱۱۷۴ء مین راجہ اننگ بہیم دیو اوڑیسہ کا راجہ ہوا اوس کا علاقہ چالیس ہزار میل مربع دریای ہوگلی سے دریای گوداوری تک شمال و جنوب مین وسون پور کے جنگل سے خلیج بنگال تک مشرق و مغرب مین تہا اوسکو برہم ہتیا کا پاپ لگا تہا اور اوسکے پرایشچت مین اوس نے ساٹہہ مندر۔ دس پل۔ چالیس کنوئین۔ ایکسو باون سڈہیان اور گہاٹ بنائے اور چارسو پچاس گانون برہمنون کے آباد کئے ایک رات کو

خواب مین یہ نظر آیا کہ پوری مین جا کر جگناتہ جی کا نام لو چنانچہ راجہ پوری مین گیا اور وہان
اوس نے اپنے سردارون اور رعایا کے سامنے یہ اقرار کیا کہ مین ساڑھے پچہتر لاکھ روپیہ
لگا کر جگناتہ جی کا مندر بناؤنگا - چودہ برس مین مندر تیار ہوا اور سنہ ۱۱۹۸ع سے ابتک ویسی
ہی شان شوکت کے ساتہہ موجود ہے اس مندر کی بابت مختلف لوگون کے مختلف
خیالات ہین بعض کہتے ہین کہ یہ بودہ اور ہندو مذہب دونون کے ملانے کی کوشش
کا نمونہ ہے بعض کہتے ہین کہ شاکت اور وشنو مذہبون کے ایک کرنیکا اسکے بنانے
سے منشا تہا بعض کا یہ خیال ہے کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرمیشور کے سامنے
کوئی ذات کی قید نہین ہے سب برابر ہین - بعض کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان کے قدیم
وحشیون کی بت پرستی ویدون کے دیوتاؤن کی پوجا رامانج وغیرہ کی ایک پرمیشور کی ماننا
بلبھہ آچاریہ کے فرقہ کے لوگون کی اوپاسنا کا یہ مندر خلاصہ ہے - مگر اسمین کوئی شبہ نہین
ہے کہ عجیب مقام ہے کہ جسکا ثانی ہندوستان مین نہین ہے ہندوؤن مین سب جگہہ پر
ذات کی قید ہے مگر جگناتہ پوری مین مہا پرشاد کے کہانے مین ذات کی قید بالکل نہین ہے
ایک کو دوسرے کے ہاتہہ کا بلکہ اوسکا جہوٹا کہانے مین کچہہ بہی تامل نہین ہوتا - اوس کے
اندر بملا دیوی کا مندر ہے کہ جس مین جاتری کو سب سے پہلے جانا پڑتا ہے - ہندوؤن کے
کسی دیوتا کی شکل ایسی نہین ہے کہ جیسے جگناتہ جی کی ہے پس جتنے خیالات کہ انکی نسبت قائم
کئے جاتے ہین وہ سب کم و بیش درست ہو سکتے ہین مندر کی خدمت کرنیوالون کی تعداد
چہہ ہزار ہے اور اقل درجہ بیس ہزار مرد عورت اور بچے اوسکی بدولت روٹی کہاتے ہین
اوسکے ملازمون کے چہتیس (۳۶) فرقے اور اوستانوے (۹۷) جماعتین ہین اور راجہ کہردا کو مندر کے
جاروب کش کا لقب دیا گیا ہے - یہ مندر بشکل مربع ۶۵۲ فٹ لمبا اور ۶۳۰ فٹ چوڑا

ہیں اونکی دیوارین اتنی بلند ہین کہ باہر سے کچھہ نظر نہین آتا اوس کے اندر ایک سو بیس مندر
ہین کہ جنمین سے تیرہ مندر شیوجی کے ایک مندر سورج کا اور ایک دیوی کا ہے باہر
اوسکے سنگھہ دروازہ ہے اوس کے سامنے ایک لاٹ ہے کہ جو پہلے سورج کے مندر
کے سامنے تہی - خاص جگناتہہ جی کا مندر ۱۹۲ فٹ اونچا ہے اور اوسکے اوپر چکر اور دہوجا
لگے ہوئے ہین مندر کے اندر یہ کیفیت ہے کہ چارونطرف نہایت خوبصورتی اور لیاقت کے
ساتہہ راماین اور مہابہارت کے مختلف واقعات کی دیوارون مین تصویرین کندہ کی گئی
ہین مثلاً سیتاہرن (सीता हरन) وغیرہ - پہلے بہوگ مندر ہے کہ جہان سب بہوگ
رکہا جاتا ہے اِسکے بعد نٹ مندر ہے کہ جہان گانا بجانا ہوتا ہے پہر جگموہن ہے کہ جہان
سے جاتری درشن کرتے ہین اِسکے اندر چندن لکڑے سے پرے رتن بیدی پر جگن ناتہہ جی
مہاراج اور بلبہدر جی مہاراج اور سبہدرا جی مہارانی براجمان ہین مندر مین بہت اندہیرا رہتا ہی
اور اندر جاکر درشن مشکل سے ہوتے ہین جگناتہہ جی اور باقی دونون مورتیون کی آرائش کی
شان وشوکت غایت درجہ کی ہے مندر مین چار بجے صبح سے رات کے بارہ بجے تک
برابر بہوگ لگتا رہتا ہے چار دفعہ دروازہ بند ہوتا ہے اور اوس وقت کسی کو درشن نہین
ہوتے بہوگ اسقدر تیار ہوتا ہے کہ معمولی طور پر بیس پچیس ہزار آدمی اور خاص موقعون پر
دو تین لاکہہ آدمی مندر سے کہانا کہاتے ہین مندر کی آمدنی ہمیشہ سے کثیر رہتی ہے چنانچہ
اسوقت پانچ لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے - پہلے وقتون مین جب وہان کا خرچ
آمدنی سے زیادہ ہوتا تہا تو مرہٹون کی گورنمنٹ ۴۵۰۰۰ سے ساٹھہ ہزار روپیہ تک دیتی
تہی جو چڑہاوہ وہان چڑہتا ہے اوسکی کوئی حد نہین ہے یہانتک کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے کوہ نور اِسکے لئے دئے جانیکی وصیت کی تہی مسلمانون کے وقت مین جاتریون پر محصول

لگتا تھا اور اونکی دس پندرہ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی تھی مندر کے پنڈے بہت مالدار
ہین اون کے گماشتے تمام ہندوستان مین پھر کر جاتریون کو لاتے ہین اور کوئی حصہ
ملک کا ایسا نہین ہے جہان کے جاتری نہ آتے ہون جس زمانہ مین ریل نہین تھی لوگ
بیل گاڑیون مین یا پیدل جاتے تھے مگر جب بھی جاتریون کی تعداد سال مین پچاس ہزار
سے تین لاکھ تک ہوتی تھی اب ریل کے بننے سے کچھ ٹھکانا جاتریون کا نہین ہے چنانچہ
جس روز کہ مین وہان پر تھا کم سے کم ایک لاکھ جاتری ضرور ہوگا اور اوسکے دو روز پہلے
مندر مین دو تین آدمی لپکر گرمی مین مر چکے تھے پہلے جو لوگ کہ جگناتھ جی کی جاترا کو جاتے
تھے اونکی واپسی کی امید نہین رہتی تھی - اسکی وجہ نہ صرف دور دراز کا سفر اور اسکی سختیان
تھین بلکہ جس قسم کا کھانا پوری مین لوگون کو ملتا ہے اور جن مکانون مین اونکو ٹھیرنا پڑتا ہی
وہ بیشتر بیماری پھیلانے کا باعث ہوتے ہین وہان پر کوئی شخص کھانا نہین پکاتا بلکہ کھانا
پکا ہوا بانٹ دیا جاتا ہے مندر کا بھوگ جو بیشتر پکے ہوئے دال چاول ہوتے ہین بیچارے
جاتریون کو ہمیشہ تازے میسر نہین آتے - بعض وقت وہ اچھے پکے ہوئے بھی نہین ہوتے
گرمی سے اون مین ایک ہی روز مین بو آنے لگتی ہے اور چونکہ لوگون کو وہی کھانے
پڑتے ہین اس لئے وہ اکثر بیمار ہو جاتے ہین - مکانات بھی نہایت تنگ اور غلیظ ہین
اور پوری کی آب و ہوا بھی اچھی نہین ہے - رتھ جاترا کے وقت مین کہ جب ہجوم کثرت سے
ہوتا ہے جاتریون کی مصیبت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے - میری رائے مین اس بات کی
ضرور نگرانی ہونی چاہئے کہ جو چیزین پرشاد کے نام سے جاتریون کو دیجاوین وہ کھانے
کے لایق ہون اور اگر اون مین تعفن ہو تو وہ پھینک دیجاوین مندر کے اندر روشنی بہت کم
ہوتی ہے اور روز روشن مین بھی اندھیرا رہتا ہے رات کیوقت وہان بہت سے حادثہ

ہونے کا برابر احتمال ہے پس روشنی کا بھی انتظام ہونا چاہئے میری رائے مین ہندوٗون کا فرض ہے کہ اِن باتون مین اصلاح کرانے کی کوشش کرین مندر کے پنڈون یا ملازمون سے اسکی توقع کرنا فضول ہے کیونکہ پنڈے تو جاتریون کے لوٹنے سے کام رکھتے ہین اور سواے راجہ کہروا کے باقی ملازمون کو اِن باتون سے کچھہ تعلق نہین ہے —

راما نجُ اچاریہ - موجدان مذہب مین رآمانج آچاریہ بارہوین صدی مین مدراس مین ہوئے اور اونہون نے بہکتی مارگ کو قایم کیا اِن مہاتما کا جنم شنکر مہاراج کے دو سو برس بعد پیرآمبر گانون ملک دکن مین ہوا تہا - اونہون نے کانچی پور اور سری رنگم مین ودیا پڑہی اور وشنو دہرم کا پرچار کیا وہ اکثر رنگناتہہ مین ہی رہتے تہے اور وہان پر ہی اُنہون نے اوپنشدون اور گیتا اور برہم سوتر پر بہاشیہ بنائی - پہر وہ شاستر آرتہہ (مباحثہ) کے لئے نکلے اور شیومت کو کہنڈن کر کے وشنومت قایم کیا اس پر سری رنگم کے راجہ نے اونکو مارنا چاہا مگر وہ بہاگ کر کرناٹک مین پہونچگئے اور وہان کے راجہ کو وشنو بنایا - رآمانج آچاریہ کا بہکتی پرچار اور تہا اُن کی سمپردائی کو سری وشنو سمپردائی کہتے ہین - اونہون نے بہی بہت سے مٹھہ قایم کئے لیکن اون مین سے کوئی باقی نہین ہے تاہم اُنکی سمپردائی کے لوگ جنوبی ہندوستان مین بہت کچھہ اور شمالی ہندوستان مین بہی کہین کہین موجود ہین اُنکا یہ مقولہ تہا کہ جب انسان کے پاپ دہل جاتے ہین تو وہ ایشور کی شرن مین آتا ہے اور گورو کے اوپدیش سے دن دِن اپنی طبیعت کو پاک کرتا ہوا اور اپنے روزمرّہ کے کامون کو نیکی کے ساتہہ انجام دیتا ہوا اور بُرے کامون سے بچتا ہوا پرماتما کا دہیان کرتا ہے اور اُسکو پہونچ جاتا ہے مگر وسمین لے نہین ہوتا یہ مرتبہ صرف بہکتی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جو انسان کہ برابر دہیان کرتا ہے اور اپنے روزمرّہ کے کام سے غافل نہو اُسیکو ہی یہ مرتبہ ملتا ہے —

کبیر داس — رامانج کے سو برس بعد بنارس مین رامانند ہوئے پہر اون کے چیلے کبیر ۱۴۴۰ء
مین ایک جولاہی کے گہر پیدا ہوئے اونہون نے بڑی بیباکی سے ہندو مسلمان دونون کے
مذہبون کی خرابیون کو ظاہر کیا پس دونون قومین اونکو مانتی تہین اور اونکے مرنے پر
ہندوؤن نے تو ایک مٹہہ کہ جسکو کبیر چورا کہتے ہین بنارس مین بنایا اور مسلمانون نے ایک
مقبرہ قایم کیا کبیر کہتے ہین کہ ہندو تو ایکادشی کا برت کرتے ہین اور مسلمان رمضان مین روزہ
رکہتے ہین تو بتاؤ کہ باقی دن کس نے بنائے اگر پرمیشور مندر مین ہی ملتا ہے تو پہر ساری کائنات
کس نے بنائی بہلا کسی کو رام مندر مین ملا ہے — لوگ کہتے ہین کہ ہری پورب مین ہے
اور علی کا شہر پچہم مین ہے لیکن اپنے من کو کہوجو وہین رام موجود ہے نہ ہردوار جانے سے کچہ
ہوتا ہے نہ کعبہ مین سجدہ کرنے سے کچہ ہوتا ہے گلستان و بوستان پڑہے لیکن سعدی کا
ایک شعر بہی سمجہ مین نہ آئے ایسے فاضل ہونے سے کیا ہوتا ہے —

گورو نانک — کبیر کے بعد ۱۴۶۹ء مین گورو نانک ہوئے اونہون نے سکہہ مذہب
کو قایم کیا اونکا سدہانت بہی کبیر کے سدہانت کے موافق تہا وہ بہی بہکتی مارگ مین پڑے
ہوئے ہین اور اونہون نے بہی وہ خرابیان جو ہندو مذہب مین پہیل گئی تہین دور کین سکہ
مذہب کے لوگون نے بہی کار نمایان کئے وہ اونکی بہادری اور اپنے دہرم پر فدا ہونے کے
[illegible] ہین — گورو نانک جی کہتے ہین کہ اونکا ست نام کرتا پورکہ — نربہی — نربیر
اکال مورتی — اجونی — سو پرکاش — ابناشی ہے گورو کی کرپا سے اس نام کو جپو وہ آدی مین
بہی سچ ہے جگ (آد جگ) کے [illegible] مین بہی سچ ہے وہ سچ ہے اور سچ ہوگا —
نانک کا سدہانت یہ تہا کہ سب مذہبون مین اصل مین کوئی فرق نہین ہے جو کچہ ہے وہ
جہالت کیوجہ سے ہے سب کو لازم ہے کہ اس فرق کو مٹا کر ایک ایشور کو مانین دنیا مین

کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو فانی نہ ہو لوگ سُکہہ مین ہی تہارے ساتہی ہوتے ہین دُکہہ مین کوئی نہین ہوتا - جن چیزون سے کہ تم محبت کرتے ہو اُن سبکو آخر کار چہوڑ کر جانا پڑیگا - اسلئے ایشور سے محبت کرو سوا ایشور کے اور کوئی ساتہی نہ ہوگا دنیا مین سب اپنے اپنے آرام کو چاہتے ہین جب تک تمہارے پاس دولت ہے تب تک وہ تمہارے ساتہی ہین جسوقت دولت جاتی رہی وہ سب بہی چہوڑ دینگے یہ بڑا ٹہگ ہے کہ اس نے ایشور کو بہولکر دنیا کی چیزون مین اپنے آپکو پہنسا دیا - گورو نانک جی کے یہان گورو کی بڑی تعظیم رکہی گئی ہے اور واہ گورو کے کہتے ہی اونکے مریدون مین جو سکہہ اور پہر سنگہہ ہوگئے وہ جوش پیدا ہوتا تہا کہ بہت سون نے دہرم کے اوپر اپنا سر دیدیا طرح طرح کی تکلیفین سہین لیکن اپنے دہرم سے نہ ہٹے - اس کا تذکرہ بعد کو کرین گے -

مہاپربہو چیتن جی - اسی زمانہ مین بنگال مین مہاپربہو چیتن جی ہوئے اونہون نے کرشن بہگتی کا جو نمونہ دکہایا ہے ویسا ہونا مشکل ہے - یہ مہاتما ۱۴۸۶ء مین پیدا ہوئے اور ۱۵۲۷ء مین دیولوک کو پراپت ہوئے اونہون نے بچپن مین تدیا مین سنسکرت ودیا مین بڑی ترقی کی مگر کرشن بہگتی کا ایسا جوش چڑہا کہ سب چہوڑ کر دیوانہ وار پہرنے لگے اور سوا کرشن کے اور کچہہ نہین سوجہتا تہا - چوبیس ۲۴ برس کی عمر سے اونہون نے سنیاس لیکر وشنو مت کو پہیلانا شروع کیا کوئی ذات یا فرقہ اونکے نزدیک موکش حاصل کرنے سے محروم نہین تہا - ہندو مسلمان سب اونکے چیلے ہوئے وہ کہتے تہے کہ ہر شخص جسمین بہگتی اور شردہا ہو موکش پاسکتا ہے ایشور کا دہیان کرنا ہی موکش کا راستہ ہے موکش کے معنی فنا نہین ہین بلکہ دنیا کے دکہون اور جسم کی تکلیف سے آزادی ہے -

چیتن جی کے چیلون مین روپ سناتن گوسائین جو پہلے مسلمان تہے ہوئے اونہون نے

بندرابن مین وہ قدیم مندر جو ابتک موجود ہین بنائے یعنی گوبند دیوجی کا۔ گوپی ناتہہ جی کا
مدنموہن جی کا۔ چیتین مت کے مقلد جو وشنو वैष्णव کہلاتے ہین اب بہی بنگال مین بہت
ہین اون کے دو فرقے ہین ایک وہ کہ جو ذات کو مانتے ہین اور دوسرے وہ جو ذات
کو نہین مانتے پہلے فرقہ کا نام وشنو वैष्णव ہے اور دوسرے فرقہ کا نام ویشٹو
वैष्ठव ہے بنگال مین چیتین جی کی پوجا مثل وشنو جی کے ہوتی ہے اور لوگ اون کو
وشنو جی کا اوتار مانتے ہین بعد چیتین جی کے سنہ ۱۵۲۰ء مین بلبہہ آچاریہ جی ہوئے کہ جنہون نے
بال کرشن کی سیوا قایم کی یہ فرقہ بہت بڑا ہوا ہے اور بلبہہ آچاریہ گوشائین اب بہی ملک
مین بڑے مالدار ہین مگر بعض کے طریقہ برتاؤ نہایت قابل اعتراض ہین اور اس سبب سے
اس فرقہ کے لوگ اونکو اچہی نگاہ سے نہین دیکہتے اس زمانہ مین سنسکرت کے بعض
بعض بڑے مصنف بہی ہوئے۔

ودّیارن سوامی۔ ودیارن سوامی جو راجہ بُکّ کے منتری تہے۔ چودہوین صدی
مین وجے نگر مین ہوئے اونہون نے رگ وید پر بہاشیہ کیا جو ساین بہاشیہ کے نام سے
مشہور ہے انکو ہمہ دان کہتے تہے اور انکی تصنیفات جیسی مستند علم فلاسفہ مین ہین ویسی
ہی علم حکمت و صرف و نحو مین بہی ہین پنچ دشی و جیون مکتی و لویک و ویدانت مین ویسی
ہی مستند کتابین ہین جیسی کرما دہو ندان علم حکمت مین۔ بہاشا کے لکہنے والون مین چاند
اور ملک محمد جائیسی کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔ یہ زمانہ ہندوستان کی تاریکی کا زمانہ کہنا
چاہئے۔ مگر اسمین بہی کچہہ نہ کچہہ آثار ترقی کے وقتاً فوقتاً نمودار ہوتے رہے۔

ہندوستان مسلمانون کی شروع عروج مین
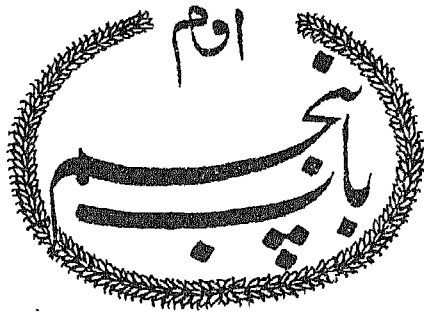
۱۵۲۶ء سے ۱۶۰۵ء تک

مسلمانون کی حالت قبل از اکبر۔

جو حالت کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کی اوپر بیان کی گئی ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ اس ملک مین اکبر کے وقت تک مسلمانون کی حکومت نہ تمام ہندوستان مین قایم ہوئی نہ ملک ایک حاکم کے تابع ہوا۔ بابر کے حملے سے پہلے ۱۴۵۱ء مین یہان کے مختلف سردار مختلف حصون پر قابض تھے اور اونکا کوئی خاص بادشاہ نہین تہا۔ دہلی اور اوسکے گرد تہوڑی دور تک سیدون کی سلطنت تہی مگر شہر سے چودہ میل پر ہی میوات مین احمد خان خودسر حاکم تہا۔ سنبھل مین کہ جو اب ضلع روہیلکھنڈ ہے دریا خان لودی۔ جلیسر مین اسحاق خان ترک۔ فرخ آباد مین راجہ پرتاب سنگہ۔ بیانہ مین داؤد خان لودی۔ لاہور۔ دیپالپور۔ اور سرہند مین۔ پانی پت تک بہلول لودی حاکم تھے اور ملتان جونپور۔ بنگال۔ مالوہ اور گجرات کے بہی بادشاہ علیحدہ علیحدہ تہے۔ سکندر لودی نے بہار اور بنگال پر حملہ کرکے اوسکو فتح کیا مگر بہار اوس سے علاءالدین وہان کے بادشاہ کو دیدیا

اپنی وفات کے وقت وہ پنجاب و اضلاع شمالی و مشرقی و متوسط ہندوستان و مغربی بہار
کا بادشاہ تہا مگر یہ حکومت بہی براے نام تہی ہر ضلع کا حاکم خود مختار تہا اور اوسکی مرضی ہی قانون
کا اثر رکہتی تہی جتنے خاندان خواہ غزنی یا غوری یا تغلق یا سید یا لودی ہوئے اون مین
سے ہر ایک صرف اپنے فائدہ ہی کے لئے لڑتا تہا اور اوسکے ماتحت سردار بہی اوس کے
مانند اپنے فائدہ کے لئے لڑکر جب چاہتے تہے تب اوسکی اطاعت کرتے تہے اور جب
ضرورت نہین جانتے تہے تب نہین کرتے تہے فاتح و مفتوح مین کوئی تعلق باہمی نہین تہا
نہ کوئی کوشش اس بات کی تہی کہ رعایا کے دلون مین بادشاہ کے ساتہہ انس پیدا کیا جاوے
فتح کرنے والے غیر قوم کے تہے اور غارت سے ہی حکومت کرتے تہے انکی حکومت محض
تلوار کے زور سے تہی رعایا کی محبت پر مبنی نہین تہی اسی وجہہ سے اوسکو کوئی قیام نہین تہا
جس وقت بابر ہندوستان مین آیا اوس وقت شمالی ہندوستان مین وہی سلسلہ
دیہاتی انتظام کا جو ہمیشہ سے چلا آتا تہا موجود تہا اور کوئی ایک سردار ایسا نہین تہا کہ جسکے
ماتحت ہوکر سب لوگ غیر ملک سے حملہ کرنیوالے کا مقابلہ کرین بابر نے بہی کوئی سلسلہ انتظام
ملک کے لئے نہین چہوڑا وہ ضرور انسان کے فرائض سے واقف تہا اور یہ جانتا تہا کہ
انصاف ایمانداری کے ساتہہ ہونا چاہئے سزا دینے مین رحم کو دخل ہونا لازمی ہے غریبون
کی پرورش کرنی مناسب ہے اور اوس نے اپنے فتح کئے ہوئے ملکون کو اپنے ہمراہیون
کے تحت مین دیکر یہ حکم دیا کہ ہر ایک اون مین سے اون کا انتظام اوس کی ماتحتی مین
کرے لیکن وہ ماتحتی براے نام تہی۔ آگرہ کا لکہنؤ سے یا دہلی کا جونپور سے کوئی
تعلق نہین تہا ملک کا ایک حصہ دوسرے سے علیحدہ تہا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ
پر جانے مین بہت محصول لگتا تہا مختلف چہوٹی چہوٹی ریاستون مین جو یہان پر قائم تہین کوئی

رشتہ محبت کا نہین تہا۔ مغلون کے خاندان کی جڑ اوسوقت تک قایم ہوئی تہی۔ یہہ سب باتین اکبر کے وقت مین ہوئین اوسی وقت سے ہندوستان مین مسلمانونکا اصلی فروغ ہوا۔ ہمایون کیوقت مین کوئی خاص بات نہین ہوئی مگر شیرشاہ کی عملداری گو تہوڑے دن تک رہی تاہم اوسمین ملک کی حالت اچہی ہوگئی۔

اکبر۔ شیرشاہ کے بعد ۱۵۵۶ء مین اکبر تخت پر بیٹہا اور ۱۶۰۵ء تک رہا اوس کے وقت مین کل ہندوستان مسلمانون کے تابع ہوگیا مگر سلوک سے بمقابلہ تلوار کے زیادہ تر اکبر نے ہندوؤن کے ساتہہ رشتے کئے انکو اعلی عہدے دئے اور مسلمان سپہ سالارون کے خلاف ہندو سپہ سالارون اور وزیرون کو کرکے اپنی سلطنت کو مستحکم کیا ۱۵۵۶ء مین مغلون کی عملداری بجنور۔ پنجاب و دہلی و آگرہ کے قریب تہی اکبر نے اوسکو وسعت دی اور اول جیپور کی ریاست کو اپنے ماتحت کرکے وہان کے راجہ کی لڑکی سے شادی کی پہر جودہپور کو اپنے تابع کرکے وہان کے راجہ کی پوتی سی اپنے لڑکے سلیم کی کہ جو بعد کو شاہ جہانگیر ہوا شادی کی۔ چتوڑ کے راجہ نے اکبر کا بہت سخت مقابلہ کیا اور آخر کار مغلوب ہوا مگر بادشاہ کے ساتہہ کوئی رشتہ قایم نہین کیا نہ اپنی نسل کو مسلمانون کے ساتہہ ملایا۔ اسی وجہہ سے وہ لوگ آج تک تمام راجپوتون مین صحیح النسل ہونے کا جایز طور پر دعوی کرسکتے ہین۔

اکبر نے جیپور کے راجہ کے لڑکے کو پنجاب کا حاکم۔ راجہ مان سنگہہ کو کہ جس نے اکبر کے ساتہہ لڑائی مین برابر سلوک کیا تہا بنگال کا حاکم اور راجہ ٹوڈرمل کو وزیر مال مقرر کیا۔ چنانچہ منجملہ چارسو پندرہ منصب دارون کے اکیاون ۵۱ ہندو تہے اوس نے مسلمانون کے سوای اور لوگون پر جو جزیہ لگایا جاتا تہا موقوف کیا اور اپنی تمام رعایا کو برابری کی نگاہ سے دیکہا اوسکو ہر مذہب وملت کا پورا ادب تہا وہ بلاتعصب اور مذہبون کی باتون کو برابر سنتا

تھا بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ ابو الفضل و فیضی کیوجہ سے اکبر پورا پورا پابند شرع نہین
رہا تھا مگر یہ خیال کہان تک درست ہے ناظرین خود اکبر کے کارنمایان سے دیکھ لین گے
اگر کسی خاص مذہب کے عقائد کا پابند ہونے سے ہی آدمی خدا کی پرستش کرسکتا ہی تو اکبر
کی نسبت یہ الزام درست ہے۔ اوس کے دربار مین عیسائی لوگ بھی موجود رہتے تھے
اور اوس نے ایک شخص قادر فرایا توں کو گوا Goa سے بلا کر اپنے یہان چند نوجوانون
کو زبان یونانی مین تعلیم دینے کو مقرر کیا اور یونانی کتابون کا فارسی مین ترجمہ کرایا۔ فیضی نے
انجیل کے ایک حصہ کا ترجمہ کیا تھا۔ خانخانان نے کہ جنکا اصلی نام مرزا خان تھا بابر کی تحریرات
کا ترجمہ ترکی سے فارسی مین کیا۔ تان سین جسکا راگ ابتک مشہور ہے وہ بھی اکبر کے دربار
مین رہتا تھا فیضی اور ابو الفضل کی تصنیفات ہر شخص کو معلوم ہین یہ دونون اکبر کے بڑے
دوست تھے ابو الفضل اوسکا وزیر اعظم ہوا فیضی کا وقت تصنیف کتب مین زیادہ صرف
ہوا اسکے یہان چار سو ساتھہ [۴۶۰] کتابین مضمون کی موجود تہین اور ہر ایک کتاب بہت صحیح
لکھی ہوئی اور عمدہ جلد بندھی ہوئی تھی۔ بادشاہ کے یہان مختلف مذاہب کے لوگ اکثر بحث
کرنے کو جمع ہوتے تھے جلسہ بیشتر جمعہ کے روز ہوا کرتا تھا۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ
مراد اکبر کا ایک بیٹا انجیل مین تعلیم پاتا تھا مگر اس مین کوئی شبہ نہین کہ بادشاہ کو مذہب
عیسائی کے ساتھ بہت محبت تھی اوس کا یہ خیال تھا کہ خدا ایک ہے ہم کو اپنی عقل کے ذریعہ
سے اوسکی وحدانیت اور صفات کو معلوم کرکے اوسکا سجدہ کرنا چاہئے اور ہماری بہبودی
اسی مین ہے کہ خواہشات نفسانی کو کم کرین اور انسان کے ساتھ نیکی کرین کسی مذہب
یا امت کو کسی شخص کے اعتبار پر قبول نہ کرین کیونکہ انسان کیسا ہی اعلی ہو وہ ہمیشہ خطا وار ہے
انسان کے لئے اول تو کسی موجودہ چیز کی پرستش کی ضرورت نہین ہے اور اگر ضرورت

سمجھی جاوے تو سورج یا ستارے یا آگ کو بطور نشانی کے مانکر خدا تک پہونچنے کے لئے پرستش کرو کسی پادری یا ملّا یا عام جماعت مین پوجا یا نماز کی ضرورت نہین ہے نہ کہانے مین سوای اوسقدر قید کے کہ جو صحت بدن کے لئے ضروری ہے کسی قید کی ضرورت ہے صرف سورج کی بندگی اور آدہی رات - علی الصباح دعا اور دوپہر کیوقت سورج کا دہیان عوام الناس کے لئے کافی ہے" - چنانچہ ایک دفعہ جب بادشاہ سے مینہہ کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا تو اوس نے جوابدیا کہ خدا ہماری خواہشون سے ناواقف نہین ہے اوس کو ہماری دعا کی ضرورت نہین ہے - اکبر نے اس مذہب کے پہیلانے کی کوشش کی مگر سوای چند لوگون کے اور کوئی اوسکا مقلد نہین ہوا تاہم بادشاہ کے ہر شخص کو اپنے عقائد کی پابندی مین آزادی دینے کا ملک پر بہت اچھا اثر تہا اوسکے وقت مین نماز روزہ خیرات تیرتہون اور مقدس مقامون پر جانا اور جماعتون مین ملکر پوجا یا پرستش کرنا یا نماز پڑہنا ہر شخص کی مرضی پر چہوڑ دیا گیا تہا - ناپاک جانورون کے گوشت کا استعمال و شراب و قماربازی ممنوع کئے گئے تہے - نسبت بارہ برس کی عمر تک نہین ہوتی تہی - اکبر نے اپنا سنہ جاری کیا اور اوس مین مہینون کے نام مثل قدیم فارسی مہینون کے نامون کے تہے اور اوس سنہ کا شروع بادشاہ کی تخت نشینی کے سب سے قریب کے نوروز سے شروع ہوا - بجاے سلام علیکم کے لوگ "اللہ اکبر" کہکر سلام کرتے تہے اور اوسکا جواب "جل جلالہ" دیا جاتا تہا بادشاہ کو لوگون کا ڈاڑہی رکہنا ناپسند تہا اور اون سے بادشاہ کے روبرو سجدہ کرایا جاتا تہا ان سب باتون سے مسلمان بہت ناراض تہے - ہندوؤن کے مذہب کے ساتہ اکبر بہت کم مداخلت کرتا تہا - مگر اوس نے مجرم کے جرم یا بیقصوری ثابت کرنے کے لئے جلتے ہوئے لوہے کو پکڑنا اور شادی صغیر سنی کو بند کر دیا بیواؤن کی شادی کی ہدایت کی -

ستی ہونا سوای اوس صورت کے کہ جب عورت خود پختہ ارادہ رکہتی ہو بند کیا۔ چنانچہ
ایک مرتبہ جب راجہ جودہپور اپنے بیٹے کی عورت کو ستی ہونے پر مجبور کر رہا تہا اکبر فوراً وہان
پہونچ گیا اور ستی ہونے سے اوسکو روک دیا اوس نے جاتریون پر جو محصول لگائی جاتے
تہے سب معاف کر دئے اوسکا یہ قول تہا کہ گو یہ محصول ایک فضول خیال کے لوگون سے
لیا جاتا ہے تاہم ہر شخص کو اپنے مالک تک پہونچنے کے لئے پوری آزادی ملنی چاہئے اور
کوئی روک اوسکے لئے نہین ہونی چاہئے اُس وقت مین لڑائی مین جو لوگ پکڑے جاتے
تہے غلام نہین کئے جاتے تہے۔ ان سب باتون کا اثر اکبر کے بعد بہی باقی رہا اور اگر ملک
مین دیگر اسباب ظہور مین نہ آتے تو اوسکا اثر اور بہی زیادہ نیک ہوتا۔

اکبر کا ملکی انتظام کم و بیش اب تک چلا آتا ہے یہ انتظام جدید نہین تہا صرف پہلے انتظام مین
جو کچہ نقص تہا وہ دور کیا گیا تہا اوسکا بانی شیرشاہ تہا مگر وہ اوسکو پورا نہین کر سکا اکبر نے
اوسکو پورا کیا۔ اکبر کا یہ منشا تہا کہ زمین کی پیمایش صحیح صحیح کیجاوے ہر بگیہ کی پیداوار
معلوم کر کے یہ قایم کیا جاوے کہ اوسمین حصہ سرکار وقت کسقدر ہونا چاہئے اور اُس حصہ
کی قیمت مقرر ہو۔ چنانچہ تمام زمین کی پیمایش کے لئے ایک طریقہ تمام قلمرو بادشاہ مین مقرر
کیا گیا۔ زمین کی تین قسمین قایم کی گئین اور تینون قسمون کی زمین کی پیداوار کا اوسط قایم
کر کے بادشاہ کا حصہ ایک ثلث قایم کیا گیا مگر یہ حصہ بہی حسب حالت کم ہو سکتا تہا اور ہر
کاشتکار کو حق تہا کہ وہ اپنی زمین کی از سرِ نو پیمایش کرا کے اوسکی اصلی پیداوار پر مالگذاری
ادا کرے جو زمین کہ بنجر نہین رہتی تہی اوس پر ہر فصل کا محصول لیا جاتا تہا۔ بنجر پر صرف
اوس فصل کا کہ جب اُس پر کاشت ہو محصول لیا جاتا تہا جو زمین کہ طغیانی سے ناقابل کاشت
ہو جاتی تہی یا جس پر تین سال تک کاشت نہین ہوتی تہی یا اوسکے درست کرنے مین کچہ

خرچ ہوتا تہا تو اوس سے پہلے سال ۲/۵ لیا جاتا تہا اور ہر سال پانچوان حصہ اضافہ ہوتا تہا
جو زمین کہ پانچ سال تک کاشت سے خالی رہتی تہی اوس پر چار سال تک بہت رعایت
کی جاتی تہی ہر گانون کے زمین کی تفریق وہی تہی جو اب ہے یعنی خاکی - چاہی - گوندہ وغیرہ
ہر شہر و گانون کے اونیس برس کے نرخ نامہ پر اوسط قایم کیا گیا تہا اور مالگذاری کی تعداد
قیمت پیداوار پر بلحاظ اوس اوسط کے مقرر ہوئی تہی - تاہم ہر کاشتکار کو یہ اختیار تہا کہ
اگر وہ زر نقد نہ دینا چاہے تو غلہ و دیگر مالگذاری ادا کرے یہ سب بند و بست اول سالانہ
ہوتا تہا لیکن بعد کو وہ ۱۰ سالہ ہوا - ہر زمین کا رقبہ و قسم و کمی بیشی مالگذاری اور تعداد مالگذاری
برابر صحت کے ساتہہ درج رجسٹر کی گئی اور وہ رجسٹر ہاے آج تک ہندوستان مین
رائج ہین - اکبر کے وقت مین زمین کا محصول سترہ کروڑ پینتالیس لاکہہ روپیہ تہا اور کل آمدنی
سلطنت کی بیالیس کروڑ روپیہ تہی - بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ اکبر کیوقت کی مالگذاری
سرکار انگریزی کی مالگذاری سے زیادہ تہی بعض کہتے ہین کہ جو تعداد اوپر بیان کی گئی ہے وہ کاغذی
تعداد تہی دراصل اوسمین بہت کم وصول ہوتا تہا - تاہم جو تحقیقات کہ اکبر اور جہانگیر و شاہجہان
اور اورنگ زیب اور شاہ عالم کے وقت کی مالگذاری کی کی گئی اوس سے یہ پایا گیا کہ
اکبر کے وقت مین سترہ کروڑ پینتالیس لاکہہ - جہانگیر کے وقت مین سترہ کروڑ پچاس لاکہہ سے
بائیس کروڑ تک - شاہجہان کیوقت مین بہی اوسیقدر اور اورنگ زیب کے وقت مین
چوبیس کروڑ سے تیس کروڑ تک اور شاہ عالم کیوقت مین ۱۷۷۱ء مین جب احمد شاہ ابدالی کو
مغلون کی ریاست کی آمدنی کا نقشہ دیا گیا تہا تو چونتیس کروڑ پچاس لاکہہ چہیاسٹہ ہزار
چار سو روپیہ مالگذاری کی آمدنی تہی کل آمدنی جہانگیر کیوقت مین پچاس کروڑ تہی اور اورنگ زیب
کیوقت مین پہلے اسی کروڑ تہی اور پہر ستہتر کروڑ رہ گئی - اکبر نے جو تقسیم ملک کی کی تہی اوسکے

بموجب ایک کروڑ دام یعنی پچیس ہزار روپیہ کی مالگزاری کا ادا کرنے والا کروڑی قایم ہوتا تھا اور جب وہ ایک لاکھ دام وصول کرلیتا تھا تو وہ خزانہ عامرہ مین بھیج دیتا تھا۔

چالیس دام کا ایک روپیہ ہوتا تھا۔

جو ہدایات افسران مال کے نام اکبر نے جاری کیے تھے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس کو رعایا کی آسایش و بہبودی کا کتنا خیال تھا سرکاری محصول کی مستاجری نہین ہوتی تھی اور افسران مال پر تاکید تھی کہ خود کاشتکارون سے معاملہ کرین پٹواری یا مقدم کو درمیان مین نہ آنے دین یہ تمام اصلاحین راجہ ٹوڈرمل نے کہ جو اکبر کے وزیر تھین تہا کی تہین۔

راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ ٹوڈرمل ذات کے کہتری اور گوت کے ٹنڈن تھے بعض لوگون کا خیال ہے کہ لاہور پر علاقہ اودہ کے رہنے والے تھے بعض کہتے ہین کہ چونیہ ضلع لاہور کے متوطن تھے اور وہان پر ابتک اُن کے مکانات موجود ہین اونکی بیوہ مان نے اُنکو بڑی تنگدستی اور افلاس کی حالت مین پالا تھا سب سے پہلے عام منشیون مین مظفرخان کے پاس کام کرتے تھے پہر بادشاہی متصدیون مین داخل ہوئے اونکی طبیعت مین غور اور قواعد کی پابندی اور کام مین صفائی بہت تھی اور ابتدا سے ہی ہر بات کے حاصل کرنے اور لیاقت بڑہانے کا شوق تھا ہر کام جو وہ کرتے تھے نہایت شوق اور طریقہ سے کرتے تھے جو وقت کہ بادشاہی متصدیون مین تھے اونکی معلومات امورات دفتر و حالات ملک مین ایسی تہی کہ امرا و دربار کے کارپرداز ہر بات کا پتہ اون سے معلوم کرتے تھے اونہون نے تمام دفتر کی ترتیب دیکر پہیلے ہوئے کام کو سمیٹا۔ ہر کام مین اونکا نام آنے لگا اور وہ رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہونچکر کاغذات پیش کرنے لگے ٹوڈرمل اپنے دہرم کرم کے پورے پابند تھے اور ابوالفضل اونکی صدق دلی اور دیانت داری کا مداح ہے مگر دسکو انکا ہندوؤن کے

دہرم کرم کی زیادہ پابندی کرنا ناپسند تہا لیکن ٹوڈرمل نے وقت ضرورت کے اپنی پوجا پاٹ کو اپنے کار منصبی مین مخل ہونے نہ دیا اوس نے پہلے بادشاہ کے لشکر کا کہ جس مین آدمی کا پتہ نہین لگتا تہا انتظام کیا پہر بادشاہ کی مختلف مہمون مین جا کرا وسکے دشمنون کو فتح کیا۔ خان زمان کی مہم مین منعم خان کے ساتہہ اور چیتوڑ و تہنبور اور سورت کے معرکون مین اوسکی قلعہ گیری کی تدبیرون اور سامان و لوازمات مین عقل کی رسائی پر تمام مورخون کو اتفاق ہے اونہون نے ۹۸۰ سنہ ہجری مین گجرات مین جا کر آئین مال وجمع خرچ کے دفتر کا چند روز مین ہی بندوبست کر دیا اور ۹۸۱ سنہ ہجری مین جب منعم خان بہار کی مہم پر سپہ سالاری کر رہے تہے اور اکبر کے امرا و لشکر آرام طلبی مین پڑے ہوئے تہے تو ٹوڈرمل نے وہان جا کر لشکر کا انتظام کیا۔ جب پٹنہ فتح ہوا تو اوسکو اپنی خدمت کیوجہہ سے علم اور نقارہ ملا یہ شخص ہر معرکہ مین کمر بستہ اور مستعد رہتا تہا جہان کہین کہ بادشاہ کے کام مین خلل آتا تہا فوراً اوسکا انتظام کرکے اپنی دانائی و ہمت و استقلال طبیعت سے اصلاح کر دیتا تہا جہان کہین کہ دشمن کا مقابلہ آپڑتا تہا تو میدان جنگ سے نہین ہٹتا تہا۔ چنانچہ داؤد خان افغان کی لڑائی مین جب بادشاہی لشکر دشمنون سے مغلوب ہوکر گہر گیا تو ٹوڈرمل نہ ہٹا اور فوج کا دل بڑہاتا رہا اور آخر فتحیاب ہوا۔ ۹۸۳ سنہ ہجری مین جب داؤد خان نے صلح کا پیغام بہیجا تو خانخانان وغیرہ اور سب لوگ راضی ہوگئے مگر ٹوڈرمل جو اپنے آرام اور آسایش کو اپنے آقا کے کام پر قربان کرتا تہا راضی نہ ہوا بلکہ اپنی طرف کے سردارون کی ہمت باندہی اور صلحنامہ پر اپنی مہر نہ کی اس کے بعد پہر بہار مین جا کر اپنی لیاقت اور کارگذاری کو اسطرح پر دکہلایا کہ جملہ ناراض افسرون کو کہین دوستانہ فہمایش سے اور کہین لالچ سے کہین خوف دلا کر لشکر کا انتظام قایم رکہا اور جسقدر لڑائیان ہوئین اون مین کبہی دائین کبہی بائین جہین دلاوری سے کام کرتا رہا اور

سارے لشکر کو سنبھال لیا - غرضکہ بنگالہ کا بگڑا ہوا صوبہ اوس نے پہر بنا یا اسکے بعد گجرات اور دکن مین سلطان پور - سورت - بروچ - وڈودہ وغیرہ کے دفترون کو درست کیا اور اکبر کے دشمنون سے مقابلہ کرکے فتح پائی - پہر ۹۸۸ھ ہجری مین بنگالہ مین جاکر وہان کی سرکشون کو ٹہری جانکاہی سے دبایا اور جو کچھہ سپاہ اور سردار باغی ہوگئے تھے انکو اپنی حکمت عملی اور تحمل اور تدابیر سے اور جہان تلوار کی ضرورت تہی تلوار کے زور سے دبایا ۹۸۹ھ ہجری مین ٹوڈرمل اپنے عہدہ وزارت پر مستقل بیٹھا اور بائیس صوبون کا دیوان ہوا پہر ۹۹۳ھ ہجری مین چار ہزاری کا منصب اوسکو عطا ہوا اور ۹۹۷ھ ہجری تک اوس نے اپنے عہدہ کا کام انجام دیا اور پہر بادشاہ سے بوجہہ ضعیفی کے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی اجازت چاہی اور کہا کہ اب موت کا زمانہ قریب ہے گنگاجی کے کنارہ جا بیٹھون اور باقی زندگی کا زمانہ پرمیشور کی یاد مین گذارون مگر اکبر نے اجازت نہین دی - ٹوڈرمل بادشاہ کی حکم عدولی کو خدا کی نافرمانی سمجھکر دربار مین حاضر ہوتا رہا مگر تہوڑے سے دن کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہوا - یہ شخص راستی و مردانگی و معاملہ شناسی مین اوس زمانہ کے لوگون مین یکتا تہا بعض لوگ کہتے ہین کہ تعصب کا غلام تقلید کا دوست اور دل کا کینہ ور تہا مگر اوسکی حرکات سے ایسا ثابت نہین ہوتا تہا - اکبر کو جیسا اوسکی عقل و تدبیر پر اعتبار تہا اوس سے زیادہ امانت و دیانت و نمک حلالی و وفاداری پر بہروسہ تہا باوجود اپنی لیاقت اور جان نثاری کے اپنے تئین ٹرہاتا نہین چاہتا تہا بلکہ اپنے مالک کے حکم پر چلتا اور اپنی جان و مال سے بیخبر ہوکر ہر معرکہ مین جان توڑکر کام کرتا تہا اوسکی خوش انتظامی کا نتیجہ اکبر کے ہر سلسلہ انتظام مین دکھائی پڑتا تہا اوسکے وقت سے پہلے ہندوون مین فارسی پڑہنے کا رواج نہین تہا مگر اوس نے تمام قلمرو اکبر مین دفتر فارسی مین کردئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندو فارسی پڑہنے لگے اور

...ن کے ساتھہ بادشاہی دربار مین عہدے پانے لگے اسی کیوقت سے اردو کی بنیاد
...اور اکبر کے قلمرو مین جو اصلاح سکّہ مین ہوئی وہ بھی ٹوڈرمل کی وجہ سے ہوئی اُس نے
حساب مین ایک رسالہ لکھا کہ جس مین گُر بنے ہوئے ہین اور اُن گُرون کو لوگ آج تک یاد
کرتے ہین اوسکے نام سے ایک کتاب مخزن اسرار بھی مشہور ہے کہ جسمین دہرم گیان اسنان
پوجا پاٹ وغیرہ ایک حصہ مین اور دوسرے مین دنیوی کاروبار کا بیان ہے ایسے اشخاص
ہی یہ ثابت کرتے تھے کہ ہندوؤن مین باوجود گرنیکے بھی کتنا زور عقلی و علمی و بہادری باقی تھی —

اکبر کا ملکی انتظام — اکبر کی سلطنت مین سولہ صوبہ تھے الہ آباد — آگرہ — اودہ — اجمیر —
گجرات — بہار — بنگال — دہلی — لاہور — ملتان — مالوہ — برار — خاندیش — احمدنگر — ٹھٹھہ سندھ
اور کابل — ان مین سے صوبہ آگرہ سے ایک کروڑ چھتیس لاکھہ چھپن ہزار دو سو ستاون روپیہ
صوبہ دہلی سے ایک کروڑ پچاس لاکھہ چالیس ہزار تین سو اٹھاسی — صوبہ برار سے ایک کروڑ
تہتر لاکھہ چہتر ہزار ایک سو سترہ روپیہ کی آمدنی تھی باقی صوبون سے ایک کروڑ سے پچاس لاکھہ
تک کی آمدنی تھی — ہر صوبہ مین ایک صوبہ دار سپہ سالار ہوتا تھا اوسکو کل اختیار ملکی اور
فوجی حاصل تھا مگر وہ بادشاہ کی ہدایت کے موافق عمل کرتا تھا وہ چار یا پانچہزاری سے کم نہین
ہوتا تھا اوسکے ماتحت دیوان و بخشی بارگاہ شاہی سے مستقل طور پر مقرر ہوتے تھے مال اور
دیوانی کا کام دیوان کرتا تھا مفصلات کے عامل کارکن اور تحصیلدار جنکو کروڑی کہتے تھے
دیوان کے ماتحت ہوتے تھے فوجداری کا کام بخشی کے تعلق تھا — ایک افسر میر عادل اور
ایک قاضی بھی ہوتا تھا — قاضی مقدمہ کی کارروائی کرتا تھا اور قانون بیان کرتا تھا میر عادل
حکم دیتا تھا بڑے بڑے شہرون مین ایک ایک کوتوال ہوتا تھا باقی چھوٹے چھوٹے شہرون
مین افسران مال حاکم پولیس ہوتے تھے گانون کے لوگ خود اپنا بند و بست کرتے تھے —

انصاف کے قاعدہ سب جمع ہو چکے تھے - بیڑی ڈالنے یا قید کرنے یا تازیانہ لگانے کی سزا
نہین ہوتی تھی جب تک خود حاکم صوبہ کا . . دانی کہ بادشاہ کے یہان سے منظور نہ کرا لیا
موت کی سزا ہمیشہ بادشاہ کی منظوری سے ہوتی تھی جسم کے کسی عضو کا کاٹنا روا نہین تھا۔
انصاف مین دیر نہین ہوتی تھی - بادشاہ خود بھی انصاف کرتے تھے شہادت باضابطہ پر
انصاف کا زیادہ انحصار تھا انتظام راہداری و مسافرون اور بیوپاریون کی حفاظت کے لئے
بڑے بڑے امیرون کو شاہراہین یعنی سڑکین تقسیم کی ہوئی تھین جنہین کہ وہ دورہ کرتے تھے
اور راہگیرون کو مدد دیتے تھے فوج کی تنخواہ نقد خزانہ سے دیجاتی تھی قبل تنخواہ دینے کے
ہر شخص کا حلیہ بادشاہ کے یہان لکھا جاتا تھا ہر گھوڑے و اونٹ و بیل و گاڑی پر نشان
لگایا جاتا تھا اور سب کی تنخواہ مقرر تھی اور مقررہ وقت پر دیجاتی تھی سپہ سالارون کو جاگیر
کا دینا کم کر دیا گیا تھا اور جہان کہین کہ جاگیرین دیجاتی تھین وہان اونکی نگرانی بخوبی کیجاتی
تھی فوج مین دہ[۱۰] ہزاری اور پنجہزاری سے لیکر دس آدمیون کے حاکم یعنی منصب دار ہوتے
تھے وے لوگ اوتنی فوج کہ جتنی اونکے لئے مقرر تھی رکھ سکتے تھے اور اونکی تنخواہ خزانہ
سے ملتی تھی بعض اوقات یہ لوگ اوس فوج کا دسوان حصہ بھی نہین رکھتے تھے ان سب
منصب دارون کی فوج کا مجموعہ شاہی فوج ہوتی تھی جب یہ فوج لڑائی پر جاتی تھی تو بادشاہ
ایک شخص کو اوسکا سپہ سالار مقرر کرتا تھا اوسکے ماتحت اور بڑے بڑے افسر ہوتے تھے
مگر ان افسرون مین کوئی سلسلہ متابعت کا نہین تھا ہر شخص اپنے گروہ کا حاکم ہوتا تھا سواے
بادشاہ کے بیٹون کے پنجہزاری سے زیادہ کوئی نہین ہوتا تھا اور کل فوج مین صرف تیس[۳۰]
پنجہزاری تھے کہ جنہین تین راجپوت راجہ بھی شامل تھے یعنی راجہ بہاڑا مل - بھگوان داس اور
مان سنگہ ہر ایک منصب دار کا فرض تھا کہ آدھے پیادے اور آدھے سوار رکھے پیادون

ہین ایک چہارم کے پاس بندوقین ہوتی تہین باقی کے پاس تیر کمان ہوتے تہے سوای
اِنکے اَحدی لوگ بہی ہوتے تہے وہ معمولی سوارون سے زیادہ تنخواہ پاتے تہے۔ جو سوار
کہ دریای سندہ کے اوس پار سے آتے تہے اونکو پچیس عہ ماہواری ملتا تہا ہندوستانی
سوارون کو بیس عہ ماہواری ملتا تہا۔ بندوقچیون کے چہہ روپیہ اور تیراندازون کو ڈہائی روپیہ
ماہواری ملتا تہا منصبدارون کی بڑی بڑی تنخواہین ہوتی تہین بعض کو پانچ پانچ ہزار روپیہ
ملتا تہا اونکے عہدے موروثی نہین ہوتے تہے بلکہ ایک منصب دار کے مرنے پر بادشاہ اوس
کے بیٹے کو کوئی معمولی عہدہ دیدیتا تہا۔ ابوالفضل کہتا ہے کہ اکبر کے یہان چالیس لاکہ فوج
تہی مگر یہ شاید مبالغہ ہے۔ بہت سی عمارتین جو اکبر کے وقت مین بنی تہین اب تک موجود
ہین مثلاً فتحپور سیکری کے محل و درگاہ و مقبرہ ہمایون واقعہ دہلی و قلعہ آگرہ اوسی کے وقت
مین الہ آباد و اٹک کے قلعے بہی بنائے گئے تہے چنانچہ قلعہ آگرہ سب سے زیادہ مشہور ہے
یہ قلعہ پہلے سکندر لودی نے اینٹ۔ پتہر۔ چونہ سے تیار کرکے آگرہ کو دارالسلطنت بنایا
تہا مگر اکبر نے اس قلعہ کو سنگین بنایا اور اوسکے خرچ کا یہ انتظام کیا کہ تین سیر غلہ فی جریب تمام
ملک پر لگا دیا قلعہ کی دیوار کا عرض تیس گز بیان کیا جاتا ہے اوسکی بلندی ساٹہہ گز اور چار
دروازے ہین۔ تین چار ہزار آدمیون کی مدد پانچ برس تک جاری تہی اور تیس لاکہ روپیہ
اوس مین خرچ ہوا۔ اکبر کے یہان ہر صیغہ کا انتظام نہایت خوبی کے ساتہہ ہوتا تہا فضولخرچی
کہین نہین ہوتی تہی اور اس انتظام کی خوبی یورپ کے مسافرون نے جو اوس وقت ہندوستان
مین آئے تہے بڑی صراحت کے ساتہہ بیان کی ہے لشکر مین ہر قسم کا سامان و ہر قسم کے ڈیرے
وخیمہ و قنات موجود ہوتے تہے یہ لشکر ایک میل مربع مین پڑتا تہا اور اوسکی شان وشوکت
بیان سے باہر تہی۔ بادشاہ کی سالگرہ نہایت رونق کے ساتہہ ہوتی تہی چار چار بگہہ تک

زردوزی وریشمی قالین ومخمل کے فرش بچھتے تھے سونے وموتی وہیرے وجواہر کی کثرت سے
اوس مقام کی شان وشوکت دوگنی ہوجاتی تھی امیرون اورمنصب دارون کو خلعت دیئے
جاتے تھے بادشاہ سونے کی ترازو مین سونے۔ چاندی اور خوشبوؤن کے ساتھہ تلتے تھے
سونے چاندی کے بادام اون کے اوپر سے پھینکے جاتے تھے۔ بادشاہ اپنے تخت پر نگرم
کے محل مین رونق افروز ہوتے تھے اور اون کے چارونطرف اُن کے سردار بیٹھتے تھے کہ
جنکی پوشاکون اور زیورون کی نسبت سرطامس رو لکھتے ہین کہ مینے کبھی ایسی لاانتہا دولت
نہین دیکھی۔

اکبر کے ذاتی عادات۔ اکبر بہت سادہ مزاج تھا اور بمقابلہ اور بادشاہون کے تزک شان کو کم پسند
کرتا تھا وہ اپنے تخت پر کھڑا ہوکر یا اوسکے نیچے بیٹھکر انصاف کرتا تھا رحم دل
اور عادل اور خلیق تھا خود ہنرون مین دستکاری رکھتا تھا کھانے پینے مین کمی کرتا تھا صرف
تین گھنٹے سوتا تھا عوام الناس کے ساتھہ بہت اخلاق برتتا تھا اور امیرون کی نذرون کے
مقابلہ مین عام کی نذرون کو زیادہ محبت کے ساتھہ قبول کرتا تھا اوسکے متعلقین اوس سے
محبت کرتے تھے اور اوس کا رعب مانتے تھے اور اوسکے دشمن سب اوس سے ڈرتے
تھے۔ اوسکی ہمیشہ یہ خواہش تھی کہ اپنی رعایا کی بہبودی مین مصروف رہکر لوگون کے دلون
کو اپنے ہاتھہ مین لون۔ باوجود ہزارون تفکرات اور پیچیدہ معاملات کے اوسکا مزاج کبھی
برہم نہین ہوتا تھا بلکہ وہ ہمیشہ خوش وخرم رہتا تھا وہ ہمیشہ وہ کام کرتا تھا کہ جس سے خدا
راضی ہو اور اپنی طبیعت کو دقیق مسئلون کے حل کرنے مین مائل کرتا تھا علم وعمل کی ترقی اور
دوسرون کی علم سے ہمیشہ فائدہ اوٹھانے اور اپنے علم یا واقفیت کو کمتر خیال کرکے ہر شخص کی
بات کو اس غرض سے سنتا تھا کہ شاید اوسکی زبان سے کوئی اچھی بات نکل آوے یا کسی اچھے

کام کا تذکرہ اوسکے کان تک پہونچے وہ باوجود اسقدر عقل وتمیز کے کبھی تحقیقات سے
درگذر نہین کرتا تہا اور رئیسون کے یہان تو فسانہ گو سُلانے کے لئے آتے تہے مگر اکبر کے
یہان فسانہ گو اوسکو جاگتا رہنے کے لئے آتے تہے اوسکی تمام زندگی اندرونی وبیرونی ریاضت
ونیکی مین گذرتی تہی وہ نہ کبھی اپنا وقت ضائع کرتا تہا نہ کسی فرض کے پورا کرنے مین غافل رہتا
تہا اوسکا ہر کام خدا کی عبادت خیال کیا جاتا تہا اور ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتا رہتا تہا اور اپنی برتاؤ کی اوپر
نظر رکہتا اوسکا کام تہا کہ علی الصباح جب آفتاب نکلتا تہا۔ دوپہر کیوقت جب اوسکی پوری
روشنی ہوتی تہی شام کیوقت جب وہ غروب ہوتا تہا اور آدہی رات کے وقت جب
وہ چڑہنا شروع ہوتا تہا تب اوس کی بندگی کرتا تہا وہ مہینون گوشت نہین کہاتا تہا اور نہ
خواہش نفسانی کو روکتا تہا اور اکثر اوقات چوبیس گہنٹہ مین ایک دفعہ سے زیادہ نہین
کہاتا تہا۔ رات کو تہوڑی دیر اور پہر صبح کے وقت تہوڑی دیر سوتا تہا باقی تمام رات کام کرنے
اور علماء وصوفیون سے گفتگو کرنے مین گذارتا تہا۔ صبح ہونے سے آدہ گہنٹہ پہلے اکیلا خدا
کی بندگی کرتا تہا پہر ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے تہے تمام دن رات مین دو دفعہ بادشاہ
کے پاس ہر شخص جا سکتا تہا جب کسی افسر سلطنت کو کسی معاملہ مین ہدایت درکار ہوتی تہی تو
وہ بادشاہ کے پاس بلا تکلف جا سکتا تہا" جو ہدایات کہ اکبر نے سپہ سالارون فوجدارون
اور کوتوالون وغیرہ کو جاری کین وہ سب اوسکی دانشمندی کو پورے طور پہ ثابت کرتی
ہین مثلاً سپہ سالارون کی ہدایت مین یہ لکہا ہے سپہ سالار خدا کو خوش کرنے کی ہر طرح پر
کوشش کرین اور رعایا کی بہبودی کا پورا خیال رکہین ہر شخص کے حفظ مراتب کا لحاظ رکہین
لوگون کی مزاج دانی کرین بدزبانی سے باز رہین انصاف کرتے وقت صرف گواہون کی
شہادت یا بیانات حلفی پر اکتفا نہ کرین بلکہ ہر طرح پر تحقیقات کرکے اصلیت کو دریافت

کرین انصاف کرنے مین دیر نہ کرین خداپرستون اور درویشون کی صحبت اختیار کرین۔
عاقلون کے ساتھ بیٹھین ہر شخص سے بے تکلف نہ ہون۔ میرعادل و قاضی کے لئے
ہدایت تھی کہ وہ بلا رو رعایت و بلا طمع نفسانی کے انصاف کرے تحقیقات مین ہر قسم کی
کوشش عمل مین لاوے ظالم اور مظلوم مین تمیز اسے شروع تحقیقات مین واقعات مقدمہ کے
دریافت کرکے اوسکے ہر رگ و پہلو کو جانچے ہر گواہ کا اظہار علیحدہ علیحدہ تحریر کرے معاملہ
پر پورا غوص کرکے اصلیت کو دریافت کرلے۔ کوتوال کے لئے ہدایت تھی کہ وہ چوکی۔
پہرے سے ایسا ہوشیار رہے کہ لوگ آرام سے سووین شہر کے ہر محلہ و گلی کی خبر رکھے
ہر شخص کے چال چلن سے واقف ہو گلیون اور بازارون کو صاف رکھے بیکارون کو کسی
ہنر مین لگاوے اگر وہ چور کو پکڑ کر مال مسروقہ برآمد نہ کریگا تو خود مال کی قیمت کا ذمہ دار
ہوگا اوسکا فرض تھا کہ نرخ بازار کو اعتدال پر رکھے کسی شخص کو شہر کے باہر غلہ خریدنے کو
نہ جانے دے امیرون کو روزمرہ کی ضروریات سے زیادہ نہ خریدنے دے وزنون و
باٹون کا نگران رہے شراب خواری کو روکے زاہدون و درویشون کی حفاظت کرے اور
اون لوگون کی جو درویش بنکر رعایا کو لوٹتے ہین نگرانی رکھے۔ عورتون کے نہانے کی گھاٹ
و کنوئین مردون کے گھاٹون و کنوئون سے علیحدہ رکھے۔ کسی عورت کو اپنی مرضی کے خلاف
ستی نہونے دے لاوارث مال کی حفاظت کرے۔ مالگذار کے لئے ہدایت تھی کہ وہ اپنے
تئین کاشتکارون کا دوست سمجھے اور اپنے کام مین راستی کو دخل دے اور ایسی جگہ
پر کام کرے جہان ہر شخص اوسکے پاس پہونچ سکے کاشتکارون کو حسب ضرورت روپیہ
قرض دے اور انکی آسایش کے موافق اون سے روپیہ واپس لے۔ جب کسی گاؤن
مین وہان کے مقدم کی کوشش سے کاشت مین ترقی ہو تو اوسکو ترقی پیداوار کا سوہ زمین دے

ہرقسم کی پیداوار سے واقفیت حاصل کرے - ہر کاشتکار سے واقفیت پیدا کرے اگر
کاشتکار زر نقد نہ دیسکے تو غلہ بذریعہ کنکوت یا بٹائی یا کھیت بٹائی یا لنگ بٹائی کرلے
مالگذاری وصول کرنے مین سخت مزاجی کو دخل نہ دے -

اکبر کے صوبون کی حالت -

جو حالت کہ ملک کے مختلف صوبون کی اکبر کیوقت مین تھی وہ یہی یہان
کی ترقی کی شاہد ہے - بنگال مین پانچ پانچہزار روپیہ کی تیاری کے
بالنس کے مکانات بنتے تھے - سن کے قالین ایسے نفیس ہوتے تھے کہ گویا ریشم کے
بُنے ہوئے ہین - ہیرے - زمرد - موتی وغیرہ غیر ملکون سے بنگال مین بکثرت آتے تھے
چاٹگام تجارت کی بڑی جگہہ تھی وہان پر عیسائی اور اور لوگ تجارت کے لئے آتے تھے سونار
گانون مین خاصا اور بربکاباد مین تنزیب جسکو گنگاجل کہتے تھے تیار ہوتی تھی شریف آباد
کے بیل پندرہ پندرہ من بوجھ اوٹھاتے تھے - اوڑیسہ مین ایک سو اونیس قلعے تھے -
کٹک مین راجہ مکند دیو کا محل نو درجون کا تھا - پوری مین جگناتھ جی کا مندر اوس وقت بھی
ویسا ہی متبرک سمجھا جاتا تھا جیسا اب سمجھا جاتا ہے اور اوس وقت مین بھی اتنا ہی بھوگ لگتا
تھا کہ جتنا اب لگتا ہے بتیس ہزار آدمی جیسکہ اب بھوجن کرتے ہین جب بھی بھوجن کرتے تھے
ابوالفضل اوسکی سات سو تیس برس کا بنا ہوا کہتا ہے -

صوبہ بہار مین کاشت بہت ہوتی تھی وہان کا چانول ضرب المثل تھا گھی پان کی ویسی ہی
ہی کثرت تھی جیسکہ اب ہے کاشتکار لوگ عمدہ عمدہ کپڑے پہنکر اپنی مالگذاری داخل کرنے آتے
تھے ہاتھی بکثرت ہوتے تھے - لوگون کو کشتیان بنانے مین بڑی دستکاری تھی - رنگین شیشہ
اور کاغذ بھی بہت تیار ہوتا تھا - گیا مین جو اوس زمانہ مین بھی بڑا مقدس مقام تھا جواہرات
کی بڑی تجارت ہوتی تھی - سرکار مونگیر مین ایک دیوار دریای گنگا سے پہاڑ تک بطور حد

فاصل بہار اور بنگال کے بنی ہوئی تہی۔ صوبہ الہ آباد مین ہر قسم کے پہل اور پہول و خربوزہ
وانگور ہوتے تہے۔ بنارس۔ جلال آباد و مئو مین جہنڈا اور عمدہ ململ کپڑا بنتا تہا۔ جونپور اور
نرول مین قالین بنتے تہے۔ بنارس مین سنسکرت پڑہنے کے لئے دور دراز سے لوگ
آتے تہے۔ کالنجر کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے بڑا مشہور تہا وہان پر آبنوس بہت ہوتا
تہا۔ صوبہ اودہ مین کاشت بہت ہوتی تہی۔ وہان کا چانول خوشبو کے لئے مشہور تہا پہل
و پہول بکثرت ہوتے تہے۔ بہرایچ مین حبیب سالار کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے تہے
اودہ۔ لکہنؤ۔ نیمکہار۔ بلگرام بڑی رونق کی جگہہ تہین۔ صوبہ آگرہ مین بہی کاشت بہت
ہوتی تہی یہان پر خوشبودار پہول۔ پان۔ اور خربوزے اور انگور بکثرت ہوتے تہے شہر آگرہ
بڑا شہر تہا جمنا کے دونون طرف پانچ کوس تک خوشنما مکانات و باغ تہے کہ جنمین ہر ملک
کے لوگ رہتے تہے اور ہر موسم کی پیداوار موجود تہی۔ قلعہ سنگ سرخ کے اندر جو اکبر نے بنایا
تہا پانسو مکانات پتہر کے موجود تہے دریا کے دوسری طرف چہار باغ تہا۔ فتح پور سیکری کے
قلعہ کے اندر بہت شاندار مکانات تہے بہار و لطف باغات و مکانات و پہاڑ پر ایک مسجد
و مدرسہ و شہر کے پاس ایک جہیل بارہ کوس مین اور ایک جنگل تہا آگرہ مین ہر قسم کے کاریگر
موجود تہے یہان پر عمدہ کمل اور باریک کپڑا بہت بنتا تہا۔ بیانہ کے آم اور مصری مشہور
تہی وہان ایک کنوان تہا کہ جسکے پانی سے شکر کے گیند وڑے بنکر دور دور جاتے تہے۔
گوالیار کے گانیوالے مشہور تہے تانسین کو اکبر نے ایک کروڑ دام یعنی ڈہائی لاکہ روپیہ
انعام دیا۔ بیرت مین ایک تانبے کی کان تہی کہ جس مین ایک من کچی دہات سے پینتیس
سیر تانبا نکلتا تہا۔ مالوہ کے دریا و جہیلون و ملک کی رونق و شادابی کی بہی اوس زمانہ
مین بڑی تعریف تہی۔ شب مالوہ ہمیشہ سے مشہور چلی آئی ہے دونون فصلین اچہی ہوتی

تھین گیہون - پوست - نیشکر - خرپوزہ - انگور وہان بکثرت ہوتے تھے - اُجین کے پاس
ایک مقام کدٗھا تھا کہ جہان کے کاشتکار اپنی مالگذاری مین مہرین اور ہاتھی دیتے تھے -
چندیری مین چودہ ہزار مکانات پتھر کے تھے - تین سو چوراسی بازار و تین سو ساٹھہ سرائین
اور بارہ ہزار مسجدین تھین - منڈو مین املی - نارجیل کے موافق ہوتی تھی - صوبہ خاندیش
مین پھول - پھل و چاول و پان بہت ہوتے تھے - برہان پور کے باغون مین چندن ہوتا
تھا - صوبہ برار مین ایک مقام بیرگدٗھ تھا کہ جہان ہیرے کی کان تھی - آندورا اور ترل مین
فولاد کی کانین تھین صوبہ گجرات مین آم اسقدر افراط سے ہوتا تھا کہ کل صوبہ کو باغ انبہ کہنا
چاہیئے وہان کے نقاش اور کاریگر مشہور تھے - خوبصورت داواتین اور ڈبیان اور مخمل و
کپڑا مثل ترکستان و یورپ و فارس کے بنتا تھا جواہرات کی ٹری تجارت ہوتی تھی احمدآباد مین
ہر ملک کی چیزین ملتی تھین پہلے تین سو ساٹھہ اور پھر چوراسی پورے تھے کہ جہان ایکہزار مسجدین
تھین کھمبے مین مختلف قسم کے سوداگر جہاز لاتے تھے سورت تجارت کی ٹری جگہہ تھی پارسی لوگ
وہان رہتے تھے - صوبہ دہلی مین فارس و تاتار و ہندوستان کے میوہ جات پیدا ہوتے
تھے ہر قسم کی عمارتین پتھر و اینٹ کی موجود تھین اور ہر ملک کی چیزین دستیاب ہوتی تھین -
ابوالفضل کہتا ہے کہ شہر دہلی کئی جگہہ آباد ہوا اور اوجڑا سلطان قطب الدین و شمس الدین
التمش راے پتھورا کے قلعہ مین رہتے تھے غیاث الدین بلبن نے ایک دوسرا قلعہ بنایا
کہ جسمین بہت سی شاندار عمارتین تھین اور اوس نے یہ قانون جاری کیا کہ جو کوئی اوس قلعہ مین
پناہ لیوے وہ سزا سے بچ جاوے پھر معز الدین نے گنگلوکھیری جمنا کے کنارہ پر بنائی -
اُسی کو امیر خسرو نے قران السعدین مین بیان کیا ہے مقبرہ ہمایون اوسکے پاس ہی ہے پھر سلطان
علاوالدین نے ایک نیا شہر اور قلعہ جسکو سری کہتے ہین بنایا سلطان تغلق نے تغلق آباد

بسایا اوسکے بیٹے محمد تغلق نے دوسرا شہر بنایا فیروز تغلق نے فیروزآباد بسایا کہ جس مین وہ
جمنا سے نہر لے گیا پھر دین پناہ بنایا گیا اسکے بعد شیر خان نے دوسری دہلی بسائی مگر یہ بھی
اب ویران ہے۔ گو کچھر کی اسیقدر پرستش ہوتی تھی جیسیکہ اب ہوتی ہے کل صوبہ دہلی
بڑا شاداب تھا بعض مقامون پر سال مین تین تین فصلین ہوتی تھین۔ صوبہ لاہور بھی بڑا
آباد تھا وہان پر ایران و توران کی اشیا پیدا ہونے لگین تھین کشمیر و کابل و بدخشان سے
خربوزہ اور پہاڑی برف آکر بکتی تھی وہان کے گھوڑے مثل عراق کے گھوڑون کے مشہور
تھے۔ لاہور مین ہر ملک کے لوگ اور ہر قسم کے کاریگر موجود تھے نمک جیسے اب نکلتا ہے
ویسے ہی پہاڑون سے نکلتا تھا ایک دام یا دو دام فی من فروخت ہوتا تھا اور زمیندار دس
دام فی بوجھہ پر اور سرکار ایک روپیہ اٹھارہ من لیتی تھی نگرکوٹ ویسی ہی پرستش کی جگہہ
تھی جیسیکہ اب ہے۔ جوالا مکھی کی بابت ابوالفضل کا خیال ہے کہ یہ شعلہ قدرتی پہاڑ مین سے
نکلتا ہے کوئی خاص معجزہ کی بات نہین ہے۔ صوبہ کشمیر کی شادابی و رونق اور وہانکی پیداوار
کی تعریف جیسی کہ جب تھی ویسی ہی اب ہے یہان کے پشمینے کے دوشالے ہر ملک مین
جاتے تھے۔ چورون و فقیرون کا نام نہین تھا۔ چار چار منزل کے مکان تھے ہر قصبہ مین کاریگر
موجود تھے لوگ کشتیون پر تجارت کرتے تھے وہان کے بڑھئی مشہور تھے۔ لوگ بھوج پترون
پر لکھتے تھے۔ رشی ایشور کی پوجا کرتے تھے کسی سے کچھ نہین مانگتے تھے مگر نیز مسافرون
کی آسایش کے لئے پھل دار درخت لگاتے تھے۔ سرینگر ہمیشہ سے پٹو اور دوشالون کے لئے
مشہور تھا۔ پنپور مین بارہ ہزار بیگھہ مین زعفران ہوتی تھی کشمیر کے متعلق کابل و قندہار تھا
قندہار مین محصول انگور کی کاشت پر مثقالون کے حساب سے لیا جاتا تھا۔ کابل مین میوہ جات
کی بہت کثرت تھی شہر کابل بڑا خوبصورت شہر تھا۔

تعلیم وغیرہ ـ اکبر کے وقت مین مدرسہ جات اور کالجون مین تعلیم بلحاظ حالت یا مذہب
طلباء کے بخوبی ہوتی تہی اور اخلاق اور حساب اور زراعت واقلیدس ونجوم وطریقۂ انتظام
وعلم طبعی وتواریخ وغیرہ مین سبکو تعلیم دیجاتی تہی - ہندوؤن کو ویاکرن اور ویدانت اور پاتنجل
پڑہایا جاتا تہا اور شروع مین ہی جب طالبعلم حروف ملانے لگتا تہا تو اوسکو ایسے مصرع بتلائے
جاتے تہے کہ جنمین کوئی بات اخلاق کی ہو شادی صغیر سنی کے روکنے کے لئے بادشاہ کی
طرف سے ۲ دو آدمی مقرر تہے ایک عورت کی اور ایک مرد کی حیثیت کو دریافت کرتا تہا شادیون
پر محصول لیاجاتا تہا پانچہزار سے ایک ہزار کے منصب دار سے دس مُہر - نو سے پانچ سو تک
کے منصب دار سے چار مُہر - پانچ سو سے ایک سو تک کے منصب دار سے ۲ دو مُہر - اسّی سے
بیس تک کے منصب دار سے ایک مہر اور دیگر رئیسون سے چار روپیہ - اوسط درجہ کے
آدمیون سے ایک روپیہ اور عوام الناس سے ایک دام لیاجاتا تہا - اکبر کے وقت مین کنوون
سے پانی کہینچنے کی کلین اور جہاز بہی بنتے تہے یہ جہاز افریقہ اور روم اور دیگر عیسائی ملکون کو
جاتے تہے کشتیون پر بازار وباغ لگائی جاتے تہی جہازون اور ملاحون کی نگرانی کے لئے افسر
مقرر تہے الہ آباد - لاہور - بنگال اور سندہ سے جہاز برابر جاتے تہے جو مال کہ آتا تہا اور باہر
جاتا تہا اوس پر بہت تہوڑا محصول لیا جاتا تہا پیداوار اوس زمانہ مین بمقابلہ حال کے بہت
زیادہ تہی اور نرخ ارزان تہا عمدہ سے عمدہ زمین مین اٹہارہ من گیہون اور اوسیقدر جو اور
سترہ من چانول - تیرہ من جوار ہوتی تہی اوسط پیداوار گیہون وجو کی تیرہ من فی بیگہہ وچانول
کی اسیقدر اور جوار کی دس من تیرہ سیر تہی گیہون بارہ دام فی من جو آٹہہ دام فی من اور اول
درجہ کے چانول ۱۱۰ سو دام فی من مونگ اٹہارہ دام فی من جوار دس دام فی من باجرہ آٹہہ دام
فی من دال اٹہارہ دام فی من سے بارہ دام فی من تک میدا بائیس دام فی من گہی ۲۰۵ دوسو پانچ

دام فی من تیل اسّی دام فی من دودھ پچیس دام فی من گڑھ چھتیس دام فی من شکر ایکسو اٹھائیس
دام فی من بکتی تھی نمک سولہ دام فی من تھا آچار دو دام فی سیر کے قریب بکتی تھی بکریکا گوشت
چھپن دام فی من تھا انار ساڑھے چھہ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک اور کشمیری انگور ایکسو آٹھہ
دام فی من بکتے تھے ہر قسم کے میوہ جات مثلاً آم - اننناس - کیلہ - شریفہ - خربوزہ - تربوز
کھجور - نارجیل - اخروٹ اور ہر قسم کے ساگ و ترکاریان کثرت سے ہوتی تھین خوشبو کی
چیزین جو اب رائج ہین سب رائج تھین اور مشک ایکروپیہ تولہ سے ساڑھے چار روپیہ تولہ تک
بکتا تھا ہر قسم کے پہول ملک مین ہوتے تھے - نئے نئے کام فارس - چین - یورپ کے
لوگون کو بلاکر اس ملک کے لوگون کو سکھائے گئے تھے لاہور مین دوشالے بنانیکے ایک ہزار
کارخانے موجود تھے - مختلف قسم کے زربفت اس ملک مین بنتے تھے اور یورپ سے بھی
مخمل - زربفت - زری اور طاش کے کپڑے آتے تھے ایک ایک تھان کی قیمت ساٹھہ سے
ستّر مہر تک ہوتی تھی ریشمی کپڑا یہان پر بھی بنتا تھا اور ہرات مشہد اور یورپ وغیرہ سے بھی
آتا تھا اور ایک تھان کپڑے کی قیمت چار چار مہر تک ہوتی تھی روئی کا کپڑا بیشتر یہین بنا جاتا
تھا اور اوسکی نفاست اس سے ظاہر ہوگی کہ خاصا تین روپیہ سے پندرہ مہر تھان تک کا
ململ چار روپیہ سے پانچ مہر تھان تک کی تن سکھہ و گنگاجل بھی اسی قیمت کا چوتر دو روپیہ سے
نو مہر تک کا بافتہ ڈیرہ روپیہ سے پانچ مہر تک کا ڈوریہ و بہادر شاہی چھہ روپیہ سے دو مہر تک
کی بنتی تھی غریبون کے لئے چھینٹ و گزی و سلاہٹی بکثرت ہوتی تھی اور ان چیزونکی قیمت
دو دام سے ڈیرہ روپیہ گز تک ہوتی تھی پشمینہ بھی بہت بنتا تھا تاگوری - لاہوری پشمینہ کا
تھان دو روپیہ سے ایک مہر تک سوف چار سے پندرہ مہر تک ہوتا تھا دوشالے دو روپیہ
سے آٹھہ مہر تک کے بنتے تھے سرپیچ ۸ سے چار مہر تک کے جامہ وار بھی اسی قیمت کا ہوتا تھا

کمل ولوئی وٹوپیان بہی بنتی تہین کمل دس دام سے دو روپیہ تک کے اور پٹو ایک روپیہ سے
دس روپیہ تک کے ہوتے تہے علاوہ ازین بہت سا کپڑا جسکا رواج جاتا رہا بنتا تہا مثلاً مطبق
مشجر فرہنگی۔ کورتہ وار۔ گجراتی۔
فن خوشنویسی ونقاشی ومصوری بہی ترقی پر تہا۔ محمد حسین کشمیری کہ جسکا خطاب زرین قلم تہا
نستعلیق مین بہت کامل تہا۔ بادشاہ کے یہان روزمرہ ایک نہ ایک لایق آدمی کتاب
پڑہتا تہا اور اخلاق ناصری۔ گلستان۔ بوستان۔ شاہنامہ۔ کلیات ملا جامی۔
کیمیای سعادت روز پڑہی جاتی تہی بہت سی کتابون کا سنسکرت سے فارسی وہندی مین
ترجمہ ہوا۔ امیر فتح اللہ شیرازی وکشن جوشی وگنگا دہر وتہیش وہمانند وابوالفضل نے زائچہ
جدید کا فارسی سے ہندی مین ترجمہ کیا اور مہابہارت کا باہتمام نقیب خان ومولانا عبدالقادر
بدایونی ومیسح سلطان تہانیسری کے فارسی مین خلاصہ کیا اور نام اوس کا رزم نامہ رکہا۔
رامایین واتہرون وید کا ترجمہ حاجی ابراہیم سرہندی نے کیا فیضی نے اپنی لیاقت سے اپنے
تیئن اکبر کے دربار کا ایک رکن بنا کر ملک الشعراء کا خطاب پایا تہا بعض لوگ کہتے ہین کہ
اوس نے بنارس مین ایک بڑے پنڈت کی خدمت کرکے سنسکرت پڑہی اور ہندو بنکر اُسکے
گہر رہا رخصت ہونے کے وقت اپنی قومیت ظاہر کی اور اپنے قصور کی معافی چاہی چنانچہ پنڈت
نے افسوس کیا مگر اوسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تہا اور اوس سے یہ عہد لیکر کہ گایتری
اور ویدون کا ترجمہ نہ کرنا رخصت کیا مگر اِس قصہ کے مستند ہونے مین کلام ہے تاہم اِس مین
کوئی شبہ نہین کہ فیضی فارسی اور سنسکرت دونون کا فاضل تہا اوس نے لیلاوتی کا جو سنسکرت
مین مشہور کتاب علم حساب کی ہے ترجمہ کیا مہابہارت کے پربون کو بہی فارسی مین لکہا مگر اوس کی
سب سے مشہور کتاب جو سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کی گئی قصہ نلدمینتی ہے فیضی کے ترجمہ

بھگوت گیتا سے چند شعر نقل کرتے ہین جس سے ثابت ہوگا کہ ترجمہ نہ صرف صحیح ہے بلکہ مترجم نے اپنی طبیعت کی نیکی و خوبی کو برابر دکھلایا ہے شعر

عجائب درختے است این کائنات	کہ بخشش ببالاست ایخوش صفات
ہمہ شاخہا سوی پائین عیان	ورقہا ی بیداست ہر برگ آن
ولے پائدار است و ناپائدار	بنا شد چو آب روانش قرار
بود بید دان ہرکہ این راز یافت	بہ کار آن مایۂ ناز یافت
تماشہ کن اورا درین کہنہ کاخ	بہر شاخ باشد پراگندہ شاخ
زگن شاخہا یش نموی کند	ز آز و ہوا سر خرو مکند
دگرنہ کند میل بالا روی	بمغز سخن رس کہ عارف شوی

ہری ونش پوران کا بھی اکبر نے فارسی مین ترجمہ کرایا اسی بادشاہ کے وقت مین ایک تاریخ ایک ہزار برس کی نقیب خان وغیرہ نے تیار کی - نقاشون اور مصورون کو بہت انعام دیا جاتا تھا میر سید علی تبریزی و خواجہ عبدالصمد شیرازی و دسونت کہار و بساون و کیسولال و مکند وغیرہ مشہور نقاش تھے - کتابون پر بہت سی تصویرین بنائی جاتی تھین چنانچہ قصہ امیر حمزہ پر جو بارہ دفترون مین تھا ایک ہزار چار سو تصویرین بنا کر ایک کتاب مین رکھی گئین - ہر قسم کے ہتیار و زرہ بکتر بھی بنتے تھے اور نصف روپیہ سے پندرہ مہر تک کی تلوارین و ایک مہر تک کی کٹار و چار آنہ سے تین مہر تک کی کمان و تیس روپیہ دستہ تک کے تیر تیار ہوتے تھے بندوقین ایسی بنائی جاتی تھین کہ اونکے پھٹنے کا احتمال نہین ہوتا تھا - ہاتھی - اونٹ - بیل - خچر و گھوڑے ہر قسم کے بافراط موجود تھے بیل کھیتی و گاڑی کے کام مین ہاتھی و اونٹ سواری و بار برداری کے کام مین آتے تھے ہاتھیون کی قیمت

سو روپیہ سے لاکھہ روپیہ تک ہوتی تہی پانچہزار اور دس ہزار کی قیمت کے ہاتھی عام طور پر
فروخت ہوتے تہے ہاتہیون کو بہت سے کرتب سکہائے جاتے تہے بہینسے سرکار مین پانچ
کہینچنے مین لگائے جاتے تہے بعض بعض گائین پندرہ پندرہ سیر تک و بہینسین تیس سیر دودہ
تک دیتی تہین ملک مین ہر قسم کی عمارت موجود تہی اور جو مصالحہ اب عمارت کے کام مین
آتا ہے وہ پہلے بہی آتا تہا مگر قیمتون مین بڑا فرق تہا مثلاً فتحپور کا پتہر سرخ تین دام فی من
بکتا تہا۔ اینٹین قسم اول کی تیس دام فی ہزار بکتی تہین لکڑی شیشم کی قریب پندرہ دام ایک
گز الہی لمبی و سات تسو موٹی و آٹہہ تسو چوڑی ملتی تہی شیشہ روپیہ کا سوا سیر بکتا تہا۔ اول
قسم کے معمارون و بڑہیون کو سات دام روز ملتا تہا باقی کو چہہ دام سے دو دام تک ملتا
تہا جو سنگتراش پہول پتے کاٹتے تہے اونکو چہہ دام فی گس کے حساب سے مزدوری ملتی
تہی بہشتیون کو دو دام سے تین دام تک اور عام مزدورونکو دو دام روز ملتا تہا۔
اکبر کے وقت مین ایک جہاز دریای راوی سے لاہور کے نیچے سے چہوڑا گیا اور وہ ٹہٹہہ
مین جا ملا۔ ایران کا ایلچی لاہور سے ایران کو جہاز مین گیا۔ ایک جہاز ایسا تیار کیا گیا تہا کہ
جسمین پانچہزار من بوجہہ آسکتا تہا یہ جہاز ۱۰۰۲ سنہ ہجری مین راوی کے کنارہ پر تیار ہوا تہا۔
اوسکا مسطول پینتیس گز الہی تہا اور اوسمین دو ہزار نوسو چہتیس ۲۹۳۶ بڑے بڑے شہتیر سال کے
لگے ہوئے تہے دوسرا جہاز جو ۱۰۰۴ سنہ ہجری مین تیار ہوا وہ پندرہ ہزار من بوجہہ اوٹہا سکتا تہا
اوسکا مسطول سینتیس ۳۷ گز کا تہا اور اوسکی تیاری مین سولہ ہزار تین سو اڑتیس روپیہ خرچ ہوئے
تہے یہ تمام ترقی اکبر بادشاہ اور اوس کے مشیرون کی لیاقت کی وجہہ سے تہی چنانچہ
چند مشیرون کا اختصار کے ساتھہ ذکر کیا جاتا ہے۔ ابو الفضل۔ فیضی۔ راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ
مان سنگہ۔ راجہ بیربل کے نام اکبر کے نام کے ساتھہ ہر شخص کی زبان پر ہین ابو الفضل کی

انشا پردازی اور لیاقت سے ہر شخص واقف ہے یہ شخص بڑا مزاج شناس تھا۔ آئین اکبری
سے ثابت ہوتا ہے کہ کیسے ایک شخص غیر قوم اور غیر مذہب کے لوگون کے اصول مذہبی سے
اسقدر واقفیت صحیح صحیح پیدا کر سکتا ہے۔ آئین اکبری مین ہر ایک کارخانہ و ہر ایک معاملہ
وکل جمع خرچ و سلطنت کے ہر صوبہ کے طریقۂ انتظام و مشہور مقام و پیداوار کا اس صراحت
کے ساتھ حال بیان کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے انگریزی گزیٹیرون مین بھی مشکل سے ملتا
ہے ہندوؤن کے عقائد و علوم و دقیقون کی تصریح یہ تبلاتی ہے کہ اس شخص نے کتنی محنت
کی ہوگی اور جس طریقہ سے ہر چیز بیان کی گئی ہے وہ نہایت صحیح اور بلا کسی قسم کے تعصب
کے ہے اور تحقیقات اتنی کامل ہے کہ معمولی ہندوؤن کو تو کیا پنڈتون کو بھی اتنی معلومات
نہین ہوتی۔ خود ابو الفضل آئین اکبری مین لکھتا ہے کہ مین نے ہند و عقلاء کی صحبت بہت
کی ہے اور ہر فرقہ و مذہب کے مسئلون کو معلوم کر کے اس کتاب مین اس غرض سے لکھا ہی
کہ آیندہ کے عقلاء افلاطون و ارسطو و صوفیون کے مسائل سے اونکا مقابلہ کر کے بلا دخل
دینے تعصب کے یہ معلوم کر سکین گے کہ حقیقت کیا چیز ہے ہندوؤن کی کتابون مین بہت
بے بہا اور اعلیٰ ہدایتین ہین۔ "مین اپنے مضمون کو کیسے ادا کرون جب کہ مین کار دنیا مین
غرق ہون" ہندوؤن کی بابت وہ کہتا ہے کہ "سا کنان این مرز بوم حق طلب
مہربان دل غریب دوست شگفتہ رو کشادہ پیشانی دوستدار دانش محب ریاضت
انصاف پژوہ قناعت گزین جہد آور کار گذار نمک شناس حقیقت مند وفا دوست۔ گوہر این
گروہ روز سختی فروغ دیگر دہد۔ و سپاہ این دیار میدان گذاشتن نشناسد چون دشواری فرا
پیش آید از اسپان دور تر فرود آمدہ دل تہا د جانفشانی گردند و عار گریختن را سخت تر از
قالب تہی کردن شمارند و برخے اسپان پے کردہ بہ پیکار درآیند در کمتر زمانے دشوار

کارہا بآسانی یادگیرند وازاوستاد آن برگذارند و در جویائے رضامندی ایزدی جان و
تن کاستہ نقد زندگی بشگفتگی در بارند وہمگین مردم بیگانگی ایزدگرایند وآنکہ پیکری سنگ
یا چوب وچیز آنرا بزرگ داشت نمایند وسادہ لوح بت پرستی انگارند چنین است
نگارندۂ اقبالنامہ باابسیاری دانش منشان راست گذار سراز کوی تشستہ روشن شد کہ
پیکر برخی رسیدگان بارگاہ تقدس را وجہہ سمت برسازند واندیشہ را از پراگندگی بازدارند
و پرستش ایزدی را ناگزیر اندیشند ودرہمگین عبادات وعادات از آفتاب عالم افروز یاوری
جویند وقدسی ذات داداربیہمال را ازکاکرد نرترشمرند برہما رابالفتح را وہای خفی ومیم والف
کہ لختی حال او درآغاز این نامہ گذشت آفرینندہ دانند وپرورندہ وبرپادارندۂ آفرینش
رابشن بکسر با وسکون شین منقوطہ ونون انگارند ونیست گردانندہ را رُدّر بضم را وسکون
دال ورا برشناسند وآنرا مہادیو نیز گویند- گروہی بدان خیال کہ ایزدان بیچون بدین سہ
قدسی پیکر برآمد وازان گردی بدامن تقدس نہ نشیند بدان سان کہ نصاری مسیح را برگذارند
وطایفہ برین کہ بشری نفوس از ایزدی پرستش وشایستہ سگالی ونیک کرداری بدین والا
مایگی رسند بے تکلف ایزد وپردی ونفس دشمنی درایں مردم را وان پایہ پیدای دارد
کہ درکشورہا کمتر نشادہند؏

ترجمہ- اس زمین کے باشندے خداپرست مہربان دل غریب دوست ہنس مکھ
کشادہ پیشانی عقلمند محنت کش منصف مزاج صابر جفاکش کارگذار نمک حلال سخی وفادار
ہین سختی کے وقت مین اونکی اصلیت ظاہر ہوتی ہے میدان جنگ مین پیٹھ دینا نہین
جانتے ہین جس وقت مشکل پیش آتی ہے توپیادہ پا ہوکر اپنی جان دینے کو تیار ہوجاتی
ہین اور بھاگنے کی بدنامی کو مرنے سے زیادہ سخت گنتے ہین اور بعضے گھوڑونکی کونچین

کاٹ کر اڑنے کو آتے ہین اور مشکل کامون کو تہوڑے دنون مین آسانی سے یاد کر لیتے
ہین بلکہ اون کامون مین اوستادون سے بہی فوق لیجاتے ہین ایشور کے خوش کرنیکے
واسطے اپنی زندگی کو بخوشی دیدیتے ہین سب لوگ ایشور کو ایک مانتے ہین اور اگر
لوگ پتہر و لکڑی کی مورتی یا کسی اور چیز کی تعظیم کرتے ہین تو اوسکو بیوقوف آدمی تو بت
پرستی جانتا ہے مگر مصنف نے بہت سے عقلمندون سے معلوم کیا ہے کہ تصویر بعض خدا
پرستان مقبول بارگاہ کو وسیلہ اپنی دلجمعی کا کیا ہے تاکہ اون کا دل دوسری طرف منتشر
نہ ہو اور پرستش خدا کی ضروری سمجھتے ہین۔ تمام اپنی عبادت اور دعاؤن مین اوسی سے مدد
ڈہونڈہتے ہین اور اوسی کی پاکی کو سب سے برتر سمجھتے ہین اور برہما (ब्रह्मा) کو کہ جسکا
تہوڑا ذکر اس کتاب کے شروع مین ہو چکا ہے اپنا خالق جانتے ہین اور پالنے والا اور قایم
رکہنے والا مخلوق کا بشنو (विष्णु) کو جانتے ہین اور نیست نابود کرنے والا رودر جس کو
مہادیو بہی کہتے ہین مانتے ہین ایک گروہ اوس خیال مین ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ان تینون
پاک مورتیون مین جنم اس طرح لیا کہ قطعی ناپاک نہوا اور یہ مثال بعینہ ایسی ہے کہ نصاریٰ
مسیح کو بزرگی دیتے ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ یہ انسان اپنی نفاست اور
خدا پرستی اور نیک عادت اور بلند رتبہ کو پہونچے بے تکلف خدا پرستی اور نفس کشی اون
آدمیون مین اسقدر ظاہر ہوتی ہے کہ اور کسی ولایت مین نہین ہے"

ابوالفضل جیسا کہ انشا پردازی اور مزاج شناسی مین یکتا تہا ویسا ہی میدان جنگ مین بہی
بہادر اور انتظام ملکی مین لئیق تہا۔ اکبر کے اکثر مہمات مین گیا بہت سی جگہون کے حاکمون
کو جو بادشاہ سے سرکش تہے اپنی لیاقت اور خوش تدبیری سے اوسکی متابعت مین لایا
باون (۵۲) برس چند مہینے کی عمر مین اکبر کے بیٹے سلیم نے کہ جو بعد کو بادشاہ جہانگیر ہوا اسکو اوجین

کے راجہ سے قتل کرایا جس وقت کہ اکبر کو اوسکے مرنے کی خبر پہونچی تو اوسکو نہایت رنج ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اوسکو مارنا بمقابلہ ابوالفضل کے مارنیکے بہتر ہوتا اوسکی قبر اب بھی بمقام آنتری ریاست گوالیار مین زیارت کیجگہ ہے۔ ایسے ہی عالی دماغ لوگون نے اکبر کے عروج کو بڑہایا تہا۔

بیربل - اکبر کے ساتہہ راجہ بیر بر (بیربل) کا نام بہی برابر آتا ہی یہ شخص کالپی کا رہنے والا تہا راجچند رہبٹ کی سرکار مین نوکر تہا پہر اکبر کے پاس پہونچگیا اوسکی ظرافت اور طبیعت کی رسائی مشہور ہے وہ جس مہم پر بہیجا جاتا تہا اُسکو اپنی طبیعت کی رسائی سے بلا خونریزی کی طے کرلیتا تہا اور ہنسی ہنسی مین اپنا کام نکال لاتا تہا اپنی دانائی اور مزاج شناسی کی حکمت سے ہمیشہ اپنی مراد کو پہونچتا تہا دربار کے تمام راجہ اور مہاراجہ وامیر وامرا اُسکو مانتے تہے اپنے لطیفون وکلام سے وہ کام نکالتا تہا جو لشکرون سے بہی نہین نکلتا تہا چنانچہ ۹۸۴ھ ہجری مین جب اکبر نے اوس کو راجہ ٹون کرن کے ساتہہ راجہ ڈونگر پور کے پاس بہیجا تو اوس نے ڈونگر پور کی راجہ کو راضی کر کے اوسکی بیٹی اکبر کے محلسرای مین داخل کرادی آخر کو پہاٹون کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اکبر کو اُسکے مرنے کا اتنا رنج ہوا کہ دو روز تک کہانا ہی نہین کہایا وہ بادشاہ کے پاس ہر وقت بیٹھنے والا تہا اور اکبر کو اوس سے اسقدر محبت تہی کہ جب لوگون نے یہ خبر اوڑائی کہ بیربل سنیاسی ہوگیا تو بادشاہ نے اوسکی تلاش مین ایک آدمی کو بہیجا اور لوگون نے ایک فرضی شخص کو بیربل بناکر کہڑا کردیا مگر اوسکی اصلیت فوراً دریافت ہوگئی - بیربل کا منصب دو ہزاری تہا مگر اوسکو انعام و اکرام بہت ملتا تہا صاحب السیف القلم اوسکا خطاب تہا بادشاہ اوسکو آرام کیوقت بہی اپنے حرم سرای مین اندر بلالیتے تہے وہ اپنے خیالات مین بہت آزاد تہا اسیوجہ سے اُسکی نسبت مسلمان مورخ مختلف قسم کے الزام لگاتے ہین بیربل اکبر کے مذہب کا مقلد تہا اوسکی کہاوتین اکثر موجود ہین گو کسی کتاب مین جمع نہین کی گئین –

راجہ مان سنگہ والی امبر بہی دربار اکبری کے بڑے رکن تہے انکی بدولت راجپوتون کے اکثر خاندانون سے اکبر کا میل ہوا۔ انہون نے بہت سی لڑائیان فتح کین تمام مشرقی علاقہ بنگال کا مطیع کرا کر اکبر کے تابع کیا۔ یہ شخص بڑا جوانمرد تہا انتظام اور سربراہی کی لیاقت اوسکی سرشت مین تہی موقع وقت پر چوکتا نہ تہا عقل کا سلیم اور ملک گیری اور ملک داری کے قواعد کا جاننے والا تہا جدہر لشکر لیکر گیا کامیاب ہوا کابل مین بچہ بچہ اوسکے نام سے واقف تہا اوسنے مشرق مین دریائے شور کے کنارہ تک اکبر کی حکومت پہونچا دی۔ مان سنگہ کی زندگی مین قابل تعریف یہ بات تہی کہ وہ اپنے مذہب اور اصولون مین پکا تہا اکبر نے بہت چاہا کہ وہ اوسکے مذہب کا مقلد ہوجاوے مگر وہ نہ ہٹا وہ ہمیشہ خوش اخلاق اور شگفتہ مزاج رہتا تہا اور فقیرون اور خاکسارون کی خدمت کرتا تہا ہندو و مسلمانون مین کوئی امتیاز نہین تہا ہر قوم کے کامل لوگ اوسکے یہان رہتے تہے اور وہ انکی بڑی قدر کرتا تہا۔ بعد وفات اکبر کے جہانگیر نے اوسکی قدر نہین کی اور وہ دربار سے رخصت ہوکر دکہن کو چلا گیا اور وہان دو برس رہکر ۱۰۲۳ہجری مین مر گیا۔

سورداس اکبر کے زمانہ کے مشہور آدمیون مین سورداس جی بہی ہوئے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ سارست برہمن تہے بعض اونہین چہتری بتلاتے ہین وہ بلب آچاری جی کے چیلے تہے اونہون نے ہی کرشن بہکتی کو اپنے پدون سے شمالی ہندوستان مین جگایا اونکے کہے ہوئے پد ہر شخص کی زبان پر ہین۔ ڈاکٹر گریرسن صاحب کہتے ہین کہ انہون نے اور تلسی داس جی نے ہندی نظم کی خوبی مین کوئی بات باقی نہین چہوڑی انہون نے سوا لاکہ پد کہے اور انہین سے اکثر دہرم گیان اور ویراگ سے بہرے ہین۔

اکبر کا زمانہ ہندوستان کے لئے ویسی ہی ترقی کا زمانہ تہا کہ جیسے ملکہ ایلیزبتہ کا انگلستان کے لئے یہ بادشاہ اپنے نفس پر قادر اور خدا پر بہروسہ کرنیوالا تہا اسی سبب سے آجتک اوسکا نام ہندوستان مین یادگار ہے تمام مورخ اوسکو اکبر اعظم کے نام سے کہتے چلے آئے ہین اور کہین گے۔

باب ششم

ہندوستان مسلمانون کی عروج اور شروع زوال مین

سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک
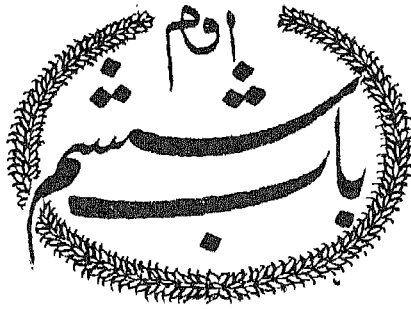
مسلمانون کا عروج جہانگیر کے عہد مین۔

اب بعد اکبر کے جو کیفیت اس ملک کی جہانگیر و شاہجہان و اورنگزیب
کے زمانہ مین ہوئی اوسکو مختصر طور پر ظاہر کرکے یہ دکھلایا جاوے گا
کہ مسلمانون کا عروج کب تک رہا اور کیون اون کا زوال ہوا۔ جہانگیر نے بائیس برس تک
حکومت کی مگر اوسکی سلطنت مین کوئی ایزادی نہین ہوئی۔ بندہیاچل کے جنوب مین جو حصہ
تہا وہ دہلی کی سلطنت سے علیحدہ رہا۔ ملک امبر احمدنگر مین اور راجپوت راجپوتانہ مین
باوجود شکست کہانیکے قریب تر خودمختار رہے۔ سنہ ۱۶۲۱ء مین قندہار مغلون کے ہاتہ سے
نکل گیا۔ مالگذاری سلطنت کی قریب قریب اوتنی ہی رہی کہ جتنی اکبر کے وقت مین تہی۔ مگر
کل آمدنی مین کچہہ اضافہ ہوگیا تہا۔ جہانگیر کے وقت مین اکبر کے خیالات مذہبی آزادی کم و
بیش قایم رہے۔ خود بادشاہ ظاہرا مسلمانون کے عقیدہ کا پابند تہا مگر دل مین زیادہ خیال
مذہبی نہین تہا بلکہ باوجود اسکے کہ وہ اورون کو شراب پینے کی ممانعت کرتا تہا وہ خود رات

بہر شراب پیتا تہا اور سر طامس رو Sir Thomas Roe کہ جو دربار مغلیہ مین سفیر ہوکر اوس وقت مین آئے تہے کہتے ہین کہ "بادشاہ ایک نیچے تخت پر جو ہیرے و موتیون اور لعلون سے جڑا ہوا تہا بیٹھتا تہا۔ سامنے سونے کے پیالے اور رکابیان رکہی جاتی تہین کوئی تکلف نہین ہوتا تہا اور سوای سر طامس رو اور بعض بعض دیگر اشخاص کے باقی سب خوب شراب پیتے تہے اور جہانگیر اسقدر پیتا تہا کہ پیتے پیتے سوجاتا تہا۔ اوسوقت بادشاہ نہایت مہربانی سے پیش آتا تہا اور ایک مرتبہ تمام مذہبون کی بابت گفتگو کرتے کرتے رونے لگا مگر یہ حالت صبح کے وقت نہین رہتی تہی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ایک مصاحب نے رات کی شرابخواری کا ذکر کیا تو جہانگیر نے متعجب ہوکر پوچہا کہ اور کون کون لوگ اس فعل بد مین شریک تہے اور اون سبکو اسقدر پٹوایا کہ ایک اون مین سے مرگیا۔ بادشاہ اس معاملہ مین اسقدر سخت تہا کہ وہ اپنے روبرو کسی شخص کو جسکے منہہ سے ذراسی بہی شراب کی بو آتی تہی یا جسکے چہرہ پر شرابخواری کے کچہہ بہی نشانات پائے جاتے تہے اپنے روبرو نہین آنے دیتا تہا۔ سر طامس رو لکہتے ہین کہ گو بعض اوقات اوسکے حرکات بیرحمی یا بچون کے سے ہوتے تہے مگر عام طور پر وہ باتمیز اور منصف مزاج تہا۔ اوس نے ہر شخص کو اپنے پاس پہونچنے کے لئے قلعہ کی دیوار سے اپنے محل تک ایک زنجیر لٹکوائی کہ جسمین اوسکے محل مین فوراً استغیث کی آواز پہونچ جاتی تہی اور اوسکو کسی افسر کے ذریعہ سے بادشاہ تک پہنچنے کی ضرورت نہین رہتی تہی۔ جہانگیر نے اپنی تخت نشینی کے چہہ برس بعد اوسکے شوہر کو قتل کراکر نورجہان سے شادی کی۔ اوس وقت سے بادشاہ بالکل اوسکے تابع ہوگیا اور گو بعض چیزون مین اوسکی حکومت سے کچہہ خلل پیدا ہوا مگر عام طور پر نورجہان کا اثر بادشاہ کے برتاؤ روزمرہ اور سلطنت کے کامون پر اچہا ہوا۔ اسکی وجہہ یہ تہی کہ وہ جیسے اپنی خوبصورتی

مین مشہور تھی ویسی ہی اپنی لیاقت مین بھی فرد تھی - اوسکی لیاقت کیوجہہ سے دربار شاہی
کے تکلّف مین ترقی اور اوسکے خرچ مین کمی ہوئی - اوس نے بہت سے نئی قسم کے اسباب
خانہ داری ایجاد کئے - عورتون کی پوشاک مین اصلاح کی اور بعض لوگون کا خیال ہے کہ عطر
گلاب اوس نے یا اوسکی ماں نے ایجاد کیا - سر طامس رو و دیگر اشخاص کی تحریرات سے
معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے وقت سے ملک کی حالت کچھہ بگڑگئی تھی - بندرگاہون کے حاکم
مسافرون کے اسباب کو جس قیمت پر چاہتے تھے زبردستی لے لیتے تھے - دکن مین چارونطرف
بربادی کے نشانات نظر آنے لگے تھے - برہان پور جو پہلے بڑا شہر تہا اوسمین صرف چار
پانچ گھر اچھے باقی رہ گئے تھے اور شہرون کی بھی یہی حالت تھی - سر طامس رو کہتے ہین
کہ گو خود بادشاہ کے مکانات خوبصورت اور مضبوط تھے مگر ریاست کے لوگ اسوجہہ سے
کہ اونکو کوئی حق وراثت حاصل نہین تہا مکانات نہین بناتے تھے بلکہ خیمون مین یا ایسے
مکانات مین جو جھونپڑیون سے بھی خراب تھے رہتے تھے - صرف آگرہ مین بادشاہ کے حکم
سے عمدہ عمدہ مکانات بنتے تھے اور بازارون مین کثرت اژدہام سے راستہ نہین ملتا تھا -
باہر رہزنی بہت ہوتی تھی - دربار مین اسقدر سختی ادب آداب مین تھی کہ سر طامس رو نے
اپنے مالکون کو لکھا کہ "آپ کو مجھسے کمتر رتبہ کا آدمی یہان بھیجنا چاہئے تھا - مین ان لوگون کی
سختی کی وجہہ سے نہایت پریشان ہون اور چونکہ مین اونکے ادب آداب کو پورا نہین بجا لا
سکتا اسلئے میرے دشمن بہت ہوگئے ہین" صوبون کے گورنمنٹون کی مستاجری ہوتی تھی وہان
کے حاکم ظالم ہوتے تھے صرف راجپوتون اور پٹھانون مین کچھہ بہادری باقی رہ گئی تھی باقی
لوگون مین دلاوری کم ہوتی جاتی تھی تاہم ملک مین اچھے اچھے کاریگر موجود تھے - چنانچہ
سر طامس رو نے ایک گاڑی اور ایک تصویر جہانگیر کو نذر دی تو چند روز مین ہی بہت سی

ویسی ہی تصویرین اور گاڑہیان ایسی بن گئین کہ جنمین تمیز کرنا ناممکن تہا کہ کونسی تو سرطامس رو صاحب نے دی اور کونسی یہان بنی - یوروپین لوگون کی آمد رفت شروع ہو گئی تہی اور اون کے مذہب کو بہی کسی قدر ترقی تہی - چنانچہ جہانگیر نے اپنی تسبیح کے اوپر ایک شبیہہ حضرت مسیح اور دوسری حضرت مریم کی بنوائی تہی اور اوسکے دو بہتیجے اوسکی رضامندی سے عیسائی ہو گئے تہے - جہانگیر کو مذہبی مباحثات کا بڑا شوق تہا - چنانچہ تزک جہانگیری مین وہ لکہتا ہے کہ "ایک روز پنڈتون سے مین نے پوچہا کہ اگر تمہارے یہان ذات مقدس حق تعالیٰ کا نیچے آنا اور دس مختلف قالبون مین داخل ہونا روا ہے تو جب خداوند تعالیٰ خالق تمام کائنات ہے وہ صاحب طول و عرض و اونچائی یا گہرائی کیسے ہوا اگر مراد نور الٰہی کے ظاہر ہونے سے ہے تو وہ خود تمام اجسام مین اور تمام موجودات مین برابر موجود ہے دس صورتون کے ساتہہ مخصوص نہین اگر کسی صفت کے ثابت ہونے سے ظہور صفات آلہی مراد ہے تو اس صورت مین بہی تخصیص درست نہین ہے اس واسطے کہ ہر دین و آئین مین صاحب معجزہ و کرامات ایسے ہوئے ہین کہ وہ دوسرون کے مقابلہ مین اپنی عقل و فراست سے ممتاز ہوئے - چنانچہ بہت مباحثہ کے بعد پنڈتون نے قبول کیا کہ انسان ذات خالص کے دریافت کرنے مین قاصر ہے بغیر وسیلہ ظاہری کے معرفت کے راستہ مین کوئی نہین جاسکتا اسلیئے اوس نے ان دس صورتون کو وسیلہ قایم کیا ہے - اوس وقت مین جیسے کہ ٹوڈرمل نے اکبر کے علاقہ مین زمین کا بندوبست کیا تہا ملک امبر نے دکن مین کیا اور وہان پر ابتک اوسکا نام مشہور چلا آتا ہے اوس نے بہی مستاجری بند کر دی - مالگذاری معینہ لی اور دیہات کا سلسلہ انتظام از سر نو قایم کیا شہر کہر کی آباد کیا اور اپنے ملک کو غیر ملکون کے لوگون سے بچایا - جہانگیر کے وقت مین

تمباکو کی کاشت اِس ملک مین شروع ہوئی- بادشاہ کی طرف سے اوس کے پینے اور کہانے کی سخت ممانعت تہی مگر لوگ اوسکو کثرت سے استعمال کرنے لگے - شاید لوگون کو اب بہی نہین معلوم ہے کہ لفظ تمباکو ہندوستان کی کسی زبان کا نہین ہے بلکہ امریکہ کی زبان کا لفظ ہے اور سنسکرت مین جو لفظ تمال تمباکو کے لئے استعمال مین آنا بیان ہوا ہے وہ ظاہرا غلط ہے- اٹلی کا ایک مسافر پٹیرو ڈی ویلی Petro De Valle کہتا ہے کہ جہانگیر اپنی رعایا کو جہوٹے الزام لگا کر تنگ نہین کرتا نہ اونکے مال کو لوٹتا ہے- برخلاف اِس کے بعض لوگ کہتے ہین کہ ملک مین بدانتظامی شروع ہو گئی تہی-

شاہجہان- جہانگیر کے بعد شاہجہان ۱۶۲۸ء مین تخت پر بیٹہا اور اُس نے ۱۶۵۸ء تک حکومت کی اوسوقت مین مغلون کے ہاتہہ سے قندہار تو بالکل جاتا رہا مگر دکن مین اونکی عملداری بہت بڑہ گئی اور گو خود بادشاہ آرام پسند تہا اور اوسکو کشمیر مین جانے اور عالیشان مکانات بنانے کا بڑا شوق تہا مگر انتظام سلطنت مین فرق نہین آیا- کل قلمرو مغلیہ مین امن آمان رہا- بادشاہ اپنے وزیرون کو نہایت احتیاط کے ساتہہ مقرر کرتا تہا اور اکبر نے جو بند وبست ملک کا کیا تہا اون مین بجاے کمی کے ترقی کی گئی اور گو اکبر بڑا قانون بنانے والا اور فتح کرنے والا تہا مگر شاہجہان سا ملک کا انتظام کرنے والا کوئی بادشاہ مغلون مین نہین ہوا اور تمام انگریزی مسافرون کا جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے اِس امر پر اتفاق ہے کہ ہندوستان کی حالت اوسکے زمانہ مین نہایت آسایش وبہبودی کی تہی ٹیورنیر صاحب Tavernier جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے تہے کہتے ہین کہ شاہجہان اپنی رعایا پر مثل بادشاہ کے حکومت نہین کرتا بلکہ ایسا برتاؤ کرتا تہا جیسا کہ باپ بیٹون سے کرتا ہے اور گو اوسکی گورنمنٹ مین کچہہ سختی معلوم

ہونے لگی - مگر عام طور پر رعایا کے جان و مال کی بڑی حفاظت ہے" اکبر کے وقت مین
مالگذاری کی آمدنی ساڑھے سترہ کروڑ تھی - شاہجہان کیوقت مین بائیس کروڑ ہو گئی پھر
پونے اکیس کروڑ رہ گئی - اوس وقت مین اٹھارہ صوبہ ہندوستان مین اور پانچ صوبہ
ہندوستان کے باہر مغلون کے تابع تھے - صوبہ دہلی کی آمدنی دو کروڑ پچاس لاکھ
روپیہ اور صوبہ آگرہ و لاہور کی دو کروڑ پچپن پچپیس لاکھ روپیہ صوبہ اجمیر کی ڈیڑہ کروڑ صوبہ
دولت آباد کی ایک کروڑ ساڑھے سینتیس لاکھ صوبہ برار کی اسیقدر صوبہ احمدآباد کی ایک
کروڑ ساڑھے بتیس لاکھ صوبہ بنگال کی ایک کروڑ پچیس لاکھ اور صوبہ الہ آباد - بہار - مالوہ -
و خاندیش کی ایک ایک کروڑ و صوبہ اودہ و تلنگانہ و ملتان کی چہتر چہتر لاکھ صوبہ اوڑیسہ
کی پچاس لاکھ صوبہ سندہ کی بیس لاکھ صوبہ بگلانہ کی پانچ لاکھ تھی یعنی کل میزان ہندوستان
کے محصول کی بیس کروڑ ستہتر لاکھ پچاس ہزار تھی - کشمیر کی آمدنی ساڑھے سینتیس لاکھ کابل کی
چالیس لاکھ بلخ کی بیس لاکھ قندہار کی پندرہ لاکھ اور بدخشان کی دس لاکھ تھی -
شاہجہان نامہ مین شاہجہان کی تعریف مین گو مبالغہ کیا گیا ہے مگر چند باتون کی تائید غیر ملکون
کے مورخون سے بھی ہوتی ہے - انصاف مین کمی نہین ہوتی تھی عدالتون مین بموجب شرع محمدی
کے انصاف کیا جاتا تھا - اہالیان دربار و عوام مین کوئی فرق نہین تھا - شاہجہان اور
بادشاہون کے ظلم کی کیفیت سنکر نہایت رنج ہوتا تھا وہ اپنے ماتحتون کی طرف سے ہر وقت
خبردار رہتا تھا بڑے بڑے معاملات مین خود اپنے ہاتھ سے حکم لکھتا تھا اپنے اوقات کا پابند
تھا - کھانے پینے مین احتیاط کرتا تھا کبھی وقت کو ضائع نہین کرتا تھا علی الصباح دو گھنٹہ عجز و انکساری
کے ساتھ نماز و دعا مین مشغول رہتا تھا اکبر کے اصولون پر پوری نظر رکھتا تھا اور گو لوگ لکھتے
ہین کہ اوسمین کچھ تعصب تھا مگر وہ اوسکو ظاہر نہین ہونے دیتا تھا - عیسائی پادریون کو اپنے

دربار مین اور ہندوؤن کو اپنی فوج مین جگہہ دینے مین دریغ نہین کرتا تہا آفتاب کے طلوع
ہونے پر وہ جہروکہ مین اپنی رعایا کے کام کے لئے دو گہنٹہ تک بیٹہتا تہا - وہان پر لوگ
اوسکے سامنے اپنی فریاد کرتے تہے اور داد کو پہونچتے تہے سلطنت کے افسر رعایا کے
معاملات کو سنکر اُن کا خلاصہ بادشاہ کے روبرو بیان کرتے تہے اور بادشاہ اُن پر حکم دیتا
تہا پہر بادشاہ دیوان عام مین جاتا تہا وہان پر ایک شامیانہ لگا ہوا تہا اور چارونطرف فرش
بچہا ہوتا تہا اور تین طرف ایک جنگلہ لگا ہوتا تہا اس مقام پر شاہزادے اُسکے دائین بائین
کہڑے ہوتے تہے - منصدیان ریاست اپنے اپنے رتبہ کے موافق کہڑے ہوتے تہے اور
بادشاہ کے روبرو ملکی و مالی معاملات پیش کرتے تہے بخشی اعظم منصب دارون کی عرضیان
پیش کرتا تہا - معاملات خانگی کو منصدی خانگی پیش کرتے تہے - بادشاہ خود صوبون کے
حاکمون کی عرضیان پڑہتا تہا - روپیہ کے متعلق معاملات دو دو دفعہ پیش ہوتے تہے -
گہوڑون و ہاتہیون کے دانہ و چارہ کا حساب و دفترون و جاگیرون و خیرات کے معاملات
برابر بادشاہ کے روبرو پیش کئے جاتے تہے ہر شخص کی تنخواہ اور ہر جانور کا دانہ گہاس مقرر
تہا - گہوڑون پر اسقدر توجہہ تہی کہ اگر کسی سوار کا گہوڑا اوسکی غفلت کیوجہہ سے دُبلا ہوجاتا تہا
تو اوسکو سزا ہوتی تہی - بادشاہ دیوان عام مین چار پانچ گہنٹہ تک رہتا تہا اور وہان سے اپنے
مکان خاص مین جاتا تہا وہان پر خاص لوگ اوسکے روبرو خاص خاص معاملات پیش کرتے
تہے اور بڑی بڑی درخواستون پر جو صوبہ دارون کی طرف سے آتی تہین - بادشاہ خود اپنے ہاتہہ
سے حکم لکہتا تہا اور جب کسی حکم کی عبارت مین نقص ہوتا تہا خود اپنے ہاتہہ سے صحیح کرکے دستخط
کرتا تہا بادشاہ کے بیٹون مین سے ایک بیٹا حکم کی پشت پر اپنے دستخط و مہر کرتا تہا اور اوسکے
نیچے ریاست کے افسر اعلی کے دستخط ہوتے تہے - اس کے بعد اوس حکم پر سلطنت کی مہر کہ

جو ممتاز الزمانی کے پاس رہتی تھی کیجاتی تھی - بادشاہ کے روبرو ریاست کا وزیر اعظم لئیق اور فاضل آدمیون کے حوائج بیان کرتا تھا اور بادشاہ حسب حیثیت اونکی حاجتون کو رفع کرتا تھا - بادشاہ اپنا کچھہ وقت کاریگرون کی کاریگری و معمارون وزردوزون وسنارون مرصع کارون و سرکاری مکانات کے داروغاؤن کے کامون کو دیکھنے مین بھی صرف کرتا تھا اور عمارت کے کام سے اسقدر واقف تھا کہ بڑی بڑے نقشہ جات مین جو ترمیم کرتا تھا بہت سے مکانات کا بنیادی پتھر خود بادشاہ نے رکھا اور جیسا کہ اس زمانہ مین گورنمنٹ انگریزی مین ایک قسم کے کل سرکاری مکانات ایک مقرری نقشہ پر بنتے ہین ویسا ہی شاہجہان کے عہد مین بھی ہوتا تھا - بادشاہ صرف قاضیون و مفتیون و داروغاؤن پر رعایا کا انصاف نہین چھوڑتا تھا بلکہ ہر چہارشنبہ کو اپنے مکان خاص مین متصدیون و علماء و مفتیون و چند امراؤن کے روبرو خود ایک ایک مستغیث کو علیحدہ علیحدہ بلاکر دادرسی کرتا تھا جو مستغیث کہ وہان پر موجود نہین ہوتے تھے اونکی دادرسی کے لئے احکام حکام ماتحت کے نام جاری ہوتے تھے اور اون مین یہ لکھا جاتا تھا کہ اگر اون لوگون کا انصاف تم سے نہ ہوسکے تو آگرہ مین بھیجدو وہان سے اوٹھکر بادشاہ برج مین جاتا تھا اس مقام پر کوئی شخص بلا اجازت نہین جاسکتا تھا وہان پر وہ تخلیہ مین اپنے وزیر کے ساتھہ معاملات ملک پر غور کرتا تھا اور دو تین گھڑی تک عام طور پر اور بعض اوقات دوپہر تک بیٹھتا تھا پھر عصر کی نماز کے بعد کھانا کھاکر آرام کرتا تھا - محل مین ایک بیگم حاجتمندون کے حوائج پورے کرتی تھی - غریبون کو نقد یا زمین دیجاتی تھی جن لڑکیون کی بوجہ افلاس شادی نہین ہوسکتی تھی اونکی شادی کے لئے روپیہ دیاجاتا تھا اور اونکی لیاقت کے موافق شادی کرادی جاتی تھی - نماز کے بعد بادشاہ پھر عام خاص مین آتا تھا اور معاملات کا فیصلہ کرتا تھا پھر مغرب کی نماز کے بعد چار پانچ گھڑی تک معاملات ریاست پیش ہوتے تھے اس کے بعد

مختلف قسم کے گانے بجانے والے حاضر ہوتے تھے خود بادشاہ کو بھی اس فن مین مہارت تھی۔ ان جلسون مین صوفی لوگ آکر معرفت کی باتین کہتے تھے پھر بادشاہ برج شاہی مین جاکر اپنے وزیرون کے ساتھ معاملات ملکی مین مشورہ کرتا تھا اور قصہ خوانون کے قصے اور داستان گویون کی داستان سنتے سنتے سوجاتا تھا۔ بادشاہ کو بابرنامہ اور اکبرنامہ کے سننے کا بڑا شوق تھا اور وہ صرف قریب ۲ دوپہر کے سوتا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ شاہجہان کا وقت کیسے گذرتا تھا۔ غیر ملکون کا ہر مسافر جو اوس وقت مین آیا وہ یہانکی دولت پر عش عش کرتا تھا محض اس امر سے ہی کہ دہلی جیسا شہر شاہجہان نے آباد کیا ملک کی دولت کا کچھہ پیمانہ ہوسکتا ہے۔ مینڈس لو یورپ کا ایک مسافر کہتا ہے کہ آگرہ اصفہان سے کہ جو بڑی رونق پر تھا دوگنا ہے اور نہ صرف شہرون مین بلکہ دور دراز کی ملکون مین بھی ہر طرف بہبودی کے نشانات موجود تھے ایک انگریز مورخ نے شاہجہان کے عہد حکومت کو روم کی حالت سے جو بادشاہ سیویرس Severus کے عہد مین تھی مقابلہ کرکے یہ کہا ہے کہ ویسی ہی آسایش عام جیسیکہ روم مین تھی اس ملک مین بھی ہے۔ رعایا کی جان و مال دونون ملکون مین برابر محفوظ ہین مگر دونون جگہون پر وہ علامات ترقی جو اور مہذب ملکون مین ہین نہین ہین۔

شاہجہان کے وقت کی عمارات۔ شہر دہلی کہ جو شاہجہان کے وقت مین از سر نو تعمیر ہوا ابتک شاہجہان آباد کہلاتا ہے اس شہر کے بازارون کی برابر ہندوستان مین کسی شہر کے بازار نہین ہین چنانچہ الیف برنیر صاحب F. Bernier اپنے سفرنامہ مین تحریر فرماتے ہین کہ گو یورپ کے بڑے بڑے شہر مثل پیرس کے بڑی بڑی عمارتون سے بھرے ہوئے ہون مگر یہ کہنا کہ دہلی کی خوبصورتی پیرس کی خوبصورتی سے کم ہے غلط ہے ہر ملک کے

شہرون کی عمارتین اوس ملک کی آب و ہوا کے لحاظ سے بنائی جاتی ہین پس اگر پیرس کے سے بازار کہ جن مین تنگ تنگ بلند مکانات بیسیون منزل کے ہین دہلی مین لا کر رکھے جاوین توکیا دہلی اوس سے زیادہ خوبصورت ہوجائیگی اسی طرح پر اگر دہلی کے کشادہ و ہوادار مکانات پیرس مین رکھے جاوین توکیا پیرس کو زیادہ رونق ہوجائیگی مصنف نے بھی پیرس کو دیکھا ہے اور اوسکی رائے بھی برنیر صاحب کی رائے کے مطابق ہے -

یہ شہر سنہ ۱۰۴۸ ہجری اور قلعہ سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین بننا شروع ہوا - قلعہ کی تعمیر مین پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوئے اوسکا رقبہ ایک ہزار گز طول اور چھہ سو گز عرض مین اور پچیس گز اونچائی مین ہے اوس کے اندر کی عمارات مثلاً باغ حیات بخش - موتی محل - حمام - برج طلائی - امتیاز محل - و دیوان عام و دیوان خاص وغیرہ مین سے کچھہ اب موجود ہین کچھہ مسمار ہوگئے حال مین کچھہ عمارتون کی مرمت از سر نو کی گئی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی یہ کوشش ہے کہ انکو اپنی اصلی حالت پر لایا جاوے - اس سے اونھون نے ہندوستان پر بڑا احسان کیا ہے -

جامع مسجد کہ جو مشہور عمارت ہے اوسکی بنیاد خود شاہجہان نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین رکھی اور چھہ برس مین پانچہزار آدمیون نے اوسکو تیار کیا اوسکی تعمیر مین قریب دس لاکھہ روپیہ کے صرف ہوئے - شہر پناہ کو بادشاہ نے ڈیڑہ لاکھہ روپیہ صرف کر کے پہلے مٹی و پتھر سے بنوایا مگر جب وہ گرنے لگی تو پھر پختہ شہر پناہ چھہ ہزار چھہ سو دس گز لمبی چار گز چوڑی اور نو گز اونچی پانچ لاکھہ روپیہ کے صرف سے تعمیر کرائی - جمنا سے ایک نہر فیروز خلجی سفیدون تک لایا تھا مگر وہ ذرمت پڑی رہی پھر اکبر کے وقت مین شہاب الدین صوبہ دہلی نے اوسکی مرمت کرائی مگر شاہجہان اوسکو دہلی تک لایا اور وہ ہی نہر تمام شہر مین اب تک جاری ہے - شہر پناہ کے خندق کے پاس ایک بڑا باغ تھا جو اب قدسیہ باغ کے نام سے مشہور ہے - قلعہ کے سامنے بڑے بڑے

بازار تھے جنمین علی الصباح گھوڑے پھیرے جاتے تھے - وہان پر بادشاہ کے رسالہ مین جو
گھوڑے ترکستان و تاتار سے داخل ہونے کے لئے آتے تھے داغی کیئے جاتے تھے -
ایک بڑا بازار لگتا تھا کہ جسمین ہر قسم کی چیزین فروخت ہوتی تھین - مداری اور تماشہ کرنے والے
و نجومی و جوتشی اس بازار مین اپنی اپنی کتابین کھولکر لوگون کی جنمپتری یا ہاتھہ دیکھنے کو بیٹھتے تھے
اونکے پاس لوگون کا اژدہام رہتا تھا اوس زمانہ مین ہندو اور مسلمان دونون نجومیون کے
بڑے معتقد تھے اور ساعت کا بچار تا ہندوؤن مین ویسا ہی جاری تہا جیسا مسلمانون مین
قلعہ سے لاہوری دروازہ تک چاندنی چوک کا بازار جیسا اب ہے ویسا ہی تھا وہان پر ہر قسم
کے ساہوکار و تجار بیٹھتے تھے اون کے مکانات بھی وہین پر تھے شہر کی گلیون یا بازارون
مین منصب دارون یا امیرون کے مکانات تھے بعض کچے بعض پکے - کچے مکانات جیسکہ
اب ہین ویسے ہی تھے اور پختہ مکانات مین امیر اور کچے مکانات مین غریب اور سپاہی اور
امیرون کے نوکر رہتے تھے - شہر مین آتش زدگی بہت ہوتی تھی ایک سال ساٹھہ ہزار مکانات
تین دفعہ کی آگ مین جل گئے - امیرون کے مکانات شہر کے باہر بنے ہوئے تھے اون کے
بقایا اب بھی موجود ہین نشست برخاست کا طریقہ ویسا ہی تھا جیسا اب پورانے زمانہ کے
لوگون مین ہے - امیرون کے مکانات مین سفید چاندنی کے اوپر دوسری چاندنی گرمی مین
اور ریشمی قالین جاڑے مین بچھائے جاتے تھے - کمرے کے صدر کی طرف پھول پتون اور
کلابتون کے ریشمی کام کے مسند و تکیہ رکھے جاتے تھے کمرہ کے چارونطرف کمخواب یا مخمل یا
پھولدار ساٹن کے تکئے لگائے جاتے تھے - طاقون مین چینی کے برتن و پھولدان آراستہ
کیئے جاتے تھے - چھت گیری مختلف قسم کے رنگون کی ہوتی تھی مگر کوئی تصویر نہین بناتے تھے
کیونکہ تصویر بنانا شرعًا ممنوع تہا - برنیر صاحب کہ جنکے سفرنامہ سے یہ حالت شہر دہلی کی

اخذ کی گئی ہے تحریر فرماتے ہین کہ "گو اس شہر کی برابر ایشیا مین شہر نہین ہے مگر یہان کی
دوکانون مین شان و شوکت یورپ کی سی دوکانون کی نہین ہے لوگ عمدہ کپڑے و
کمخواب و پگڑیان و زردوزی کے کام کی پوشاکین تو کھولکر رکھتے ہی نہین اور اگر ایک
دو کھولکر دوکان مین رکھتا ہے تو اوسکی برابر کی بیسیون دوکانون مین سوا گھی تیل کے
ہنڈون اور جو۔ چانول۔ گیہون اور اناج کے ٹوکرون کے اور کچھہ نظر نہین آتا۔ شہر مین میوہ
بہت بکتا ہے۔ فارس۔ بلخ۔ بخارا۔ اور سمرقند سے بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ کشمش وغیرہ
بہت آتی ہے انگور کی پٹاریان بہت آتی ہین۔ تین چار قسم کے سیب و ناسپاتی و سردے
بہت بکتے ہین اُمرا ان میوہ جات کو بہت خریدتے ہین اور انکی قیمت بہت ہوتی ہی ایک
سردا چار روپیہ کو بکتا ہے بعض بعض امیر اپنے کہانے کے لئے اٹھی اٹھی روپیہ کا میوہ ایک
وقت مین خریدتے ہین۔ شہر مین خربوزہ بہت ہوتے ہین مگر اچھے نہین ہوتے ہین اور
جو بیج کہ فارس سے منگاکر نہایت احتیاط کے ساتھہ بویا جاتا ہے وہ بھی ایک سال کے بعد
اچھا پھل نہین دیتا۔ دہلی مین اچھے آم نہین ہوتے بلکہ بنگال و گولکنڈہ و گوا سے آتے ہین
تربوز امیر لوگ بڑی محنت اور صرف سے اپنے باغون مین بوواتے ہین۔ شہر مین بہت سے
حلوائی اور نانبائی بیٹھتے ہین مگر امرا کے یہان باورچی خود روٹی پکاتے ہین۔ قلعہ مین بادشاہ
کے خانساماں چوری کرکے لوگون کے ہاتھہ چیزین بیچتے ہین جیسے کہ آجکل امیرون کے نوکر کرتے
ہین شہر مین گوشت ہر قسم کا بکتا ہے۔ کبابیون کی دوکانین بہت ہین۔ کبوتر۔ تیتر۔ مرغابیان
و خرگوشون کی بہت افراط ہے۔ امیرون کو ہر شے میسر ہے مگر نوکرون اور روپیہ کی کثرت اور
گھوڑے کی بدولت دہلی مین اوسط درجہ کے لوگ کم ہین یا تو بڑے امیر یا بہت غریب ہین
شہر مین کاریگرون یا عمدہ اشیا کے بنانے کی لیاقت کی کمی نہین ہے لوگ بلا اُن قیمتی و

باریک اوزارون کے کہ جنسے یورپ کے لوگ قیمتی چیزین بناتے ہین ویسی ہی چیزین تیار کر سکتے ہین کاریگری ایسی بڑہی ہوئی ہے کہ وہ یورپ کی ساخت کی چیزون کو ہو بہو نقل کر دیتے ہین اور سُنار ایسے خوبصورت سونے کے زیور بناتے ہین کہ اسمین شبہ ہوتا ہے کہ کوئی سُنار یورپ کا ایسا بنا سکیگا۔ تصویرین نہایت عمدہ بنتی ہین اور ایک شخص نے ایک ڈہال پر اکبر کے فتوحات کی ایسی تصویر بنائی ہے کہ جسکی سب لوگ تعریف کرتے ہین۔ دارالخلافت مین بڑی بڑی کاریگری کے نمونون کا موجود نہ ہونا اسوجہ سے نہین ہے کہ لوگون مین عقل کی کمی ہے اگر کاریگرون کی امداد کی جاوے تو کاریگری اور صنعت کی ترقی ہوگی مگر ان بدقسمت لوگون کی حقارت کی جاتی ہے اون سے سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اُنکی محنت کی اجرت کم دیجاتی ہے۔ امیر لوگ ہر چیز زبردستی سے سستی لیا چاہتے ہین جب کسی منصب دار یا امیر کو کاریگر کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بازار سے اوس کو پکڑ بلاتا ہے اور جب وہ کام کر چکتا ہے تو اوسکو اجرت معقول نہین دیتا بلکہ وہ اُجرت دیتا ہے جو اوسکی راے مین معقول ہو اور کاریگر اسی کو غنیمت سمجھتا ہے کہ اوس پر کوڑا نہین بجا پس کیسے توقع ہو سکتی ہے کہ کسی کاریگری مین کوئی ترقی کا مادّہ پیدا کرے بلکہ ہر کاریگر کی یہ ہی فکر ہے کہ جلدی سے کام پورا کرے روٹی پیدا کرے اور پیٹ بہرے وہ لوگ جو عمدہ کاریگر ہوتے ہین صرف بادشاہ کے یا کسی اور امیر کے نوکر ہوتے ہین اور اوسکے یہان کام کرتے ہین"۔

قلعہ کے اندر بہت سے کارخانے بڑے بڑے مکانات مین تھے سنار۔ زردوز۔ مرصع کار مصور۔ بڑہئی۔ خیرادی۔ درزی۔ چمار۔ گلکاری بنانیوالے۔ کمخواب بنانے والے کام کرتے تھے۔ بعض عورتون کے برقون کی ایسی باریک تنزیبین کلابتون کے کام کی بناکر

آراستہ کرتے تھے کہ اونکا ایک ایک تھان چالیس چالیس پچاس پچاس روپیہ کو بکتا تھا اور بعض بعض تنزیبین ایسی باریک ہوتی تھین کہ ایک مرتبہ ہی کام مین آسکتی تھین یہ لوگ اپنے کارخانہ جات مین صبح سے شام تک کام کرتے تھے ہر شخص اپنا پیشہ اپنی اولاد کو ہی سکھلاتا تھا دوسرے کو نہین اور اپنے پیشہ کے لوگون مین ہی شادی کرتا تھا پس ان لوگون مین پیشہ محدود تھے اور کوئی امید ترقی کی نہین تھی یہی باعث ہندوستانی صنعت کے زوال کا ہوا۔

دربار شاہی کی کیفیت برنیر صاحب اس طرح پر لکھتے ہین کہ "عام خاص نہایت عمدہ عمارت ہے اُس کے چارونطرف ایک منزلے دالان ایسے بنے ہوئے ہین کہ جہان ایک سے دوسرے مین جاسکتے ہین صدر دروازہ پر جو بیچ مین ہے نقارخانہ بنا ہوا ہے یہان پر بڑے بڑے نقارہ اور جھانجھ رکھے ہوئے ہین وہ دن رات مین وقت معینہ پر بجائی جاتے ہین اور انکی آواز جو پہلے مجھکو بُری معلوم ہوتی تھی اچھی معلوم ہوتی ہے نقارخانہ کے سامنے ایک بڑا وسیع شاندار مکان ہے کہ جسمین بہت سی قطارین کھمبون کی موجود ہین ان کھمبون پر اور مکان کی چھت پر سونے اور رنگ آمیزی کا کام ہورہا ہے یہ مکان زمین سے اونچا اور ہوادار ہے اور تین طرف سے کھُلا ہوا ہے اوس دیوار کے بیچ مین جو محلسرا ہی کے ملحق اور فرش سے اونچی ہے ایک بڑی کھڑکی ہے کہ جسکو جھروکہ کہتے ہین یہان پر دوپہر کے وقت بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین اون کے دائین بائین اونکے بیٹے ہوتے ہین اور چارونطرف خواص مورچھل وچنور لئے نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے رہتے ہین تخت کے نیچے ایک جنگلہ چاندی کا لگا ہوا ہے اوس کے اندر راجہ وامرا و ایلچی ہاتھہ باندھے اور نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے ہوتے ہین اوس سے پرے منصب دار یا چھوٹے درجہ کے امیر ادب کے ساتھہ کھڑے ہوتے ہین باقی مکان مین ہر قسم کے لوگ غریب وامیر جمع ہوتے ہین اور

چونکہ یہان پر بادشاہ ہر شخص کی دادرسی کرتے ہین اسلئے اسکو عام خاص کہتے ہین - دربار
ڈیڑہ دو گہنٹہ رہتا ہے - پہلے شاہی گہوڑے پہر پلے ہوئے ہرن و نیل گاہی و بنگالی بہینسے
و چیتے و شکاری کتّے و ہر قسم کے شکاری پرند بادشاہ کے روبرو ہو کر نکلتے ہین اسکے بعد
امراء کے رسالہ زرہ بکتر پہنے ہوئے اور بعض بعض امراء و منصب دار اپنے اپنے کرتب کہلاتے
ہوئے نکل جاتے ہین - بادشاہ نہ صرف اپنے رسالہ کی طرف توجہ کرتے ہین بلکہ وہ ہر سوار و
پیادہ کی حالت سے خود واقف ہین اور ترقی و تنزلی و موقوفی خود کرتے ہین تمام عرضیان بادشاہ
کے روبرو پڑہی جاتی ہین اور جن اشخاص کو حکم ہوتا ہے وہ اونکے روبرو فوراً حاضر کئے جاتے
ہین اور بادشاہ خود اونکا اظہار لیکر فوراً دادرسی کرتے ہین ہفتہ مین ایک دفعہ بادشاہ دو گہنٹہ
بیچ مین دس غریب آدمیون کی عرضیان سنتے ہین انکو ایک نیک و معزز عمر رسیدہ آدمی پیش
کرتا ہے ہفتہ مین دوسرے روز بادشاہ عدالت خانہ مین دو قاضی القضات کے ہمراہ
جاتے ہین جب بادشاہ کی زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے جملہ حاضرین آسمان کی طرف ہاتہ
اوٹہا کر کرامت کرامت کہتے ہین - ہر شخص کو خوشامد کی عادت ہے اور لوگون کی زبان پر
یہ شعر رہتا ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این	بباید گفت اینک ماہ و پروین

عام خاص کے برابر غسل خانہ ہے اوسمین بادشاہ افسران سلطنت سے ملاقات کرتے ہین
اور اونکی رپورٹین سنتے ہین اور معاملات اہم پر غور کرتے ہین ہر امیر کا فرض ہے کہ اس
دربار مین شام کو اور عام خاص مین صبح کیوقت حاضر ہو اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوسکو سزا ہوتی
ہے خود بادشاہ بہی دونون دربارون مین سواے اوس صورت کے کہ کام ضروری ہو یا بیماری
سے لاچار ہون ضرور جاتے ہین اور اوسکی یہان تک پابندی ہے کہ اورنگ زیب سخت

بیماری کی حالت مین بہی اگر دونون وقت نہین تو ایک وقت دربار مین ضرور جاتا تہا اور
اسکی وجہہ یہ تہی کہ اوسکی ایک روز کی عدم موجودگی سے بہی تمام ملک مین غدر ہو جاتا تہا اور
تمام دوکانین بند ہو جاتی تہین غسل خانہ کے متصل بادشاہ کی حرم سرای مین بڑے خوبصورت
مکانات حسب حیثیت بیگمون کے بنے ہوئے تہے ہر مکان مین پانی کی باولی وخوبصورت
باغ وبڑے بڑے دالان وصحن وچبوترے موجود تہے ہر شئے آسایش کی وہان پر پائی جاتی
تہی دریا کی طرف سونے کے پتر سے آراستہ کیا ہوا خاص محل تہا۔ عیدالفطر وعید الضحیٰ کے دربار
مین بادشاہ بڑی شان وشوکت کی پوشاک پہنکر تخت طاؤس پر بیٹھتے تہے اونکی پگڑی مین
علاوہ اور ہیرون کے ایک ہیرا ہشت پہلو کہ جسکا وزن ٹیورنیر صاحب یورپ کے جوہری
نے ۱۵۷ ۱/۴ انگریزی کیرٹ تخمینہ کیا ہے لگتا تہا۔ تخت طاوس کے چہہ پائے سونے کے
تہے اون مین ہیرے ولعل وزمرد جڑے ہوئے تہے۔ یہ تخت شاہجہان نے اُن جواہرات
سے جو اوسکو مختلف ملکون کی لوٹ اور امیرون اور راجاؤن کی نذرون مین ملے بنا تہا اِس
تخت کے اوپر دو مور ہیرون اور موتیون سے جڑے ہوئے تہے یہ مور یورپ کے ایک
کاریگر لاگرنیز نے بنائے تہے۔ تخت کے پاؤن سے بیس پچیس انچہ اوپر بارہ پائے لگے ہوئے
تہے کہ جنپر چندوا لگتا تہا یہ سب پائے بہی سونے کے تہے اور ہیرون وموتیون ولعلون سے
جڑے ہوئے تہے۔ ایک ایک لعل کے گرد چار زمرد لگے ہوئے تہے بعض جگہہ ایک
زمرد کے گرد چار لعل لگے ہوئے تہے زمردون ولعلون کے بیچ مین سپاٹ ہیرے لگے
ہوئے تہے تخت پر چڑہنے کے لئے چار سڈہیان تہین تین سڈہیان تخت تک پہنچتی
تہین اون مین سے سب سے بڑی بادشاہ کی ہوتی تہی بادشاہ کی سیڈہی کے پیچہے بڑا تکیہ
لگتا تہا باقی سڈہیون کے پیچہے چہوٹے چہوٹے تکئے لگتے تہے۔ اس تخت کے اوپر ایک

ڈہال و تلوار و تیر و کمان ہیرون سے جڑے ہوئے لٹکتے تہے - چند وے مین ہیرے و موتی جڑے ہوئے تہے اور موتیون کی جہالر لگی ہوئی ہے - مور کے پنکہون مین نیلم جڑے ہوئے تہے مور سونے کا تہا اور اوسکی چہاتی مین ایک بڑا لعل جڑا ہوا تہا - مور کے دونون طرف سونے کے گلدستے تہے اونمین بہی ہیرے جواہر جڑے ہوئے تہے - سامنے ایک زیور رکہا جاتا تہا کہ جسمین ایک ہیرا جسکے چارونطرف لعل و زمرد جڑے تہے تہا چندوے کے بارہ کہمبون اور جہالرون کے موتی نہایت گول اور صاف تہے اور ایک ایک چھ کیرٹ سے دس کیرٹ وزن مین تہا - تخت سے چار فیٹ پر دو چتر سرخ مخمل کے لگے ہوئے تہے اور اون مین بہی بڑے قیمتی لعل و ہیرے و موتیون کی جہالرین لگی ہوئی تہین - تخت کے پیچہے ایک چہوٹا سا تخت تہا اس تخت کے اوپر کوئی چندوا نہین تہا - تخت طاؤس چھ فیٹ لمبا اور چار فیٹ چوڑا تہا اور اوسکی قیمت دس ارب ستّر کروڑ روپیہ تہی اسی تخت کو نادرشاہ لوٹ کر لے گیا -

کوہ نور - شاہجہان نے وہ ہیرا جو کوہ نور کے نام سے مشہور ہے حاصل کیا یہ ہیرا میرجملہ نے جو گولکنڈہ کا حاکم تہا بادشاہ کو پیشکش کیا تہا وہ کلور کی کان سے کہ جو دریای کرشنا پر علاقہ حیدرآباد دکن مین واقع ہے نکلا تہا اور ۱۶۵۶ء یا ۱۶۵۷ء مین شاہجہان کو دیا گیا اوس وقت اوس کا وزن ۷۸۶ کیرٹ یعنی ۱۶$\frac{۲}{۵}$ روپیہ بہر تہا - ایک کیرٹ چار گرین کا ہوتا ہے جسوقت کہ ٹیورنیر صاحب انگریز جوہری نے اوسکو دیکہا تہا تو وہ ۲۸۰$\frac{۱۹}{۵}$ کیرٹ کا تہا اور اوسکو وینس کے ایک جوہری ہورٹینسیو بورجیو - نے کاٹا تہا ۱۷۳۹ء مین نادرشاہ اس ہیرے کو محمد شاہ بادشاہ سے لوٹ کر لے گیا اور اوسی نے اوسکو کوہ نور کے نام سے نامزد کیا پہر یہ احمد شاہ درّانی کے پاس ۱۷۵۱ء و شاہ زمان کے پاس ۱۷۹۳ء مین و شاہ شجاع

کے پاس ۱۷۹۵ء مین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس ۱۸۱۳ء مین پہونچا اور جب انگریزون
نے ۱۸۴۹ء مین پنجاب کو فتح کیا تو وہ ملکہ معظمہ کو پیش کش کیا گیا اب یہ ہیرا ۱۸۶ ۱/۱۶ کیرٹ
ہے ۱۸۵۲ء مین وہ انگلستان مین تراشا گیا تو اوسکا وزن ۱۰۶ ۱/۱۶ کیرٹ رہ گیا۔
مصنف نے اس ہیرے کو لندن ٹاور مین شاہی جواہرات کے ساتھ رکھا ہوا دیکھا ہے وہ
شکل مین گول ہے اور اوسکی خوبصورتی اور چمک دمک بیان سے باہر ہے۔

ملک کی حالت شاہجہان کے وقت مین

شاہجہان کے وقت مین مکّہ اور بصرہ اور بندر عباس و جاپان و
فرانس و یورپ جو کیل یعنے پرتگال و سیام و لنکا و چین سے جہاز اس
ملک کے مال کی قیمت مین سونا و چاندی لاتے تہے اور وہ سب یہان ہی صرف ہو جاتا تہا
شیشہ کے برتن انگلستان سے بانات وغیرہ فرانس سے پچیس ہزار کے قریب گہوڑے اوزبک
و فارس و عرب و مکّہ و بصرہ و بندر عباس سے۔ میوہ جات سمرقند و بلخ و بخارا و فارس
سے عنبر جزیرہ مالدیپ و موزمبیک سے۔ گینڈے کے سینگ و ہاتہی دانت و غلام
حبش سے مشک و چینی کے برتن چین سے موتی لنکا اور ٹوٹی کورن سے آتے تہے مگر
ان سب چیزون کے بدلے بجای روپیہ کے یہان کی پیداوار جاتی تہی۔ دہلی کے بازارون
مین حالانکہ وہ بہت چوڑے تہے تمام دن لوگون کا اژدہام رہتا تہا مگر اوس زمانہ مین
خوش پوشاک لوگ بمقابلہ پہٹے کپڑے پہننے والون کی بہ نسبت آجکل کے کم ہوتے تہے
اور امیر و راجہ و منصب داری اچہے کپڑے پہنکر شہر مین نکلتے تہے ہر جمعہ کے روز بادشاہ
ہوئے سے مین نماز پڑہنے جاتے تہے اور اونکی سواری بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکلتی
تہی اون مین سالگرہ کا جلسہ بہت دہوم دہام سے ہوتا تہا اور اوس وقت اُن کے روبرو
بیٹہا کر سٹہ ہیرون کے بقچی تہین بادشاہ اوس روز سونے کے ساتھ تلتے تہے سوا لاکہ

روپیہ کا چبوترہ بعض بعض امراء بادشاہ کے لئے بناتے تھے محل مین مختلف قسم کے میلے
ہوتے تھے اور بیگمات منصب دارون اور امراء کی عورتون سے کمخواب وغیرہ خریدتی تھین
بعض اوقات بادشاہ بھی ان میلون مین جایا کرتے تھے اور مثل معمولی آدمیون کے قیمت
پر عورتون کے ساتھہ پیسہ پیسہ پر جھگڑتے تھے اور عورتین بھی بادشاہ کو صاف سُناتی تھین
بیگمون اور امیرون کی عورتون مین اس قسم کی ردّ و بدّل ہوا کرتی تھی مگر اخیر مین میلہ بہت
خوشی کے ساتھہ ختم ہوتا تھا۔ دہلی سے آگرہ تک جو سڑک جاری تھی اوسمین برابر کوس مینار
کہ جو بعض بعض اب بھی موجود ہین لگے ہوئے تھے۔ شہر آگرہ جیسا کہ اب بسا ہوا ہے بسا ہوا تھا مگر
یہان پر چار پانچ بڑے لمبے بازار تھے آگرہ کے گرد منصب دارون وراجاؤن اور امیرون
کے باغ تھے کہ جنمین شہر کی عمارتین دور سے چھپی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ آگرہ مین عیسائیون
کا مدرسہ اور گرجا اوس وقت مین موجود تھا اور اون کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے مین پوری
آزادی تھی اور اون کا دربار شاہی مین پورا ادب ہوتا تھا بعض پادری اپنے علم و فضیلت
کے لئے جیسے اب مشہور ہوتے ہین مشہور تھے اون کی طرف سے مصیبت زدون بیکسون
کو ویسی ہی خیرات ملتی تھی جیسے کہ اب ملتی ہے اور وہ لوگون سے ویسے ہی حلم و اخلاق سے
پیش آتے تھے جیسے کہ بعض اون مین سے اب پیش آتے ہین اس شہر مین ڈچ لوگون کی
بھی کوٹھی تھی۔ یہ لوگ بانات و شیشہ کے برتن ولوہے کی چیزین بیچتے تھے اور نیل وغیرہ
اس ملک سے خرید کر بھیجا کرتے تھے لکھنؤ مین بھی اوسوقت مین فرنگی محل بنا ہوا تھا اور وہان پر
ڈچ لوگ کپڑا خریدتے تھے اور مصالحہ بھیجتے تھے۔
روضۂ تاج گنج۔ آگرہ مین شاہجہان نے وہ عمارت بنائی کہ جسکی وجہ سے اوس کا نام ہمیشہ
روشن رہیگا۔ ہر ملک کے لوگ جو تاج کو دیکھنے آتے ہین اوسکی تعریف مین قاصر رہتے ہین۔

فرگسن صاحب اپنی تواریخ تعمیرات ہندوستان مین تحریر فرماتے ہین کہ تاج مین ایسی ایسی
خوبصورت چیزین بنائی گئی ہین اور ایک کو دوسری کے ساتھہ ایسی نسبت ہے کہ دنیا مین
کوئی عمارت اوس کے مقابل نہین ہوسکتی ہے اور کیسے سے کیسا ہی لاپرواہ آدمی ہو اُسکے
دل پر بھی ضرور اس خوبصورتی کا اثر ہوگا۔ بعض انگریز کہتے ہین کہ تاج مین سنگ مرمر کے
ذریعہ سے خواب کی کیفیت کو اصلی کر دکھایا ہے۔ ہنٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس عمارت
کو دیوؤن نے بنایا اور جوہریون نے مرصع کیا۔ یہ عمارت ۱۶۴۸ء مین پوری ہوئی مگر انگریز
کہتے ہین کہ اوس کا نقشہ ایک فرانسیسی مصور نے جس کا نام اوسٹن ڈی بورڈو تھا تیار کیا فارسی
مین اوسکو اوستاد عیسیٰ نادر العصر کہا گیا ہے اسکی تعمیر بائیس برس تک جاری رہی اور
بیس ہزار آدمی لگے رہے اور کل عمارت کا خرچ تین کروڑ سترہ لاکھہ اڑتالیس ہزار چھبیس روپیہ
ہوا مگر ڈھائی سو برس کے بعد بھی اوسکی حالت وہ ہی ہے کہ جو روز تعمیر پر تھی اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہان کے معمار اوس زمانہ مین کس لیاقت کے آدمی ہوتے تھے اسطرح پر اگر آگرہ
کے قلعہ کی عمارتون کو دیکھا جاوے تو یہ معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی انجینیری کے مقابلہ مین اُس
وقت کی معماری کیا تھی اگر موتی مسجد کو جو شاہجہان نے ۱۶۵۴ء مین بنائی دیکھو گے تو یہ معلوم
ہوگا کہ صفائی و سادگی مین یہان کی عمارتین دنیا کی کسی عمارت سے کم نہین ہین اگر اعتماد الدولہ
کی طرف خیال کروگے تو ضرور یہ معلوم ہوگا کہ ملک مین کتنی دولت ہوگی کہ جب بادشاہون
کے وزیر بھی اتنی بیش قیمت عمارتین بناتے تھے۔

غرضکہ شاہجہان کے وقت مین ملک نہایت آباد و رونق پر تھا اور برنیر صاحب کا یہ کہنا
کہ میری آنکھین اس خوبصورت ملک کو دیکھکر سیر نہین ہوتین درست ہے۔

گوسائین تلسی داس۔ شاہجہان کے وقت مین گوسائین تلسی داس شمالی ہندوستان مین

اور بابا تو کارام دکھن مین ہوئے گوشائین تلسی داس سمت ۱۵۸۹ مین پیدا ہوئے اور سمت ۱۶۸۱
تک رہے اور جو کام کہ اونہون نے عوام کو اصلی ہند و مذہب مین تعلیم دینے کا کیا وہ ہمیشہ
اِس ملک کے لئے یادگار رہیگا اون کی راماین و بنے پترکا و دوہاولی و ست سئی وغیرہ
ہزارون عورتون مردون غریبون امیرون بڑون چھوٹون مین وید سے بہی زیادہ مانی جاتی
ہین۔ ادہر پنجاب سے لیکر بہاگلپور تک ادہر ہمالیہ سے نربدا تک اونکی سچی بہکتی کا اثر
برابر قایم ہے۔ وہ کہتے ہین کہ مین یقیناً کہتا ہون اور کوئی جہوٹ یا فضول بات نہین کہتا
کہ جو شخص سری رام چندرجی کا بہجن کرتے ہین وہ اِس دنیا سے کہ جس سے چھوٹنا مشکل ہے
جلد سنجات پاوینگے۔ پانی سے گھی یا بالُو سے تیل نکل آوے مگر پرمیشور کی بہکتی کے بغیر
انسان کی موکش نہین ہوسکتی۔ ہزارون آدمیون کی زندگی اونکے نیک کلام کی وجہ سے
سُدہر گئی اور جیسے کہ سری کرشن کی عوام مین پوجا کا رواج دینے کے باعث سورداس جی ہوئے
ویسے ہی رام چندرجی کے لئے تلسی داس جی ہوئے۔

زبان اُردو کی پیدائش اور اوس کی حالت۔

شاہجہان کے عہد مین کہ جب شہر دہلی بسایا گیا تو ہندو مسلمانون کے
ملنے سے ایک نئی زبان پیدا ہوگئی جسکا نام اُردو ہے لفظ اُردو
سے مراد لشکر ہے اور یہ لفظ ترکی زبان کا ہے شاہجہان کے وقت مین اُردوے معلی یعنی لشکر
اعظم دہلی کا نام ہوا اور اوس سے جو زبان کہ وہان بولی جاتی تہی وہ بہی اُردو کے نام سے
مشہور ہوئی اسمین سنسکرت اور پراکرت الفاظ فارسی عربی و ترکی الفاظ کے ساتہ برابر شامل
ہین اور یہ ہی تمام ہندوستان مین کم و بیش رائج ہے مگر اس زبان کی ترقی جیسی کہ ہونی
چاہیئے نہین ہوئی۔ پہلے اس مین عربی و فارسی کے الفاظ استعمال کرنے کا زیادہ رواج تہا۔
اب سادگی آتی جاتی ہے بہت سے شاعرون نے کہ جنکے کلام اب تک مشہور ہین اِس زبان

مین لکھا مگر اون کی تصنیفات زمانہ حال کے خیالات کے مطابق نہین ہے۔ اُردو شاعری مین ایک بڑا نقص یہ ہے کہ وہ خیالی باتون پر بمقابلہ مفید یا کارآمد باتون کے زیادہ متوجہ ہین علم ادب یا تاریخ یا فلاسفی یا سائینس کی کتابین سوای اُن کے کہ جو انگریزیدانون یا انگریزی خیالات کے لوگون نے لکھین اس زبان مین بہت کم ہین اور جیسی ترقی کہ بنگالی و مرہٹی و گجراتی وغیرہ زبانون کی ہوئی اوسکا عشر عشیر بہی اس زبان مین نہین ہوئی۔ سودا۔ آتش۔ ناسخ۔ ذوق۔ غالب۔ ظفر۔ وغیرہ کے کلام کیسے ہی فصیح ہون مگر وہ زبان کے علم ادب کی کسی اعلیٰ حالت کو نہین دکہلاتے نہ کوئی شخص اون کو پڑہکر اپنے خیالات مین ترقی پا سکتا ہے۔ فی زمانہ اس زبان مین ناول کہ جو بیشتر انگریزی سے ترجمہ کئے جاتے ہین بہت چل گئے ہین مگر بہت مفید اور کارآمد کتابون کی بہت ہی کمی ہے اور یہ کمی جب تک رفع نہین ہوگی کہ جب تک انگریزی دان اوسکی طرف ویسی ہی توجہ نہ کرینگے۔ عام شکایت یہ ہے کہ آجکل کے انگریزی دان انگریزی کو بمقابلہ اپنی دیسی زبانون کے زیادہ آسانی و فصاحت سے لکھہ پڑہ سکتے ہین اور روزمرّہ کی گفتگو مین بلاضرورت بہی انگریزی کے الفاظ استعمال کرکے اپنی زبان کو بگاڑتے ہین جبتک یہ شکایت رفع نہین ہوگی زبانکی ترقی نہین ہو سکتی۔

اورنگ زیب شاہجہان کے بعد اُسکی بیٹے اورنگ زیب نے ۴۹ برس یعنی ۱۶۵۹ء سے ۱۷۰۷ء تک بادشاہت کی اسکے عہد حکومت مین سلطنت مغلیہ کے عروج کی اخیر حد ہوکر زوال شروع ہوگیا وجہہ یہ تہی کہ وہ مثل اکبر و جہانگیر و شاہجہان کے اپنی ہندو رعایا و ہندو راجاؤن کی دلجوئی کی طرف بالکل متوجہہ نہ ہوا اور اپنی متعصب مزاجی سے اونکو اپنے سے علیحدہ کردیا۔ ۱۶۵۷ء مین جب شاہجہان بیمار ہوا تو اوسکے چارون لڑکے تخت لینے کی لئے آمادہ ہوئے مگر اورنگ زیب ہی اپنے سب بہائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔

جس وقت شاہجہان بیمار ہوا انتظام سلطنت داراشکوہ کے ہاتھہ مین تھا اوس نے بادشاہ کی
بیماری کی خبر پھیلنے نہ دی مگر روشن آرابیگم نے کہ جو اورنگ زیب سے ملی ہوئی تھی اوسکو یہ
خبر پہونچادی اور پھر وہ عام ہوگئی - چونکہ بادشاہ کئی روز تک جھروکہ مین نہین گئے لوگون نے
مشہور کردیا کہ وہ مرگئے - داراشکوہ - شاہ شجاع - مرادبخش نے تخت کے لئے لڑائی شروع
کردی اور ہر ایک اپنے اپنے کو بادشاہ کہنے لگا اورنگ زیب ہی صرف خاموش رہا اور ہر
طرف نگاہ رکھی وہ یہ جانتا تھا کہ دارا کی تعجیل اور شجاع اور مرادبخش کی سستی سے کچھہ نہوسکیگا
اور اوسکی ہی فتح ہوگی - دارا وغیرہ نے تو تخت کے لئے علانیہ کوشش کی مگر اورنگ زیب
نے خفیہ اور پیچیدہ طور پر سعی کی اوسکو دھوکا اور حکمت عملی سے مطلب پورا کرنا خوب آتا تھا -
دارا نے شجاع اور مراد کو آسانی سے فتح کرلیا مگر اورنگ زیب کے فتح کرنیکے لئے آگرہ سے
بہت بڑی فوج لیکر فیروزآباد گیا وہان پر بڑے زورشور سے لڑائی ہوئی اور اورنگ زیب
بہت ہی استقلال سے لڑا جس وقت فوج بھاگنے لگی تو ہاتھی کے پیر بندھوا دئے تاکہ وہ
پیچھے نہ ہٹے - اس سے اوسکے لوگون کی ہمت بندھ گئی اور بجائے شکست کے فتح ہوئی
پھر دارا بھاگ گیا اور اورنگ زیب نے آگرہ پہونچکر شاہجہان کو قید کرلیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے
صرف دارا کو دبانے کے لئے ایسا کیا ہے مگر غرض یہ تھی کہ رعایا اوس کے قابو مین ہوجاوے
اور اورنگ زیب نے شاہجہان کے ساتھہ بہت ہی اچھا برتاؤ کیا اور اوسکی آسایش کی
سب چیزین مہیا کردین شاہجہان کو قید کرکے اوس نے مرادبخش کو کہ جسکو اب تک وہ بادشاہ
کہتا تھا قید کرلیا اور سنہ ۱۶۵۸ء مین خود تخت پر بیٹھہ گیا اسکے بعد اوس نے دارا کا تعاقب کیا اور
کئی شکستون کے بعد دارا کے نمک حرام ہمراہیون نے اوسکو اورنگ زیب کے حوالہ کردیا اور
اورنگ زیب نے اوسکو کافر کہکر مروا ڈالا اور اوسکا سر شاہجہان کے پاس بھیجا -

اورنگ زیب کا انتظام سلطنت۔

اورنگ زیب نے شروع مین تو اکبر کے بڑے مسئلہ عدم مداخلت کو مدنظر رکھا مگر رفتہ رفتہ اپنا بندوبست پورا کرکے ہندؤون کو ہر طرح سے دبانا شروع کیا جزیہ جو کہ اکبر نے معاف کردیا تھا پھر جاری کیا مگر اوسی کے ساتھ اسّی کے قریب چھوٹے چھوٹے محصول معاف کردئے۔ فوجی انتظام اِس طرح پر تھا کہ منصب دار پانچسو سے لیکر دوازدہ ہزاری تک کے اور خاص خاص لوگ پانزدہ ہزاری تک ہوتے تھے مگر یہ لوگ تعداد معینہ کے گھوڑے نہین رکھتے تھے۔ اِن منصب دارون کو تنخواہ نقد یا زمین دیجاتی تھی۔ بادشاہ کی فوج زیادہ تر انہین منصب دارون اور کچھہ راجاؤن کی دی ہوئی تھی راجاؤن کو بھی تنخواہین ملتی تھین ہزاری کے منصب کے نیچے کے بیشمار لوگ تھے ان مین سے قریب دو تین سو کے دارالخلافت مین ہمیشہ موجود رہتے تھے ہر ایک سوار کے پاس دو گھوڑے کم از کم ہوتے تھے کیونکہ ایک گھوڑے کا سوار ایک ٹانگ کا آدمی خیال کیا جاتا تھا۔ ہر سوار کو پچیس روپیہ ماہوار ملتا تھا کچھہ روزینہ دار بھی ہوتے تھے جنکو روزینہ تنخواہ ملتی تھی امرا اور چھوٹے منصب دارون کی جائدادین اونکے مرنے کے بعد ضبط ہوجاتی تھین چاہے وارث ہو یا نہو اسی خیال سے اکثر ہوشیار لوگ اپنی دولت چھپا کر یا زمین مین دفن کرکے رکھتے تھے تاکہ اگر اون کے ورثا کو سرکار سے کچھہ نہ ملے تو بھوکے نہ مرین۔ پیادے دو لاکھہ پندرہ ہزار تھے اس کے علاوہ ہر مہم پر بہت سے خدمتگار اور کاریگر اور سپاہیون کے بی بی بچے تک جاتے تھے اِس سے لشکر دو تین لاکھہ آدمیون کا ہوجاتا تھا اور فضول خرچ اور تکلیف کا باعث ہوتا تھا کچھہ توپین بھی لشکر مین رہتی تھین کچھہ شتربان بھی ہوتے تھے مگر تلوار اور تیر زیادہ کام مین آتے تھے۔

انتظام ملکی بھی قریب قریب اسی اصول پر مبنی تھا منصب دارون کی طرح جاگیردار ہوتے تھے

صوبہ دار اکثر منصب داروں میں سے مقرر کئے جاتے تھے اور اون کو بجائے نقد روپیہ کے زمین ملتی تھی یہ لوگ بادشاہ کے اسوجہ سے زیادہ تابع رہتے تھے کہ عہدہ جاگیرداری اور منصب داری اوسکے اختیار میں تھا۔ یہ لوگ پانچواں حصہ اپنی آمدنی کا مالگذاری میں دیتے تھے مگر منصب دار اپنے علاقہ میں بیشتر خود مختار ہوتے تھے اور حتی الامکان رعایا کو لوٹتے تھے چونکہ جاگیردار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے تھے تاکہ وہ ایک جگہہ پر رہنے سے قابو یافتہ نہ ہوجاویں اس لئے بیچارے کسانوں اور تجاروں کی بڑی مصیبت تھی صوبہ کے حاکم جو چاہے سو کرتے تھے اور بادشاہ کو اوسکی خبر تک نہ ہوتی تھی اگر ہوجاتی تھی تو سزا بھی خوب ملتی تھی اورنگ زیب کی طرف سے مخبر اور افسر نگراں مقرر تھے اور یہ اوس کو تمام خبریں پہونچایا کرتے تھے مگر صوبہ دار ان کو اکثر رشوت دیکر جو چاہے جو لکھوا دیتے تھے اگرچہ دہلی اور اور بڑے شہروں کے قرب وجوار میں تو یہ ناممکن تھا اور وہاں پر بادشاہ پورے طور پر انصاف کرسکتا تھا مگر دور و دراز کے صوبوں میں خرابی کو کوئی روکنے والا نہیں تھا اس طریقہ انتظام کا جو اثر رعایا پر ہوا اوسکی نسبت برنیر صاحب کہ جنہوں نے بچشم دید لکھا ہے اور کوئی مستند شاہد نہیں ہوسکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے ظلم سے زیادہ اور کوئی چیز خیال میں نہیں آسکتی یہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکے روبرو مظلوم کاشتکار یا کاریگر یا پیشہ ور اپنی فریاد کرسکے کوئی بڑا امیر یا حاکم عدالت یا کوئی جماعت ایسی نہیں ہے کہ جو ان بیرحم ظالموں کے ظلم کو روکے۔ قاضیوں کو ان لوگوں کی دادرسی کرنے کا اختیار نہیں ہے اس ظلم ہی کیوجہ سے ہر قسم کی تجارت بند ہوگئی اور ہر شخص کے طریقہ برتاؤ پر برا اثر ہوا ہے کوئی شخص تجارت کرنے کی ہمت نہیں کرتا اگر کہیں دولت پیدا بھی کیجاوے تو بجائے اسکے کہ کمانے والا اپنی آسایش اور آرام کا سامان بہم پہونچاوے وہ یہی کوشش

کرتا ہے کہ مین اپنے کھانے پہننے سے غریب ہی نظر آؤن - اسی وجہ سے لوگ بہت سا سونا چاندی خرید کر زمین مین دفن کرتے ہین بادشاہ کو اگر وہ چاہے تو بھی اپنے ماتحت حاکمون کے ظلم کے روکنے کا کوئی ذریعہ نہین ہے - اِن لوگون کا ظلم اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس سے کاشتکار اور کاریگر کو روزمرّہ کی ضروریات کا بھی سامان بہم نہین پہونچتا اور وہ بیچارے بھوکون کے مارے تکلیف سے مر جاتے ہین - اِس ظلم کی وجہ سے اِن لوگون کے اولاد پیدا نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بچپن مین ہی مر جاتی ہے اسی ظلم کی وجہ سے کاشتکار اپنی جھونپڑی کو چھوڑ کر دوسری جگہہ اس امید سے بھاگ کر چلا جاتا ہے کہ وہان پر اُس پر کم ظلم ہوگا یا فوج مین داخل ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ ظلم سے بچے زمین کی سوای جبر کے اور طرح پر کاشت نہین ہوتی کوئی شخص خندقون یا نہرون کی مرمت کرنے پر راضی نہین ہوتا کل ملک مین کاشت بہت خراب ہوتی ہے اور بہت سا حصہ بوجہہ نہونے آبپاشی کے بلا کاشت پڑا رہتا ہے مکانات بھی ویران پڑے ہین کوئی شخص نہ نیا مکان بنانا چاہتا ہی نہ پُورانے مکان کی مرمت کراتا ہے کاشتکار کو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ مین ایک ظالم کے لئے جو کل ہی آکر مجھے لوٹ کر تباہ کر دیگا کیون محنت کرون اور استمرار دارون اور گورنرون اور ٹھیکہ دارون کا یہ خیال ہے کہ ہمکو زمین کی بربادی کی کیا فکر ہے ہم کیون اپنا وقت و روپیہ خراب کر کے اوسکو درست کراوین کیونکہ ہم سے ہی ایک لمحہ مین زمین چھین جاسکتی ہے اور ہماری محنت سے نہ ہمکو فائدہ ہوگا نہ ہماری اولاد کو پس خواہ کاشتکار بھوکا مرے یا بھاگ جاوے ہمکو تو زمین سے جو کچھ مل سکے لینا ہی چاہئے اور جب ہم اوسکو چھوڑ کر جائین تو بیابان ہی چھوڑین یہی حال کاریگرون کا بھی ہے کوئی کاریگر اپنے کام مین دل نہین لگاتا کیونکہ اوسکو یہ معلوم ہے کہ وہ اپنی محنت کی کمائی سے کوئی زمین یا جائداد پیدا نہین کرسکتا بلکہ اوسکی یہی کوشش رہتی

ہے کہ جہان تک ہوسکے غریب ہی نظر آوٗن کوڑے کے زور سے ہی وہ کام کرتا ہے اگر
موٹا کھانا موٹا پہننا ملجاوے تو اوسکو غنیمت جانتا ہے اگر وہ روپیہ پیدا کرتا ہے تو اوس کے
پاس نہین رہتا بلکہ کسی ساہوکار کے پاس چلا جاتا ہے اور ساہوکار کو بھی یہ خوف برابر بنا رہتا
ہے کہ مین بھی نہ لٹ جاؤن۔ پس اس ملک مین اگر جہالت نہ ہو تو کیا ہو نہ یہان پر کوئی
بڑے مدرسے ہین نہ کالج ہین نہ ایسے لوگ ہین جو کالج یا مدرسہ بناوین نہ لوگون کی پاس
ایسی جائدادین ہین کہ جو اس کام کے لئے کافی ہون اگر کسی کے پاس روپیہ ہو بھی تو وہ اِس
خوف سے کہ لُٹ نہ جاوے کوئی ایسا کام کرنا نہین چاہتا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی ایسا مدرسہ
بنے بھی تو طالب علمون کو اوس مین تعلیم کے لئے آنے کی رغبت نہین ہوتی کیونکہ اُن کے لئے
کوئی ایسا عہدہ یا منصب نہین معلوم ہوتا کہ جس مین وہ اپنی لیاقت کو دکھلا سکین ایسے
ملک مین کوئی ترقی نہین ہوسکتی کوئی شخص نظر نہین آتا کہ جو یورپ کے لوگون کی سی محنت سے
روپیہ پیدا کرے یہان ہر شخص کو خواہ کیسا ہی بڑا ہو یہ ہی فکر رہتی ہے کہ میری دولت دوسرون
پر ظاہر نہ ہو اگر کسی سوداگر کے پاس فوج بھی ہوتی ہے اور وہ سوداگری کرنے کی ہمت بھی
کرتا ہے تو اوسکو بھی یہ ہی خوف رہتا ہے کہ جس شخص کی فوج اوسکی حفاظت کے لئے ہے شاید
وہ ہی اوسکو نہ لوٹ لے۔ بادشاہ کے یہان شہزادے یا امیرزادے یا رئیس زادے یا
سوداگرون اور کارخانہ والون کے لڑکے جو تعلیم یافتہ ہون جنکو ادب آداب کا پورا سلیقہ ہو
جو بادشاہ کے ساتھ محبت رکھین اور جو اپنے خاندان کی آبرو کو بہادری کے ساتھ قایم رکھنے کو
مستعد ہون اور جنکو کارنمایان دکھلا کر ترقی کی امید ہو نہین ہین بلکہ جاہل و ظالم و غلام و خوشامدی
کہ جو نہایت نیچے درجہ سے اوس کے پاس پہونچگئے ہین جنمین نمک حلالی اور حب الوطنی کا
نام و نشان بھی نہین ہے جو اپنے غرور کے مارے مرے جاتے ہین اور جنمین ہمت و نیک

و بد کی تمیز نہین ہے بہرے ہوئے ہین - تمام ملک اس وجہہ سے تباہ ہے کہ ایک بڑے دربار کی شان وشوکت اور ایک بڑی فوج کا کہ جو ملک کو زیر متابعت رکھے خرچ چلے - یہان کے لوگون کی مصیبتین خیال مین بہی نہین آسکتین کوڑہ و چابک کے زور سے ہی وہ محنت کرنے پر مجبور رہتے ہین اور جب وہ کوڑے کو بہی برداشت نہین کرسکتے تو اون کے باغی ہوکر فرار ہونے سے روکنے کے لئے جنگی فوج موجود ہے -

عمدہ قانون کی یہان پر کمی نہین ہے مگر عمدہ قانون جب تک کہ اوس پر عملدرآمد نہ ہو محض بیسود ہے وہ ہی بادشاہ اور وزیر جو رعایا کی دادرسی کرسکتے ہین ظالم حاکمون کو مقرر کرتے ہین اور اگر مستغیث کی دادرسی ممکن بہی ہو تو وہ اپنا گہر و کام چہوڑ کر ڈیڑہ سو کوس دارالخلافت ریاست مین کس طرح پڑا سکتا ہے اگر راستے کے چورون اور رہزنون سے بچکر وہ دارالخلافت تک پہونچ ہی جاوے تو اوسکا صحیح صحیح حال بادشاہ تک پہونچنا ناممکن ہے کیونکہ وہانپر ظالم حاکم کے دوست ہر وقت لگے رہتے ہین پس ہر صوبہ کا حاکم وہان کا خودمختار بادشاہ ہے - حاکم صوبہ کو اختیار ہے کہ جیسے چاہے ویسے کرے اگر یہ کہا جائے کہ یہان پر قانون اور قانون پیشہ لوگ کم ہین اور فارسی کا یہ مسئلہ کہ ناحق کوتاہ بہتر از حق دراز - تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو جائداد مین تمام رعایا کے حق ملکیت کو یک قلم بند کردینے سے مقدمات مین کمی ہوگی اور قانون پیشہ لوگ اور حکام عدالت کی ضرورت نہین رہیگی مگر یہ علاج بجای بیماری کے دفع کرنے کے اوسکو اور بڑہا دیگا بجای ایسے حکام کے کہ جنکی ایمانداری پر بادشاہ کو اعتبار ہو ہر شخص حاکم کی مرضی کے تابع ہوگا اور جو خرابی کہ اوس سے برپا ہوگی اوس کا کچہہ اندازہ نہین ہوسکتا غریبون کا کہ جنکو رشوت دینے کی طاقت نہین انصاف ہوجاتا ہی لیکن عام طور پر جہان روپیہ خرچ ہوسکتا ہے وہان انصاف نہین ہے غرضکہ یہان پر اسوجہہ سے کہ سرکار ہی تمام زمین کی

مالک سے ہر قسم کا ظلم و غلامی و وحشیانہ برتاؤ و افلاس و نا انصافی موجود ہی زمین بجای کاشت
کئے جانے کے جنگل ہے۔ برنیر صاحب کا سفرنامہ (صفحات ۲۰۱ لغایتہ ۲۳۸) وجہہ اس
خرابی کی اورنگ زیب کا اپنے ماتحت سردارون و رعایا کی دلجوئی نہ کرنا تہی۔

اکبر اور اوسکے جانشینون کی خوش انتظامی اور نیک برتاؤ کی بدولت بہت سے ہندو
راجہ مغلون کے بڑے پاسدار ہو گئے تہے اورنگ زیب کے وقت مین ہندوؤن کے
ساتہہ مخالفت ہونے سے سلطنت کو زوال پہونچا۔ ادہر راجپوت اودہر پٹہان ادہر فارس
کے لوگ اور اودہر دکن کے مختلف فرق اورنگ زیب کے سامنے موجود تہے اور ان
سب سے اپنے تئین محفوظ رکہنے کے لئے بادشاہ کو ایسی فوج کہ جو محض اوسی کے اوپر منحصر ہو رکہنی
لازمی تہی اور جو خرابیان کہ جنگی گورنمنٹ سے ہوتی ہین وہ برپا ہوئین اگر ہندوؤن کو ظلم
برداشت کرنے کی عادت نہوتی تو بادشاہت جلد ختم ہو جاتی لیکن اون کو بہی صبر نہو سکا او
ملک مین چارون طرف فساد پہیلنے لگا۔

سنہ ۱۶۶۴ء مین جب بادشاہ نے کشمیر کا سفر کیا تو ملک مین ہر طرف امن وامان تہا اور جب
وہ سنہ ۱۶۶۵ء مین واپس آیا تو اوس نے تمام ملک مین وہی امن وامان پایا۔ سیواجی نے
اوسکی اطاعت قبول کر لی تہی اور سنہ ۱۶۶۸ء مین جے سنگہ کہ جو ہمیشہ سے بادشاہ کا حامی اور
مددگار تہا اور جسونت سنگہ کہ جو اوسکا دوسرا مشہور جنرل تہا مر گیا پس بادشاہ کو ہندوؤن کو
زیر کرنے کے لئے اون تدبیرون کو کہ جنکو وہ ایک عرصہ سے سوچ رہا تہا عمل مین لانے کا
موقع ملا۔ چنانچہ اپریل سنہ ۱۶۶۹ء مین اوسکو معلوم ہوا کہ بنارس اور اور دیگر ہندوؤن کے بڑے
مقامات کے پنڈت اپنا علم نہ صرف اپنے ہی لوگون کو بلکہ مسلمانون کو بہی سکہلاتے ہین بادشاہ
کو اسکی برداشت نہ ہو سکی اوس نے تمام صوبون کے حکام کے نام حکم جاری کیا کہ کافرونکے تمام

مدرسون اور مندرون کو خوب غارت کرو اور بت پرستی کی تعلیم اور اُسکا عملدرآمد قطعاً مسدود
کردو اس حکم کی پوری تعمیل تو نہین ہوئی اور چند برہمنون کو دہمکا کر اور چند بڑے مندرون
کو غارت کرکے رہ گئے۔ مگر اس طوفان مین بشوناتہہ کا مندر بنارس مین اور متہرا مین ایک بڑا
مندر توڑکر مسجدین بنائی گئین اور مورتیان لاکر آگرہ مین مسجد کی سیڑہیون کے نیچے دفن کی گئین
اسکے تین چار برس بعد چار پانچ ہزار ہندو جو میوات کے ست نامی کہلاتے تہے باغی ہوگئے
بادشاہ کے ایک افسر نے اون مین سے ایک کو مارا تہا اسی سے وہ سب لوگ مرنے کو تیار
ہوگئے اور کئی دفعہ غالب آکر آخیر کو مغلوب ہوئے اور مارے گئے۔ اورنگ زیب نے اپنی
سلطنت کے گیارہوین سال مین حکم دیا کہ کوئی تاریخ بادشاہی دفتر مین جیسا کہ اکبر کے وقت سے
چلا آیا تہا نہ لکہی جاوے چنانچہ جو کچہہ کسی کو ملا وہ یا تو خفیہ لکہتا تہا یا زبانی یاد رکہتا تہا ۱۶۷۵ء مین
اوس نے ہندوؤن پر جزیہ لگایا اور اکبر کے اس مسئلہ کو کہ محصول لینے والے کی نگاہ مین سب
رعایا برابر ہے کوئی پاک یا ناپاک نہین ہے رد کردیا۔ راجہ جسونت سنگہ والی جودہپور نے جو اس
وقت سلطنت کے بڑے رکنون مین تہے بادشاہ کو اس کارروائی سے روکنا چاہا اور ایک خط
کہ جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے لکہا مگر اورنگ زیب نے نہ سُنا اور محصول لگایا۔

مجہے اطلاع ہوئی ہے کہ اس بندہ خیرخواہ کے استیصال کے لئے اتنی دولت خرچ ہوچکی ہے کہ
خزانہ شاہی خالی ہوگیا ہے اوسکے معمور کرنیکے لئے جزیہ لینا قرار پایا ہے۔

حضور کے جد اعلی محمد جلال الدین اکبر عرش آشیانی نے باون برس سلطنت عدالت اور شفقت
کے ساتہہ کی جس سے رعیت نے آسایش اور آرام پایا اور وہ خوش وخورم رہی اوسنے عیسائی
غریبون کا کہ .. اودی - محمدی - برہمن - لامذہب - دہریہ کو ایک ہی نگاہ سے دیکہا سب پر دیا
ہوسکتا ہے وہان .. عاطفت فرمائی اس لطف وکرم کا معاوضہ یہ ملا کہ جگت گورو اسکا خطاب

ولقب ہوا - اسی طرح نورالدین جہانگیر جنت مکان نے بائیس برس تک شہنشاہی کی اور رعیت
کو ظل عاطفت مین رکھا اور اپنے دوستون کی نیک خواہی اور خیر خواہی کیوجہ سے فتحمند رہا -
شاہجہان نے بھی اپنی ۳۲ برس کی فرمانروائی مین کچھہ پہلے بادشاہون سے نیک نامی کم
نہین حاصل کی رحمدلی اور نیکوکاری سے نیک نامی دوام پائی -
یہ حضور کے باپ دادا کے رفعت وکرم وعدالت کا حال تہا جب وہ ان اصول عدالت و
بزرگی کے پیرو ہوئے تو جہان اونہون نے قدم رکھا وہان فتح وظفر ہمرکاب ہی - بہت سے
قلعے اور ملک اُن کے قبضہ اور تصرف مین آئے مگر حضور عالی کی مملکت مین سے بہت سا
ملک نکلگیا اور آیندہ اور نکلنے والا ہے سارے ملک مین تباہی اور غارت گری وقزاقی کا بازار
گرم ہے اور کوئی اوسکی روک ٹوک نہین - رعایا ویران اور برباد ہوگئی - سارا ملک بہوکا مرتا
ہے روز بروز دشواریان اور مشکلات جمع ہوتی جاتی ہین جب بادشاہ اور بادشاہزادون کے
گہرون مین افلاس آگیا ہو تو وای برحال امیران - سپاہ واویلا مچا رہی ہے سوداگر شکایت
کر رہے ہین مسلمان ناراض بیٹھے ہین ہندو بلبلا رہے ہین بد نصیب خلقت
کو رات کو روٹی میسر نہین ہوتی دن کو وہ غصہ کہاتے ہین اور رنج کے مارے سر کو دیے مارتے
ہین کس طرح اوس بادشاہ کا جاہ وحشم باقی رہ سکتا ہے جو ایسی رعایا سے جسکا افلاس حد غایت
کو پہونچگیا ہو سخت محصول وصول کرے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک یہہ شہرت
ہو رہی ہے کہ بادشاہ ہندوؤن سے جلکر برہمنون - سناسیون - جوگیون - بیراگیون سنیاسیون
سے جزیہ لیگا - اپنے خاندان تیموریہ کے ننگ ونام وعزت واحتشام کا خیال کچھہ نہین کرے گا
بیگناہ تارک الدنیا آدمیون پر زبردستی کریگا - اگر جناب عالی کو کتب الہامی پر ایمان واعتقاد
ہو تو آپ کو یہہ ہدایت ہوسکتی ہے کہ خدا رب العالمین ہے فقط رب المسلمین نہین ہے ہندو

مسلمان سب خدا کے نزدیک برابر ہین اوس نے اُن کے رنگ اپنے حکم سے مختلف بنائے ہین وہ ہی سب کو پیدا کرتا ہے۔ مساجد مین اذان ہوتی ہے بتخانون مین گھنٹہ بجتا ہے مگر دونون جگہہ ایک ہی خدا کی عبادت ہوتی ہے کسی غیر مذہب ورسم ورواج مین دست اندازی کرنا اور اوسکو بیعزت کرنا خدا کو ناراض کرتا ہے اگر کسی تصویر کو بگاڑیئے تو مصور کے دل مین کینہ خود بخود بے اختیار پیدا ہوتا ہے کسی شاعر نے سچ کہا ہے کہ قدرت کے مختلف کامون کی عیب جوئی نہ کرو۔

القصہ جو ہندوؤن سے جزیہ مانگا جاتا ہے وہ عدالت کے برخلاف ہے اور حضور کی صلاح دولت کے لئے مضر ہے۔ وہ ملک کو مفلس بنائے گا وہ ایک بدعت ہے اور ہندوستان کے قوانین وآئین کے خلاف اگر حضور کو اپنی شریعت کی پابندی اس جزیہ لینے پر مجبور کرتے تھے تو عدالت کا مقتضا یہ تھا کہ اول رام سنگہ سے جو سارے ہندوؤن کا منڈہ ہے جزیہ طلب کرتے بعد اوسکے اس خیر خواہ سے مانگتے جسکا مقابلہ حضور آسانی سے کر سکتے ہین بہادر جوانمردون کو چیونٹون اور مکہیون کا ستانا زیبا نہین۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ اراکین سلطنت نے غفلت کی کہ حضور کو ثواب وبزرگی کے قواعد پر ہدایت نہین کی۔

بعض مسلمان مورخون کے نزدیک یہ خط اصلی نہین ہے یا اگر لکہا گیا تو اورنگ زیب کے پاس نہین بہیجا گیا کیونکہ اسکا ذکر کسی مسلمانی تاریخ مین نہین ہے مگر کین صاحب اپنی کتاب زوال سلطنت مغلیہ مین Fall of the Moghul Empire. اوس کا لکہا جانا صحیح قرار دیتے ہین۔ جسونت سنگہ جودہپور کا راجہ تہا۔ وہ بڑا اصاف گو آدمی تہا اور سچ کہنے مین کبھی دریغ نہین کرتا تہا اسکی لیاقت معمولی نہین تہی اور وہ بادشاہ کے بڑے وزیرون مین شمار کیا جاتا تہا اور خود اورنگ زیب اوس سے ڈرتا تہا گجرات۔ دکہن۔ مالوہ۔ اجمیر۔

کابل مین اوس نے اپنی لیاقت کو برابر ظاہر کیا تہا پس ایسے خط کا لکھنا اوس سے ناممکن نہین ہے جزیہ اس طرح پر لگایا گیا کہ برہمنون پر ایک مہر اور غریبون پر ساڑہے تین روپیہ اور سوداگرون پر ساڑہے تیرہ روپیہ لگائے۔ لوگون نے بہت واویلا مچائی اور محل اور قلعہ کے گرد جمع ہوکر اورنگ زیب کو گالیان دین اور جب وہ مسجد مین نماز پڑہنے کو گیا تو ہزارون آدمیون نے اوسکی سواری کو گہیر کر بہت غل مچایا اور دنگہ و فساد برپا کیا مگر بادشاہ کے ہاتہیون نے سیکڑون کو کچل ڈالا۔ تاہم رعایا کی مخالفت کم نہ ہوئی اسی عرصہ مین جسونت سنگہ بہی مر گیا اور اورنگ زیب نے جو برتاؤ اوسکے لڑکون کے ساتہ کیا اوس سے راجپوتون مین شعلہ مخالفت اور بہی بہڑک گیا اوس نے جسونت سنگہ کے دونون لڑکون کو دہلی مین لاکر مسلمان کر لیا راجپوتون کو اسکی برداشت نہ ہوئی اور جب اونکو یہ خبر ہوئی کہ بادشاہ نے ہر شخص پر جو شرع محمدی کو قبول نہ کرے جزیہ لگایا تو اُن کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی چنانچہ اونہون نے اس محصول کو قبول نہ کیا اور دونون راجکنوارون کو بادشاہ کے چنگل سے چہوڑانے کی کوشش کی بادشاہ کو یہ خبر نہین تہی کہ میری اِس کارروائی کا کیا نتیجہ ہوگا چنانچہ جب وہ راجپوتانہ مین گیا تو اوس نے اودیپور اور جودہپور کی ریاستون کو اپنے مخالف پایا اِس لڑائی مین بادشاہ نے اپنی حکمت عملی سے فتح پائی مگر شعلہ مخالفت کا نہ دبا راجپوتون کے دلون مین جو زخم کہ اُن کے مذہب اور اُن کے سردارون کی ہتک سے ہوا تہا نہین بہرا اور وہ لوگ جو شروع سلطنت مین پایہ تخت تہے اب ایسے علیحدہ ہوگئے کہ پہر اونکا ملنا ناممکن ہوگیا۔

اورنگ زیب کا آخر وقت اور سلطنت مغلیہ کے زوال کا شروع۔

اورنگ زیب کی تمام زندگی باوجود اسقدر جاہ و حشمت کے بڑی بے آرامی سے گذری اور باوجود اسقدر لیاقت اور محنت کے وہ سلطنت کے زوال کو نہین روک سکا اوس نے گولکنڈہ اور بیجاپور کو فتح کرکے یہ سمجہا کہ

میں دکھن کا مالک ہو گیا لیکن مرہٹے بار بار سر اوٹہاتے اور بادشاہ کی فوج کو برابر تنگ کرتے رہے اورنگ زیب نے اونکو دبانے کی بڑی کوشش کی لیکن اودہر تو اوسکے سپاہیوں اور افسروں میں آرام طلبی پہیل گئی تہی اودہر مرہٹوں کو سختی برداشت کرنے کی عادت تہی - پہر دونوں کا مقابلہ کیسے ہو سکتا تہا مغل تو زرہ بکتروں کے نیچے گدگدے کپڑے پہنتے تہے اون کے گہوڑوں کے زین اور ساز مخمل کے ہوتے تہے اور وہ اتنا زیور پہنکر لڑائی میں جاتے تہے کہ گویا کسی سواری کے جلوس میں جاتے ہیں معمولی سپاہی بہی اگر اونکے خیموں میں دہلی اور آگرہ کی سی آسایش نہیں ہوتی تہی تو بہت گہبراتے تہے لشکر میں اسقدر ہجوم ہوتا تہا کہ ڈہائی سو بازار لگتے تہے ہر امیر کا ایک بازار ہوتا تہا اور لشکر بیس میل میں پڑتا تہا اور جہاں کہیں جاتا تہا وہ ملک تباہ ہو جاتا تہا برخلاف اسکے مرہٹے باجرہ کی روٹی اور ایک پیاز کی گٹھی پر گذارا کرکے لڑتے تہے اور جب ایک قلعہ سے نکالدئے جاتے تہے تو دوسرے کو آگہیرتے تہے اور کبہی مغلوں کی فوج پر گرتے تہے کبہی اونکی رسد روک لیتے تہے اور کبہی اونکا راستہ بند کردیتے تہے اس سے مغلوں کا نقصان زیادہ ہوا اور فتح کم ہوئی اور تمام فوج نہایت پریشان ہو گئی اور مرہٹوں کے نام سے ڈرنے لگی - بادشاہ نے بہت صبر اور بہادری کے ساتہہ تمام تکلیفوں کو برداشت کیا اور خطرہ کی جگہہ میں جانے سے مطلق نہ گہبرایا جیسی محنت پہلے کرتا تہا ویسی ہی برابر جاری رکہی لیکن اوسکی بے اعتباری کی وجہہ سے سلطنت میں چاروں طرف بدانتظامی تہی اور ادہر شمال میں ادہر راجپوتانہ میں فساد برپا ہو گیا آگرہ کے قریب جاٹوں اور ملتان میں سکہوں نے سر اوٹہایا دکہن پہر علیحدہ ہو گیا مغلوں کی فوج کمزور ہو گئی خزانہ خالی ہو گیا لوگ تنخواہ کے لئے واویلا مچانے لگے اور مرہٹوں کو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ لشکر میں آکر لوٹ مار کرنے لگے اور بادشاہ کو کہلی کہلی سنانے لگے کوئی شخص لشکر کے باہر بغیر ہمراہیوں

سکے نہین جاتا تہا اور بادشاہ مجبور ہوکر اپنا بقیہ لشکر لیکر مرہٹون سے بہاگ کر احمد نگر مین داخل ہوا یہان پر گو اوسکو یہ معلوم ہوگیا کہ میرا اخیر وقت آگیا مگر پہر بہی اوسکو کسی پر اعتبار نہین تہا اور ہر وقت یہی خوف غالب تہا کہ مبادا میرے بیٹے میرے ساتھہ ایسا نہ کرین کہ جیسا مین نے اپنے باپ کے ساتھہ کیا تہا۔ جو خط کہ اوس نے اپنے ایک بیٹے کو لکھا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی کارروائی سے کتنا پشیمان تہا۔ وہ لکھتا ہے۔

خط۔ تم خوش رہو اور تمہارے متعلقین خوش رہین۔ میری ضعیفی آئی اور کمزوری کی زیادتی ہے اعضاء کی قوت جاتی رہی اپنا ہوکر آیا پرایا ہوکر چلا۔ مجھکو اپنی خبر نہین کہ مین کون ہون اور کس کام کا ہون جو دم بلا ریاضت گیا اوس کا افسوس رہا مالگذاری و رعیت کی پرورش مجھسے نہ ہوسکی پیاری عمر مفت گئی خدا میرے گہر مین موجود ہے مگر اوسکی روشنی مین نے اپنی اندہی آنکھون سے نہ دیکھی زندگی کا قیام نہین اور جو دم گیا اوسکا کوئی نشان باقی نہ رہا آیندہ کی امید بہی جاتی رہی اور حرارت بہی نہ رہی گوشت اور کہال علیحدہ ہوگئے فوج بے سروسامان ہے اور مثل میرے بیقرار اور پریشان ہے مین خدا سے غافل ہوکر بیقراری کی حالت مین ہون مین نے یہ نہین جانا کہ صاحب نعمت یعنی خدا میرے پاس ہے اور مین اپنے ساتھہ کچھہ نہین لایا اور بہل گنا ہون کا اپنے ساتھہ لیچلا مجھکو نہین معلوم کہ کس عذاب مین گرفتار ہونگا سراسر خدا کی رحمت اور مہربانی کی مجھکو امید قوی ہے لیکن اپنے اعمال و افعال کے خیال سے مجھکو فکر ہے لیکن جب مین ہی نہ رہا تو دوسرے کا کہان خیال جو کچھہ ہو سو ہو ہم نے ناؤ پانی مین ڈالدی ہے۔

چوتھی مارچ ۱۷۰۷ء کو اورنگ زیب پچاس برس حکومت کرکے دنیا سے رخصت ہوا اور اپنی کارروائی کا اثر سلطنت مغلیہ پر ایسا چہوڑا کہ جس سے پہر وہ نہ جیتی۔ ہر کام جو

اوس نے کیا وہ آخر کو بے سود ہی ہوا۔ ہر مہم جو اوس نے اختیار کی وہ ناکامیاب ہوئی
یہ ایک مسلمان مورخ کا قول ہے کہ جو اوسکی ریاضت اور انصاف و جوانمردی و صبر و خوش
تمیزی کا بڑا مداح ہے وجہ یہ تہی کہ اورنگ زیب نے تمام دنیا کو اپنے خلاف کر لیا تہا اور
اوسکی تمام نفس کشی یا محنت یا منصف مزاجی اس وجہ سے کہ وہ دوسرون کی راے کی
مطلق پروا نہین کرتا تہا محض بیکار تہی۔

بعض مسلمان مورخ اوسکو خدا پرست اور ولی اللہ کہتے ہین اونکا قول ہے کہ وہ اپنے افعال
پر بہروسہ نہین رکہتا تہا بلکہ خدا کے لطف و کرم پر لیکن اوسکا برتاؤ غیر مذہب کے لوگون کے
ساتہ خاصکر ہندوؤن کے ساتہ ایسا تہا کہ جو کسی بادشاہ کا نہین ہونا چاہئے اور یہ متعصبانہ
برتاؤ اور کسی پر اعتبار نہ کرنا ہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا اور اوس کا بویا ہوا بیج سو برس
مین ہی سلطنت مغلیہ کو کہا گیا۔

اقوام

باب ہفتم
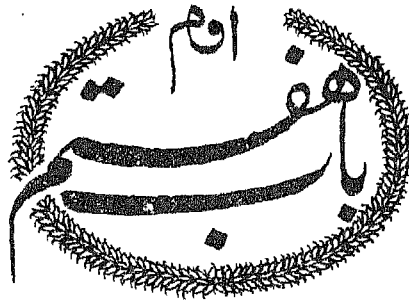
سلطنت مغلیہ کا زوال

سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک

سلطنت مغلیہ کا اختتام۔

اورنگ زیب کے بعد پہلے بہادر شاہ اور پھر جہاندار شاہ بادشاہ ہوا ان دونوں کے وقت مین ذوالفقار خان مالک سلطنت رہا پھر فرخ سیر سنہ ۱۷۱۳ء سے سنہ ۱۷۱۹ء تک بادشاہ ہوا اور وہ حسن علی اور عبد اللہ دو سیدون کے تابع رہا اور اونھون ہی نے اوسکو مار ڈالا۔ اسکے بعد دو لڑکے بادشاہ ہوئے کہ جو چند ماہ مین ہی مر گئے۔ پھر سنہ ۱۷۱۹ء مین محمد شاہ بادشاہ ہوا اسکے عہد مین صوبہ دکھن علیحدہ ہو گیا اور نظام نے اپنی سلطنت حیدرآباد مین قایم کی صوبہ اودھ بھی علیحدہ ہو گیا اور ریاست کے اندر بغاوت اور باہر سے حملہ ہونے شروع ہوئے۔ نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور اوسکو رہا سہا تباہ کر دیا جو قتل عام اوس کے حکم سے شہر دہلی مین ہوا اور جو لوٹ کہ اوس نے اوس بدقسمت شہر سے لی وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی۔ فریزر صاحب ایک لاکھ بیس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک آدمیون کا صبح سے دوپہر تک قتل ہونا بیان کرتے

ہین - نادر نامہ مین بیس ہزار آدمیون کا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے - کوتوالی کے پاس
سنہری مسجد کی وہ سیڑہی کہ جہان پر نادر شاہ نے بیٹھکر قتل عام کا حکم دیا تہا اور بند کیا تہا دہلی
مین اب تک موجود ہے - نادر شاہ نے نہ صرف تمام شاہی خزانہ اور زیورات اور تخت طاؤس
لوٹے بلکہ بڑے بڑے رئیسون کے مال متاع اور عام شہر کے لوگون کے پاس جو کچہہ تہا وہ
بہی بڑی بیرحمی سے لیا - شہر کے لوگون کی نیند اور آرام اوڑ گئے ہر مکان مین آہ و زاری ہی
سنائی دیتی تہی پہلے قتل عام ہوا اور پہر قتل خاص ہوا پہر اوس نے صوبون کے گورنرون
سے جو کچہہ مل سکتا تہا لیا اور جب یہ دیکہا کہ ملک خالی ہوگیا تو اٹہاون (۵۸) روز رہکر اپنے ملک
کو چلا گیا - کہتے ہین کہ سواے تخت طاؤس کے سونے چاندی کے برتن اور اسباب قیمتی
ہر قسم کا اور زیورات اور ہاتہی و گہوڑے و اونٹ اور سیکڑون کاریگرون کے علاوہ وہ
دو کروڑ روپیہ نقد لے گیا - اس کے بعد مرہٹون نے مالوہ پر تسلط کر لیا اور اوڑیسہ و بنگال
سے خراج لیا - ۱۷۴۸ء مین احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر حملہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی
اوسی سال مین محمد شاہ مرا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ تخت پر بیٹہا اوسکے زمانہ مین اودہ و روہیلکہنڈ کے روہیلون
نے بادشاہی فوج کو شکست دی اور مرہٹون نے اونکو دبایا پہر احمد شاہ درانی نے دوسری
مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب اوسکو دیدیا گیا - ۱۷۵۴ء مین احمد شاہ تخت پر سے
اوتارا گیا اور عالمگیر ثانی تخت پر بیٹہا اور ۱۷۵۶ء مین پہر احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر
تیسری مرتبہ حملہ کیا اور دہلی کو لوٹا اور ۱۷۵۹ء سے ۱۷۶۱ء تک مرہٹون نے کل ہندوستان
کو فتح کرنے کا ارادہ کرکے دہلی کو گہیر لیا پہر پانی پت کی بڑی لڑائی مرہٹون اور احمد شاہ درانی
مین ہوئی کہ جسمین مرہٹون کی شکست ہوئی اسی وقت سے سلطنت مغلیہ برای نام رہگئی
مغلون کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی اور بنگال بہار اور اوڑیسہ کی دیوانی شاہ عالم نے انگریزون

کو ۱۷۶۵ء مین دیدی اور بادشاہ انگریزون کا پنشن خوار ہوکر الہ آباد مین رہا اسکی مصیبتون
کی جو کیفیت کین صاحب نے اپنی کتاب فال آف دی مغل امپائر مین لکھی ہے اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ سلطنت مغلیہ کی کیسی تباہی ہوگئی تھی۔ شاہ عالم کی آنکھین غلام قادر نے ایسی
بیرحمی کے ساتھہ نکالین اور بیگمون کے ساتھہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا کہ بیچارہ شاہ عالم پھر مرہٹون
کی مدد سے نجات پانے کا منتظر ہوا اور انکا قیدی ہوکر ۱۸۰۳ء تک رہا۔ اوس سال
لارڈ لیک صاحب نے مرہٹون پر فتح پائی اور شاہ عالم انگریزون کا پھر پنشن خوار ہوکر ایک لاکھہ
روپیہ ماہواری پاتا رہا۔ شاہ عالم کے بعد ۱۸۰۶ء مین اوسکا بیٹا اکبر ثانی برائے نام بادشاہ ہوا
اور وہ ۱۸۳۷ء تک رہا پھر ۱۸۳۷ء سے محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ مغلون کا ہوا اور وہ ۱۸۵۷ء
تک مثل اپنے باپ کے برائے نام بادشاہ رہا مگر چونکہ وہ انگریزی گورنمنٹ کے خلاف باغیون
کا مددگار ہوگیا تھا وہ معزول ہوکر رنگون کو بھیجدیا گیا اور وہان ۱۸۶۲ء مین مرا۔ اور اوسکے
ساتھہ چراغ خاندان مغلیہ کا گل ہوگیا۔ شاہ عالم سے پہلے ہی مغلون کی حکومت برای نام تھی مگر
اوسکی اور اوسکے جانشینون کی تو گئے وقت مین بالکل جاتی رہی اور گو تعظیم و تکریم اکبر شاہ
اور بہادر شاہ کے وقت مین تھوڑی بہت تھی اور قلعہ مین اونکی حکومت رہی مگر خاندان مغلیہ کا
تو اورنگ زیب کے وقت مین ہی خاتمہ ہوگیا۔

ملک کی حالت سلطنت مغلیہ کے اختتام پر۔

دہلی مین قلعہ کے اندر کی کیفیت سلیمن صاحب اس طرح پر لکھتے ہین
کہ جس مکان پر یہ شعر لکھا تھا ؎

اگر فردوس بر روی زمین است
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

وہان پر مین نے اوس قلعہ کے اندر جو حالت دیکھی وہ بہشت سے بہت مختلف تھی
کیونکہ یہان پر بارہ سو سلاطین جو ایک دوسرے کو کھائے جا رہے ہین جمع ہین گورنمنٹ

انگریزی نے بادشاہ کی پنشن مین سے ہر ایک شہزادے اور بیگم کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور اس
سبب سے یہ شہزادے باہر نہین جاتے بلکہ بیسیون یہان ہی پڑے ہوئے سڑتے ہین۔
بعضون کے نہ تن پر کپڑا ہے نہ پیٹ کو روٹی ہے تاہم اُن کا دماغ ایسا بڑھا ہوا ہے کہ
وہ انگریزون کے قایمقام سے اِس بات پر اصرار کرتے ہین کہ وہ اپنے تئین اُن کا فدوی
خاص لکھے اور جواب مین یہ لکھے کہ غلام کے پاس حضور کا حکم پہونچگیا۔ ملک مین کوئی انتظام
کسی قسم کا نہین تہا۔ پیرو صاحب ایک فرانسیسی جنرل جو اوس زمانہ مین علیگڈہ کے سندھیا کی
طرف سے حاکم تہے اُن کے عہد حکومت کی کیفیت کین صاحب اپنی کتاب مغل امپائر مین اسطرح
پر لکھتے ہین کہ وہ تومثل بادشاہ کے محصول جمع کرتے تہے یہ محصول فوج کے ذریعہ سے وصول
ہوتا تہا اگر کوئی زمیندار مقابلہ کرتا تہا تو اوسکا گانون غارت کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات اُسکی
جان بہی خطرہ مین ہوتی تہی۔ انصاف کا طریقہ نہایت ناقص تہا کوئی ضابطہ مقرر نہین تہا نہ
شرع محمدی یا دہرم شاستر کی پابندی کیجاتی تہی جرایم کو بند کرنا فرض نہین گنا جاتا تہا ایک افسر بخشی
عدالت کے نام سے تہا جسکے پاس دیہات کے عاملون کی رپورٹین آتی تہین اور وہ پیرو
صاحب کے حکم کے لئے مجرمان گرفتار شدہ کی فہرست بہیجتا تہا کوئی کارروائی باضابطہ نہین
ہوتی تہی عامل کی رپورٹ ہی شہادت تہی اور اوس پر پیرو صاحب جو چاہے سو فیصلہ کرتے
تہے ملک ایسا کمزور تہا کہ زمیندار لوگون پر جیسا چاہے ظلم کرتے تہے اور جو محصول کہ جمع کرتے
تہے اوسکو اپنے کام مین لگاتے تہے پیرو صاحب کے پاس اکتالیس لاکھ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ
کا علاقہ تہا مگر اونکے عہد مین قصبہ علیگڈہ مین کوئی شخص پختہ مکان اِس خوف سے نہین بناتا تہا کہ
مبادا مالداری کا شبہ ہو کر لوٹ لیا جاؤن لوگ موٹا کہاتے پہنتے تہے۔ شادیون مین روپیہ نہین
خرچ ہوتا تہا عورتین زیور نہین پہن سکتی تہین روپیہ زمین مین دفن کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات

جب اوس کا مالک مر جاتا تہا تو وہ کسی دوسرے کے ہاتہہ مین چلا جاتا تہا۔ شہر کا بازار
بہت تنگ تہا پیرو صاحب یا نوین صاحب کو کوئی پروا لوگون کی حالت درست کرنے کی
نہین تہی اونکا تمام وقت فوج کے درست کرنے اور لڑائی لڑنے مین جاتا تہا۔ ہر بڑے گانون
مین ایک سائر چبوترہ ہوتا تہا کہ جہان پر راہداری کا محصول لیا جاتا تہا تعلقدار ٹہگون اور چورون
کی لوٹ مین شریک ہوتے تہے سڑکین ویران پڑی ہوئی تہین مسافر ان پر چلنے کی جرأت
نہین کرتے تہے ہر طرف لوٹ کا بازار گرم تہا اسلیئے بیچارے مسافر بڑی سڑکون سے بچکر چلتے
تہے لٹیرون اور رہزنون کو جنگلون اور قلعہ مین جو ملک مین بہت سے تہے پناہ لینے کا
بہت موقع ملتا تہا۔ غرضکہ انتظام ملک بلا قانون۔ امرار بلا اظہار راہی۔ راستے بلا آمدرفت
اور کہیت ویران۔ یہ ہی حالت اوس وقت مین ملک کی تہی (کین صاحب کی ڈیکلاین
اینڈ فال آف دی مغل امپائر چیپٹر ۴۔)

دہلی کی بابت پورانے لوگ کہا کرتے تہے کہ محرم مین کوئی ہندو سُرخ کپڑے پہنکر بازار مین
نہین جا سکتا تہا نہ رمضان مین کوئی حلوائی شام سے پہلے اپنی بہٹی جلا سکتا تہا اگر کوئی عورت
یا مرد سُرخ کپڑا پہنکر بازار مین نکل جاتا تہا تو اوس کو بےعزتی کا احتمال تہا لوگ اچہا کپڑا یا زیور
پہنکر نکلنے کی جرأت نہین کر سکتے تہے۔ تجارت بہت کم رہگئی تہی لوگ روپیہ دفن کرکے زیادہ تر
رکہتے تہے۔ لکہنؤ کی کیفیت یہ تہی کہ گو نواب آصف الدولہ کے زمانہ مین وہان کا دربار بڑی
شان وشوکت کا تہا مگر کل دولت ریاست کی نواب کے ذاتی آرام اور شان وشوکت کیلئے
ہی تہی آصف الدولہ کا ہر وقت یہ خیال تہا کہ مین نظام یا ٹیپو سے ہاتہیون یا جواہرات کی
شان وشوکت مین کس طرح پر سبقت لیجاؤن چنانچہ اوسکے بیٹے وزیرعلیخان کی شادی مین بارہ
سو ہاتہیون کی برات گئی شاہزادہ تیس لاکہہ روپیہ کا زیور پہنکر گیا تہا مگر رعایا کی جو کیفیت تہی

اوسکو ٹینینٹ [illegible] ایک مسافر انگریزی نے اِس طرح پر لکھا ہے کہ کل
نوابی مین باوجودیکہ زمین زرخیز ہے ہر طرف لوٹ مار ہی نظر آتی ہے روہیلکھنڈ مین ایک
ایکڑ کا سووان حصہ بھی زیر کاشت نہین ہے چارونطرف اندھیرا اور پریشانی ہی دکھائی
دیتی ہے سواے میان الماس کے علاقہ کے اور کہین بہبودی نظر نہین آتی شہر لکھنؤ کی
نسبت وہ کہتا ہے کہ مین نے کہین بھی ایسی تباہی اور ناپاکی اور برائی نہین دیکھی "۔
اصف الدولہ کے بعد ۱۷۹۸ء مین سعادت علیخان نے اپنی آدہی سلطنت انگریزون کو دیکر
اونکی فوج سے اپنے قلعون کی حفاظت کرائی اوسوقت اودہ کے نوابون مین اور بھی عیاشی
کا بازار گرم ہوگیا کوئی کام رعایا کی بہبودی کا اختیار نہین کیا گیا بجاے مسجدون یا کنوؤن یا
قلعون یا پلون کے محل پر محل صرف کثیر سے صرف نواب صاحب کے آرام کے لئے بنتے گئے
سعادت خان اور اوسکے دو جانشین تو کرایہ کے مکانون مین رہتے تھے آصف الدولہ نے
امام باڑہ و چوک بازار بنائے مگر نصیر الدین حیدر کے وقت مین بہت سے محل بنے اور
واجد علیشاہ کے وقت مین تو اوسکی ۳۶۰ حرم علیحدہ علیحدہ محلون مین رہتی تہین قیصر باغ جو
واجد علیشاہ نے بنایا اوسکی تعمیر مین اسّی لاکھ روپیہ صرف کیا اور ریاست کے انتظام کیطرف
سے ایسی بیخبری تھی کہ انگریزون کے اصرار پر بھی کوئی اصلاح کی کوشش نہین کی گئی چنانچہ کرنیل
اسلیمن صاحب ۱۸۵۱ء کی کیفیت اس طرح پر لکھتے ہین کہ بادشاہ کی فوج کو پوری تنخواہ نہین
ملتی تھی اور وہ لوگون سے لوٹ کر اپنا پیٹ بھرتی تھی ہند و مسردار علیحدہ علیحدہ قلعون مین
رہتے تھے اور اونھون نے آس پاس کے ملک کو اس واسطے ویران کر رکھا تھا کہ دربار یا
اوسکی فوج اونکو نہ لوٹے۔ گانون کے لوگ ایسے زبردست تھے کہ وہ گورنمنٹ کا جب کبھی
کہ وہ اون پر ظلم کرتی تھی مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتے تھے تمام زمیندار آپس مین اتفاق رکھتے

تھے اور ایک نشان کے دکھاتے ہی سب ایک دوسرے کی مدد کو آموجود ہوتے تھے
زبردست آدمی کا ہی قابو اودھ کی گورنمنٹ مین چلتا تھا اور اونکے افسران کے ظلم یا حملہ کے
روکنے کے لئے سب زمینداروں نے آپسمین اتفاق کر رکھا تھا بادشاہ کے نوکر محصول کے
وصول کرنے یا اوسکے احکام کی تعمیل کرانے کی طاقت نہین رکھتے تھے گھنٹہ بھر مین ایک نشان
کے دکھاتے ہی بارہ بڑے گانون کے آدمی جمع ہو کر بادشاہ کی بڑی سے بڑی فوج کو شکست
دیدیتے تھے اور یہ ہر سال ہوتا تھا ملک کا بہت سا حصہ جنگل تھا اور وہان پر چور بہت رہتے
تھے بادشاہ کی فوج سوای اوسکے کہ جو یوروپین افسرون کی ماتحت تھی زمیندارون پر حملہ کرنے
کی جرأت نہین رکھتی تھی اور جب افسران مقامی کو فوج کی مدد نہین ملتی تھی تو وہ زمیندارون کے
ساتھ صلح کرکے اونکی مالگذاری کم کر دیتے تھے۔ غرضکہ ۱۸۵۵ء سے پہلے اودھ کے لوگون
کو وہان کی نوابی کے ظلم اور غدر سے بڑی تکلیف تھی اور اون کو کوئی ذریعہ بہتری کا نظر نہین
آتا تھا (ہنٹر صاحب امپیریل گزٹیر جلد ۱۰)۔
غرضکہ مسلمان حاکمونکا رعایا کو تعصب مذہبی سے تکلیف اور اذیت پہونچانا۔ ہر طرف رشوت کا
بازار گرم ہونا ایک بڑے شاندار دربار کا خوشامدیون اور متعصبون اور عیاشون سے بھرا
رہنا ہی شاہان دہلی اور نوابان اودھ کی تباہی کا باعث ہوا۔ خود مختار چھوٹے چھوٹے حاکمون
کا ملک مین بڑھنا غیر قومون کے ساتھ لڑائیون مین ناکامیابی مختلف مذہبی فرقون کا بار بار بغاوت
کرنا محصول مین سختی اور ظلم کا ہونا ان اسباب سے رعایا تباہ اور سلطنت ایسی کمزور ہوگئی کہ پھر وہ
نہ چھپتی بغاوت اور سرکشی ہی چارون طرف پھیل گئی۔ رعایا کا کوئی حاکم جو اوسکے جان و مال کی حفاظت
کرنے کی کچھ بھی لیاقت رکھتا ہو نہ رہا۔ چنانچہ ۱۷۴۶ء مین کرنل جیمس مل نے آسٹریا کے بادشاہ
کو لکھا کہ بنگال کا فتح کرنا بہت آسان ہے کل ہندوستان جو مغلون کے تابع ہے اوسیا کمزور اور

بیدست و پا ہے کہ جای تعجب ہے کہ یورپ کے کسی بادشاہ نے کہ جسکے پاس تہوڑی سی بہی بھری فوج ہو اوسکے فتح کرنے کا ابتک ارادہ نہین کیا اگر کوئی ایسا کرے تو وہ اور اوس کی رعایا فوراً لا انتہا دولت کی مالک ہوجاوے مغلون کا طریقہ انتظام خراب ہے اُنکی قوم اور بہی بدتر ہے اُن کے پاس کوئی بحری فوج نہین ہے"۔

مسلمانون کی کل گورنمنٹ جنگی تہی اُن کے امرا فوجی اور تمام اعلی عہدے جنگی ہی ہوتے تہے بادشاہ کل زمین کا مالک تہا وہ نوکرون کے ذریعہ سے محصول جمع کرکے اپنے حظ نفس مین اوس کو خرچ کرتا تہا۔ ہر مسلمان کہ جسکے پاس قرآن مجید ہوتا تہا خود اپنا مشیر قانونی تہا رعایا کے قایمقام کسی میونسپل یا قانونی جماعت مین نہین بیٹہتے تہے۔ کوئی قانون پیشہ یا حکام عدالت یا ممبران کسی جماعت یا علم و ہنر یا کسی فن مین ترقی کرنیوالے لوگ کہین نہین ملتے تہے نہ روپیہ کسی بڑی تجارت یا کارخانہ مین لگایا جاتا تہا سوای جنگی افسران کے اور کوئی بڑا آدمی ملک مین نظر نہین آتا تہا نہ کوئی سلسلہ ایسا تہا کہ جس سے ہر شخص کو اپنے عہدہ کے قیام کا اطمینان ہو یا سے معمولی سپاہی یہ جانتے کہ اگر ایک افسر مر جائیگا تو اوسکی جگہہ دوسرا فوراً ہوجاویگا اور اوس کا حکم سب مانین گے پس جب کوئی افسر مرجاتا تہا تو تمام لوگ منتشر ہوکر دوسرے افسر کے پاس کہ جو اُن کو کہانے کو دینے کو تیار رہتا تہا فوراً چلے جاتے تہے۔ بعض سردارون کے پاس کہین کہین کچھہ موروثی علاقہ تہے مگر عام طور پر ریاست کے افسران کے پاس سوای اون کے مکانات و باغات و قبرستانون کے اور کچھہ نہین تہا او نکو اپنے عہدہ کے قیام کا بہی بہروسہ نہین تہا پس جب وے ایک حاکم کا ستارہ زوال پر دیکھتے تہے تو فوراً دوسرے کے پاس چلے جاتے تہے بڑے آدمیون مین بڑی رقابت تہی ہر شخص اپنی اور اپنے بچون کی جان بچانے کو لڑتا تہا ایک دوسرے کا دشمن ہوتا تہا بہائی بہائیون مین فساد رہتا تہا اور ہر شخص کی یہی کوشش

ہوتی تہی کہ مین اکیلا ہی ریاست پر قابض رہون میرا کوئی شریک یا بہائی میرے مقابلہ مین نہ رہے گانون کے لوگ بیچارے ان باتون سے علیحدہ رہتے تہے مگر اونکو بہی اپنے گانون کے آس پاس لڑائی کا برابر خوف رہتا تہا گورمنٹ وقت کو اونکی بہتری کی کوئی فکر نہین تہی بلکہ اگر اوسکی تشخیص نرم ہوتی ہی اور وہ غیر ملک کے لوگون کے حملہ سے انکو بچا سکتے تہے تو وہ اوسکو غنیمت سمجہتے تہے لیکن پچہلے وقت مین گورمنٹ سے یہ بہی نہ ہو سکا۔

بعض بعض حصّے ملک کے ضرور ایسے تہے کہ جہان کچہہ خوشحالی تہی چنانچہ بشپ ہیبر صاحب ایک پادری جو اوسوقت مین ہندوستان مین آئے اونکی تحریر سے پایا جاتا ہی کہ بہرتپور مین کاشت بہت تہی مردم شماری مین ترقی تہی کاریگری مین کمی نہین تہی لوگ بڑے خوش اخلاق تہے بہت سے شاداب قطعہ زمین کے موجود تہے روئی کی فصل بہت ہوتی تہی۔ بہت سے کولہو اور نیشکر کے کہیت نظر آتے تہے اور بہرتپور اور راجپوتانہ مین بجاے اسکے کہ لوگ چورون وغیرہ سے خوف کہا کر کہیتی سڑک سے دور کرین وہ سڑک کے کنارہ کہیتی کرتے تہے اور اونکی حالت فارغ البالی کی تہی۔

رامپور کی بابت وہائٹ صاحب اپنی کتاب برٹش انڈیا مین جو ۱۸۲۲ء مین چہپی لکہتے ہین کہ یہان پر کاشت بہت ہی ایک جگہہ بہی کاشت سے خالی نہین ہی نواب فیض اللہ خان کا انتظام تمام ملک مین مشہور ہے وہ مہذب اور فیاض رئیس اپنا وقت اور توجہ اور روپیہ اپنے ملک کی بہبودی مین صرف کرتا ہے جہان کہین کسی بڑے کام کی ضرورت ہوتی ہی وہ بنواتا ہے نہرین اور مفید تعمیرات کہ جنسے رعایا کو فائدہ ہو تیار کی جاتی ہین اور جہان کہین رعایا اوسکی مدد چاہتی ہے وہ برابر اوسکی مدد کرتا ہے بمقابلہ اودہ کے بیشک انگریزی علاقہ مین زیادہ بہبودی ہے مگر ہندو راجاؤن کے علاقہ مین بمقابلہ انگریزی علاقہ کے اور بہی زیادہ ہے

ملک مین تجارت بہی باوجود گورنمنٹ کی بدانتظامی کے بند نہین تہی بیوپاریونمین صداقت
باقی تہی چنانچہ کرنیل سلیمن صاحب لکہتے ہین کہ ہندوستان کے تجارون سے بڑہکر معاملہ
کے سچے لوگ مین نے کہین نہین دیکہے۔ ہندوستانی گورنمنٹون مین مہاجنون کا بہی کہاتہ
آیت وحدیث گنا جاتا ہے اور کوئی افسر ہندوستانی گورنمنٹ کا اوسکو ضبط کرنے کا قصد
نہین کرتا بلکہ جو کچہہ اوس مین لکہا ہوتا ہے برابر مان لیا جاتا ہے معزز ساہوکارون مین فریب
یاد ہو کہ نہین ہوتا لوگ ساہوکارون سے سود لیکر بیشتر گذران کرتے ہین اور چونکہ ساہوکار
بہی اپنی حیثیت سے زیادہ بیوپار نہین کرتے اس لئے وہ دیوالیہ بہی نہین ہوتے یہ بہی
ساہوکار ہماری گورنمنٹ کی مضبوطی اور رعایا کی بہبودی کے باعث ہونگے اور انکو بہی
ہماری گورنمنٹ سے بڑا فائدہ ہوگا۔ یہ کفایت شعار لوگ وقتاً فوقتاً اپنا روپیہ نیک
کامون مین لگاتے ہین اونکی فیاضی سے اُن کے ہموطنون کو بڑا فائدہ ہوتا ہی بڑے بڑے
تالاب۔ باغ۔ کنوئین۔ مندر کہ جنسے ہندوستان کی رونق ہی وہ انہین لوگونکی فیاضی
کی بدولت ہین اونکو جہوٹا خیال کرنا درست نہین ہے عدالتون مین اُنکی کارروائی اونکے
روزمرہ کے برتاؤ کا کوئی نمونہ نہین ہوسکتی۔ انگلستان مین بہی ایک پارٹی کے لوگ
اپنے مخالفون کی نسبت ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہین کہ جنکو وہ صحیح نہین سمجہتے اگر کوئی
شخص انگلستان کے لوگون کی سچائی کو ان اتہامات سے جانچے تو وہ یہ کہیگا کہ اُن لوگون
مین کہ جنسے یہان کے وزرا و واضعان قانون مقرر ہوتے ہین سچائی اور ایمانداری کا نام ہی
نہین ہے لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ ان اتہامات کی وجہہ سے محض اپنی پارٹی کا فائدہ اور
دوسری پارٹی کو نقصان پہونچانا ہے پس جیسے کہ اون سے انگریزون کی صداقت کا کوئی
نمونہ نہین ملتا ویسے ہی ہندوستانیون کی صداقت کی بہی عدالتون کی کارروائی سے

کوئی جانچ نہین ہوسکتی۔ جب کوئی انگریز اپنے کسی نوکر مین کوئی قصور دیکھتا ہے تو وہ یہہ خیال کرتا ہے کہ سب ہندوستانی ایسا ہی کرتے ہین مگر جیسے کہ عدالتون کی کارروائی سے عام ہندوستانیون کے برتاؤ کو نہین جان سکتے ویسے ہی انگریزون کے نوکرونکی کارروائی سے بھی اور ہندوستانیون کے عادات معلوم نہین ہوسکتے۔

سلطنت مغلیہ کا زوال کیون ہوا۔

ان باتون سے ظاہر ہوگا کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کا زوال رفتہ رفتہ کس طرح پر ہوگیا جو لوگ کہ یہ خیال کرتے ہین کہ اس ملک کی بہبودی دیسی گورنمنٹون سے ہی ہوسکتی ہے اونکو یہ معلوم رہے کہ اکبر یا شاہجہان جیسے بادشاہ ہمیشہ خودمختار حاکمون مین نہین ہوتے۔ خودمختار حاکم کے لئے نہ صرف یہ ضرور ہے کہ وہ خود نیک ہو بلکہ اوسکا دوراندیش ہونا بھی لازمی ہے اُسکو اپنی ریاست کے ہر صیغہ کے انتظام کا بخوبی علم ہونا چاہیئے اُسکو دن رات اپنے کام پر ویسی ہی توجہ کرنی پڑیگی کہ جیسے معمولی آدمی کو اپنے کام پر کرنی پڑتی ہے اُسکو اپنی رعایا سے ہر صیغہ کے لئے لایق و ایماندار آدمی منتخب کرنے پڑینگے اور اپنے پاس ایسے آدمی ہر وقت رکھنے پڑینگے کہ جو اپنی لیاقت و نیکی سے دوسرون کے لئے ضرب المثل ہون ایسے اوصاف عام طور پر کیا بلکہ خاص طور پر بھی بادشاہون مین ملتے پس کوئی تعجب نہین ہے کہ ایک ریاست جو ایک شخص کی لیاقت و جانفشانی سے قایم کیجاوے اُسکے جانشینون کے ہاتھ مین پہنچکر تھوڑے عرصہ مین ہی اُسی حالت ترقی پر کہ جو اُسکے وقت مین تھی نہ رہے عیاشی و کاہلی دولت کے بڑھنے سے بیشتر آجاتی ہی پس شاہان مغلیہ مین بعد اورنگ زیب کے انتظام ملک کی لیاقت نہ رہنا کوئی عجیب بات نہین تھی تمام دنیا کی تاریخ مین ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہی صرف اُن ملکون مین کہ جہان رعایا کو انتظام ملک مین دخل ہے اور پبلک اوپینین Public Opinion (عام رائے) رئیس اور اُسکے ماتحت عہدہ دارون کی

ہر کام کی نگران رہتی ہے اور بلا نکتہ چینی کے کسی کو نہین چھوڑتی گورنمنٹ کچھ عرصہ تک کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے برخلاف اسکے جہان خود پسندی اور کام سے غفلت اور رعایا کے حقوق سے لاپروائی ہو کہ جیسا خود مختار گورنمنٹون مین لازمی ہے گورنمنٹ ایک عرصہ تک کامیابی کے ساتھ نہین چل سکتی۔ مغلون کیوقت مین رعایا کو گورنمنٹ مین کوئی دخل نہین تھا نہ پبلک اوپینین کا کوئی اثر تھا بادشاہ خود اپنے حظ نفس مین غرق تھے تمام گورنمنٹ جنگی تھی پس وہ ایک عرصہ تک نہین چل سکتی تھی۔ یہی کیفیت کم وبیش ہندوستان کی بہت سی ریاستون کی اسوقت بھی ہے اور اگر اونکی گورنمنٹ مین بھی وہ ہی خرابیان جو مغلون کی گورنمنٹ مین تھین ملین تو اُن کا باعث وہی پبلک اوپینین کا نہونا اور رعایا کے حقوق پر لحاظ نہ ہوتا ہی۔ ہندوٗون کا زوال تو اونکے نفاق اور مسلمانون کا اُنکی عیاشی و تعصب مذہبی کیوجہ سے ہوا اور جو کچھ یادگار مسلمانون کی حکومت کی اس ملک مین موجود ہے وہ صرف اونہین لوگون کی قایم کی ہوئی ہی کہ جنہون نے رعایا کے ساتھ نیک برتاؤ کیا اور کاہلی اور آرام طلبی کو جگہہ ندی اونکی عمارتین مثل تاج اور اُن کی زبان و طرز معاشرت کا لوگون پر اثر ہے اور رہیگا۔ مسلمان ہندوستان مین رہکر رفتہ رفتہ رعایا مین ملگئے تھے اور گو پہلے وہ غیر ملک کے لوگ تھے مگر بعد کو اس ملک مین بود و باش اختیار کرنے سے انکی لوٹ مار سے بھی ملک کا روپیہ ملک کے باہر نہین جاتا تھا اسی سے گو رعایا تباہ تھی مگر افلاس آجکل کے مقابلہ مین ضرور کم تھا۔ اب مسلمانون کی حکومت کا چراغ گل ہوتا ہی اور چھہ ہزار میل سمندر کے پار رہنے والے لوگون کی حکومت کا آفتاب طلوع ہوتا ہی اوسکی روشنی مین جو تاریکی اس ملک سے دور ہوئی اور جو ترقی کہ اوس نے تعلیم و تہذیب مین کی وہ اگلے حصہ مین دکھلاوینگے اوس سے پہلے ہندوٗون کی دو قومون کا کہ جنہون نے کچھ عرصہ تک اپنی بہادری اور کارگزاری سے ملک کو ہلا دیا تھا تذکرہ کرنا ضرور ہے۔
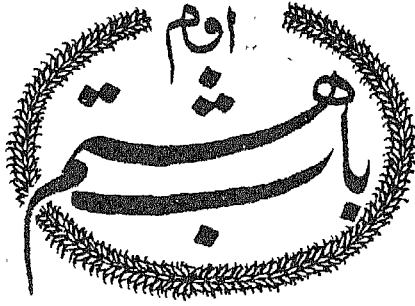
ہندوستان مرہٹون و سکھون کیوقت مین

سنہ ۱۶۳۴ء سے ۱۸۴۹ء تک

مرہٹون کی ابتداء و سیواجی۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتہہ ہی مرہٹون اور سکھون کا فروغ ہوا۔ اورنگ زیب کی زندگی مین ہی یہ دونون قومین پنجاب مین سرآوردہ ہوگئین انگریزی مورخون کا قول ہے کہ انگریزون نے ہندوستان مغلون کے ہاتہہ سے نہین لیا بلکہ سکھون اور مرہٹون کے ہاتہہ سے اور اونکی بڑی بڑی لڑائیان مغلون یا اُنکے بڑے گورنرون کے ساتہہ نہین ہوئین بلکہ مرہٹون اور سکھون کی جماعتون سے ہوئین۔ پس اگر انگریز نہ آتے تو ضرور سکھہ اور مرہٹے اس ملک کے حاکم ہوتے اور سلطنت مغلیہ کے چراغ گل ہوتے ہی ملک اُن کے ہاتہہ مین چلا جاتا۔ سنہ ۱۶۳۴ء سے پہلے مرہٹون کا نام بہی کوئی نہین جانتا تہا اوس سال مین ساہ جی بہونسلا نے احمد نگر اور بیجاپور کی ماتحتی مین مغلون سے لڑنا شروع کیا مگر اوسکے بیٹے سیواجی سے پہلے مرہٹون کو کوئی فروغ نہین ہوا سیواجی نے ہی مرہٹون کی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور وہ سلطنت سنہ ۱۸۱۸ء تک اس زور شور کے

ساتھہ قایم رہی کہ تمام ہندوستان کو ہلا دیا۔ بادشاہان دہلی اُنکے ہاتھہ مین ہوگئے جسکو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے اور اونکا خوف ایسا غالب تھا کہ مرہٹون کی کھائی کے نام سے کلکتہ تک مین ایک جگہہ تھی کہ جسکے باہر لوگ جاتے ہوئے ڈرتے تھے۔

سیواجی ساہ جی بہونسلے کے بیٹے ان باپ کی دونون نسلون سے چھتری تھے تاہم اُن کو اودیپور کے چھتری کہ جنسے وہ اپنا تعلق قایم کرتے تھے نہین مانتے تھے اُنکے باپ ساہ جی مالوجی بہونسلا کے بیٹے تھے مالوجی اپنے پانچ برس کے لڑکے ساہ جی کو لیکر جادو راؤ ایکدوسرے سردار کے یہان گئے تھے یہ جادو راؤ ملک احمد کے سردارون مین تھا جادو راؤ نے ساہ جی کا ہاتھہ پکڑ کے اپنی بیٹی کے ہاتھہ مین دیدیا اور کہا کہ اب ان دونون کی شادی ہوگئی مالوجی نے فوراً لوگون کو گواہ کر دیا کہ لو اب میرے لڑکے کی سگائی جادو راؤ کی لڑکی سے پختہ ہوگئی جادو راؤ نے وہ بات مذاقاً کہی تھی اور وہ مالوجی کی کارروائی سے سخت ناراض ہوا۔ اور دونون مین لڑائی ہوئی لیکن مالوجی جو اوس وقت مین ایک چھوٹے رتبہ کا سردار تھا بہت جلد مالدار ہوگیا اور احمد نگر کے بادشاہ کے یہان پنجہزاری ہوا اور اوسکو ایک بڑی جاگیر کہ جسکا دار الخلافت پونہ تھا ملگئی وہ جادو راؤ کی لڑکی کے ساتھہ اپنے لڑکے کی سگائی پر برابر قایم رہا اور آخر کار جادو راؤ نے بھی منظور کرلیا اور لڑکی کی شادی ساہ جی سے ہوئی۔ اسی عورت سے ساہ جی کے یہان سیواجی مئی ۱۶۲۷ء مین پیدا ہوا اوس عرصہ مین بوجہ اسکے کہ سیواجی کے باپ اور نانا مین نااتفاقی تھی سیواجی کے ماں باپ مین بھی نااتفاقی ہوگئی اور ساہ جی نے دوسری عورت سے شادی کرلی اون کی ماں جی جی بائی مسلمانون کے ہاتھہ پڑگئی مگر اوسنے سیواجی کو ایسی جگہہ چھپا رکھا کہ جس سے وہ مسلمانون کے ہاتھہ سے بچگیا۔ سیواجی کی شروع تعلیم داداجی کہنڈو کے تعلق تھی شروع سے ہی اُسکے دل مین مسلمانون سے نفرت پیدا ہوگئی تھی

چنانچہ ایک روز جب اوس سے کہا گیا کہ چلو تم کو بادشاہ کو سلام کرا لاوین تو اونہون نے کہا
کہ "ہم ہندو ہین اور بادشاہ یون اور ہمانیچ ہے ہم گئو برہمن کے داس ہین بادشاہ گئو برہمن
کا دشمن ہے ہمارا اوسکا میل نہین ہوسکتا۔ مین ایسے شخص کو بادشاہ نہین مانتا اور نہ اُسکو سلام
کرنا چاہتا ہون"۔ مگر اوسکو مرار پنتہ جبراً و قہراً دربار مین لیگئے۔ لیکن اوس نے وہان جاکر بادشاہ
کو سلام نہین کیا نہ مجرا کیا اور واپس آکر اشنان کیا اور کپڑے بدلے داداجی کھنڈو نے اُس کے
باپ کی جاگیر کا انتظام بڑی لیاقت کے ساتھہ کیا اور وہان کی تمام رعایا کو جو بڑی لڑنیوالی تھی
اپنے زیر احسان کرلیا اوس نے سیواجی کو نہ صرف فن سپاہ گری و گھوڑے کی سواری اور
تیراندازی و نشانہ بازی وغیرہ مین طاق کردیا بلکہ پوری پوری دہرم وکرم کی تعلیم بھی دی اور
مذہبی عقائد مین پکّا کردیا اسی سبب سے سیواجی کو کتھا سُننے کا بڑا شوق تھا اور وہ بابا توکارام
کی کتھا برابر سنتا تھا اور بعض اوقات اپنی زندگی کو بھی خطرہ مین ڈالکر راماین و مہابھارت سُننے
جایا کرتا تھا اوائل عمر سے ہی اوسکو اپنے ملک کے دشمنون سے سخت نفرت تھی وہ شروع
سے ہی نہایت آزادی پسند تھا اور سولہ برس کی عمر مین ہی اونہون نے داداجی کے ہاتھہ سے
نکلکر ماولی لوگون کے ساتھہ [illegible]ون اور پہاڑون اور گھاٹیون مین گھومنا شروع کیا اور وہان
کے ہرایک قلعہ ورا[illegible]ے اور ہر قسم کی رعایا سے واقفیت پیدا کرلی یہ ماولی لوگ سیواجی
کے شروع مین ساتھی ہوئے اور اوس نے انکو اپنے کام مین لگایا اوس زمانہ مین بیجاپور کے
قلعون کی کوئی نگہداشت نہین ہوتی تھی ایک مسلمان افسر تھوڑی سی فوج کے ساتھہ رہتا تھا
اور اوسکو بھی تنخواہ نہین ملتی تھی بعض اوقات یہ قلعے ایک دیش مکھہ کے ہاتھہ مین چھوڑ دئے
جاتے تھے سیواجی نے ان مین سے ایک قلعہ کو کہ جسکا نام تورنا تھا سنہ ۱۶۴۶ء مین بیجاپور
کے دربار سے اپنی حکمت عملی سے حاصل کیا پھر اوس نے اوسکے پاس کے پہاڑ پر ایک قلعہ

اور بنایا اور اپنی فوج کو جمع کر کے مستحکم کرنا شروع کیا اوس وقت مین سیواجی کی عمر صرف ۱۹ اسال
کی تھی - یہ قلعہ تھوبدا کی پہاڑی پر بنایا گیا اور اوسکی تعمیر مین وہ خزانہ جو تورنا کے کھنڈہرون مین
ملا صرف ہوا اسی قلعہ کا نام راجگڈھ ہوا اور یہ ہی سیواجی کی راجدہانی تھی بیجاپور کے دربار کو
جب سیواجی کی اس کارروائی کی خبر ہوئی تو اونہون نے اوس کے باپ ساہ جی سے سخت
باز پرس کی اور حکم دیا کہ وہ سیواجی کو اوس سے باز رکھے داداجی وساہ جی نے سیواجی کو بہت
سمجھایا مگر سیواجی کہان سنتا تھا تھوڑے عرصہ مین ہی داداجی مر گئے اور اونہون نے اپنے مرتے
وقت سیواجی کو یہ وصیت کی کہ مستقل مزاجی سے کام کرو گئو برہمن اور رعیت کی رکھشا کرو -
ہندوؤن کے مندرون کو بربادی سے بچاؤ اور اپنے لئے نام اور رتبہ پیدا کرو - پہر سیواجی
نے کہلی کہلی کارروائی شروع کر دی اور اپنے باپ کی جاگیر کا انتظام اپنے ہاتہ مین لینے کے بہانہ
سے اوس کا محصول روک دیا پہر اوس نے دو قلعون کو جو اوس کے باپ کے ماتحت افسرون
کے پاس تھے لے لیا اور اپنی جاگیر کا خود مختار ہو کر سنگہ گڈہ کے قلعہ کو وہان کے مسلمان حاکم
سے رشوت دیکر حاصل کیا - پہر پورندہر کے قلعہ کو دو برہمن بہائیون کے جو آپس مین لڑتے تھے
نفاق سے فائدہ اوٹھا کر حاصل کیا اور اپنی کارروائی کو آگے چلایا ان تمام معرکون مین کسی
خونریزی کا نہونا سیواجی کی لیاقت کو ثابت کرتا ہے پہر اوس نے چاکول اور میرا کے درمیان
کے ملک کو حاصل کیا اور جیسے کہ ایک شیر پہاڑ کی گھاٹیون مین اپنے شکار کی تاک مین پڑا
رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تو فوراً قلانچ مار کر اسکو لے لیتا ہے اسی طرح پر سیواجی نے
پہاڑون مین چھپے چھپے تمام ملک کو موقع پا کر اپنا شکار کر لیا مگر اب وہ موقع آگیا کہ جب اوسکو
بالکل کہلی کارروائی کرنی پڑی ایک بہت بڑا خزانہ شاہی کونکن مین جاتا ہوا سیواجی نے لوٹ
لیا اور قبل اسکے کہ بادشاہ کو کوئی کارروائی کرنے کا موقع ملے اوس نے پانچ قلعون کو اپنے تابع

کرلیا پہر اوسکے ایک ماتحت برہمن افسر نے شمالی کونکن کے گورنر کو اچانک جاکر قید کرلیا۔
اور کلیان مین اپنا دخل کرکے کل صوبون کے قلعون کو اپنے تابع کرلیا سیواجی نے فوراً جتنے
مندر تباہ ہوگئے تہے اونکو پہر قایم کیا کل آشرمون کو از سر نو آباد کیا سیواجی گو اپنے عقائد مذہبی
کا بہت پابند تہا مگر اوسکی غرض بہی اوس مین برابر شامل تہی اسلئے اوس نے اور بہی پابندی
مذہب کی اختیار کی اور بڑا دہرم آتما بنا اور اس بات کا دعوی کیا کہ مجہکو خواب مین الہام ہوا
ہے اور دیوتاؤن کی مجہپر خاص عنایت ہے بیجاپور کے بادشاہ نے اس بات کی خبر پاکر سیواجی
کے باپ شاہ جی کو ایک تاریک غار مین قید کردیا سیواجی کو سخت حیرانی ہوئی کہ کیا کرون مگر
اوسکی عورت نے یہ صلاح دی کہ بجاے اطاعت قبول کرنے کے لڑنا ہی بہتر ہے چنانچہ سیواجی
نے شاہجہان سے میل کرکے پنجہزاری کا رتبہ حاصل کیا اور شاہجہان نے اُس کے باپ کو چہوڑادیا
تہوڑے عرصہ کے بعد سیواجی نے ایک ہندو راجہ کو قتل کراکر کل پہاڑی ملک جو پونہ کے
جنوب مین گہاٹون سے دریای کرشنا کے اوپر تک تہا حاصل کیا اور اور قلعون کو لیتا اور
بناتا رہا ۱۶۵۵ء مین جب اورنگ زیب دکہن مین گیا تو سیواجی نے ریاست مغلیہ کے نوکر
کے طور پر بادشاہ سے ملاقات کی مگر جب اوس نے اورنگ زیب کو گولکنڈہ کے بادشاہ
سے لڑتے ہوئے دیکہا اور یہ جان لیا کہ اب یہ لڑائی ایک عرصہ تک رہیگی اور اس سے
میرا فائدہ ہے تو اوس نے مغلون کی سلطنت پر حملہ کیا پہر اوس نے شہر جونیر کو لے لیا اور
احمد نگر پر اپنا ہاتہہ پہیلایا مگر کامیاب نہ ہوا اورنگ زیب کی کامیابی کیوجہہ سے سیواجی زیادہ
کامیاب نہ ہوسکا اور اوس نے اورنگ زیب سے اپنا قصور معاف کرالیا جب اورنگ زیب
دہلی مین آیا تو سیواجی ظاہر امنت وسماجت کی باتین کرتا رہا اور اپنے تئین ریاست مغلیہ کا
نوکر و تابعدار لکہتا رہا مگر کچہہ ریاست کا جو مغلون کے علاقہ کے اندر تہی دعوی بہی کرتا رہا۔

اورنگ زیب نے اوسکا قصور اس شرط پر معاف کیا کہ وہ فوج مین تھوڑے سے سوار
دے اور ریاست کے دعوی کی بابت آیندہ کو تحقیقات کئے جانے پر راضی ہو مگر سیواجی
بھی ویسا ہی چالاک تہا کہ جیسا اورنگ زیب پس اوس نے سوار نہین بھیجے اور محض زبانی
جمع خرچ کرتا رہا پھر سیواجی نے بیجاپور پر حملہ شروع کیا وہان کا بادشاہ اوسوقت نابالغ تھا مگر اوسکے
ولی نے افضل خان کے ماتحت ایک بڑی فوج سیواجی کے زیر کرنے کو بھیجی افضل خان کو اپنی
امارت پر بڑی شیخی تھی اور وہ سیواجی کو خاص حقارت سے دیکھتا تھا سیواجی نے اس بات سے
فائدہ اوٹھایا اوس وقت وہ پرتاب گڑہ کے قلعہ مین پڑا ہوا تھا سیواجی نے افضل خان سے
کہلا بھیجا کہ مین اطاعت قبول کرونگا اگر آپ تن تنہا صرف ایک آدمی لیکر مجھسے ملنے آوین۔
افضل خان نے اس بات کو منظور کیا اور وہ ایک ہمراہی کو لیکر چلا یہان پر مسلمان اور مرہٹے
مورخون کا اختلاف ہے کہ آیا سیواجی نے دغا کر کے بغلگیر ہوتے وقت افضل خان کو اپنے بچھوی
سے مار ڈالا یا کہ افضل خان نے پہلے ہی سے سیواجی کے مارنے کا ارادہ کیا تھا اور سیواجی نے
جب یہ دیکھا کہ افضل خان مجھکو مارنا چاہتا ہے تب اوس نے اوسکو مارا مگر اس کارروائی کا یہ
نتیجہ ہوا کہ سیواجی کا علاقہ بہت بڑہ گیا اور اوس نے تمام ملک کو جو گھاٹون کے قریب تھا اپنے
قبضہ مین کر لیا جس وقت کہ افضل خان مارا گیا اوسکی فوج کے بہت سے آدمی بھاگ گئے باقی
لوگ سیواجی کے تابع ہوگئے مگر فوج کے سردار نے سیواجی کی اطاعت قبول نہین کی۔ لیکن
سیواجی نے اوس کو خلعت دیکر رخصت کیا پھر بیجاپور کے دربار سے دوسری فوج سیواجی کے
زیر کرنے کو بھیجی گئی سیواجی اوسوقت پنالہ کے قلعہ مین تھا اور قریب تھا کہ وہ پکڑا جاوے
مگر ایک اندھیری رات مین وہ دشمن کو اطاعت کا دھوکہ دیکر قلعہ سے باہر نکل بھاگا اس کے
بعد خود بیجاپور کے بادشاہ نے اوس پر چڑہائی کی اور سیواجی کچھہ عرصہ تک مغلوب رہا مگر آخر کو

ساہ جی اوس کے باپ نے بیجاپور کے بادشاہ سے صلح کرادی اور سیواجی کو ایک علاقہ جو ڈیڑہ سو
میل لمبا اور سو میل چوڑا تہا ملگیا یہان پر سیواجی کے پاس سات ہزار گھوڑے اور پچاس ہزار سوار
رہتے تہے مگر اوسکو کبھی چین نہین تہا اور اوس نے اورنگ آباد تک جو اوس زمانہ مین مغلون
کا بڑا دار الخلافت تہا لوٹ مار کرنی شروع کردی اس پر اورنگ زیب نے شایستہ خان کو سنہ ۱۶۶۰ع
مین دکہن کا وزیر اعظم کرکے بہیجا شایستہ خان کو ان لوٹیرون کو زیر کرنے مین بہت دقت پیش
آئی اور ہمیشہ لڑائی مین یہ لوگ پوری مردانگی دکہلاتے رہے شایستہ خان نے چاکنا کے قلعہ
کو فتح کرلیا اور اوسکا نام اسلام آباد رکہا اس عرصہ مین سیواجی ایک پہاڑ کے قلعہ مین چھپا ہوا تہا
شایستہ خان نے جو پونہ مین تہا بڑی احتیاط کی تہی کہ شہر مین کوئی مرہٹہ آنے نہ پاوے۔ مگر
سیواجی سنگ گڈہ کے قلعہ سے پچیس ماولیون کو لیکر ایک برات مین جو پونہ مین گاجی باجے
سے نکلتی تہی شامل ہوگیا رات کیوقت جب سب سوگئے تو سیواجی اور اوسکے ساتہی اوس مکان
پر جس مین شایستہ خان رہتا تہا اور وہ پہلے سیواجی کی پیدائش کی جگہہ تہی چڑہ گیا اور وہان پر
اوسکے ہمراہیون نے راستہ کرکے دخل کیا۔ شایستہ خان ایک کہڑکی کی راہ سے اوترنا چاہتا
تہا مگر اوسکی دو اونگلیان کٹ گئین اوسکا بیٹا اور اوسکے بہت سے ہمراہی مارے گئے۔

سیواجی جتنی جلدی کہ مکان مین داخل ہوا تہا اوتنی ہی جلدی وہان سے بہاگ نکلا اور وہ اور
اوسکے ہمراہی مشعلین جلا کر پہر سنگ گڈہ مین جا داخل ہوئے۔ پہر اورنگ زیب نے راجہ
جسونت سنگہ اور اپنے بیٹے شاہزادہ معظم کو سیواجی کے زیر کرنے کو بہیجا مگر سیواجی نے اسی
عرصہ مین سورت کو لوٹا اور ایک بڑا جہازون کا اس غرض سے تیار کیا کہ حج کے مسافرون
کو روکے اوس نے ایک مرتبہ پچاسی جہازون پر چار ہزار آدمی چڑہا کر بارسیلور کے بندر کو لوٹا
اور کچھہ جہازون کو جو حاجیون کو مکہ کو لئے جاتے تہے پکڑ لیا اورنگ زیب کو یہ کارروائی

سخت ناگوار ہوئی اور اوس نے راجہ جے سنگہ کو سیواجی کے مقابلہ مین بہیجا۔ جی سنگہ نے
سنگہ گڈھ کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور سیواجی نے اپنے قلعون مین سے بیس قلعے دینے کا وعدہ
کیا اور بارہ قلعے اپنے پاس رکھکر اورنگ زیب کی اطاعت قبول کی چنانچہ اوس کے بیٹے
سمبھاجی کو پنجہزاری کا رتبہ بادشاہ کے یہان سے عطا ہوا اور سیواجی نے بہی ریاست مغلیہ مین
ایک سردار ہونا قبول کیا پہر سیواجی جے سنگہ کے کہنے کے بموجب دہلی کو پانچسو سوار اور
ایک ہزار ماولی لیکر آیا مگر اورنگ زیب نے بجای اسکے کہ اوس سے اچہا برتاؤ کرکے اوسکو اپنا
مطیع بنا وے اِسکے ساتہہ اچہا برتاؤ نہین کیا۔ بادشاہ کو پہلے سے ہی سیواجی سے سخت نفرت
تہی اوسکے دل مین سیواجی کی کارروائیون کی آگ نہین بجہی تہی اور وہ یہ جانتا تہا کہ سیواجی اپنی
عظمت ثابت کر دکہا رہا ہے چنانچہ جسوقت سیواجی دربار مین آیا تو وہان پر درباریون کے
تین درجے کئے گئے۔ پہلے درجہ مین سنہری فرش تہا دوسرے مین روپہلی اور تیسرے مین
سفید سنگ مرمر کا۔ سیواجی کو سنہری فرش کے طبقہ مین بیٹہنے کا حکم ہوا یہ فرش پنجہزاری لوگون
کے لئے تہا مگر سیواجی اوسکو برداشت نہ کرسکا اوسکی آنکہین غصہ سے لال ہوگئین اور اوسنے
بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر بدعہدی کا الزام لگایا اور کہا کہ جو درباری مجہسے اوپر بیٹہے ہین
اگر اونمین سے کسی کو مجہسے زیادہ قابلیت ہے تو وہ میرے سامنے آکر اپنا جوہر دکہا وے
اور میرا جوہر دیکہے۔ سیواجی کو اس بات کا مطلق ڈر نہ تہا کہ مین اکیلا ہون اور یہان پر تمام مغلون
کی فوج اور سردار موجود ہین اورنگ زیب نے اوسوقت تو کچہہ نہین کہا اور سیواجی بلا مجرا کرے
یا خلعت لینے کے دربار سے چلا گیا مگر بادشاہ نے اوسکو نظر بند کرلیا اور اوسکے قتل کا ارادہ
کیا سیواجی کو راجہ جے سنگہ کے بیٹے کنور رام سنگہ نے آگاہ کر دیا چنانچہ سیواجی نے بیماری کا
بہانہ کرکے علاج شروع کیا تہوڑے روز بعد غسل صحت کی خبر اوڑائی اور بڑے بڑے ٹوکرون مین

مٹھائی مندرون اور مسجدون مین بھیجنی شروع کی اور ایک رات کو ایک مٹھائی کے ٹوکرے
مین چھپکر اور اپنے ایک ساتھی کو جو اوس سے شکل اور شباہت مین بہت ملتا تہا پلنگ پر
سُلا کر نکل بہاگا سیواجی شہر کے باہر نکلتے ہی گہوڑے پر سوار ہوا اور متھرا پہونچا وہان پر اوسنے
فقیری بہیس کرکے روپیہ ہیرے جواہر پولی چھڑیون مین رکھہ لئے اور الہ آباد پہونچا الہ آباد
سے بنارس کو روانہ ہوا پہر ایک مسلمان فوجدار نے اوسکو گرفتار کیا مگر اوسکو وہ بڑے جواہر
دیکر اور آزادی حاصل کرکے تہوڑے عرصہ مین اپنے علاقہ مین پہونچگیا اور پہر اپنی کارروائی شروع
کی سب سے پہلے اوس نے اپنے علاقہ کو فتح کیا اور تمام قلعون پر اپنا قبضہ کرلیا جسونت سنگہ
نے پہر بادشاہ سے اوسکی صلح کرادی اور سیواجی کو بادشاہ نے راجہ قبول کیا اور گولکنڈہ اور
بیجا پور کے بادشاہون نے بہی اوسکو خراج دینا قبول کیا سیواجی نے رای گڈہ کو اپنا دارالخلافت
مقرر کیا اور اپنی سلطنت کے انتظام مین مصروف ہوا اکثر مرتبہ سیواجی کامیاب ہوا اور بعض
دفعہ ناکامیاب رہا مگر اوسکی ہمت اور تدبیر ایسی تہی کہ وہ ہمیشہ کارگر ہوتی تہی مگر سیواجی کی
لڑائیون مین بہادری وکامیابی ایسی قابل قدر نہین ہے جیسی کہ اوسکی انتظامی لیاقت بجائے
اسکے کہ اوسکی سلطنت مین لوٹیرون کے سردار کے سے قاعدہ ہون تعجب کی بات یہ تہی کہ
اوسکے یہان کے قاعدے مغلون سے بہتر تہے فوج مین سلسلہ افسرون کا برابر جاری تہا۔
پیادہ اور سوارون کی علیحدہ علیحدہ تفریق و درجہ قایم کئے گئے تہے دس سپاہیون کے سردار
سے لیکر پچاس سپاہیون کے سردار تک ہوتے تہے۔ اسی طرح سے پنجہزاری تک ہوا کرتے
تہے پنجہزاریون کے اوپر سوای سپہ سالار فوج کے کوئی نہین ہوتا تہا۔ یہ افسر جاگیردار نہین ہوتے
تہے بلکہ گورمنٹ کے نوکر ہوتے تہے سپاہیون کو گورمنٹ کے لوگ نوکر رکہتے تہے اور تنخواہ
دیتے تہے افسرون اور سپاہیون کو اچھی تنخواہ ملتی تہی مگر جو کچھہ لوٹ اونکے ہاتھہ مین آتی

تھے وہ سب سیواجی کے خزانہ مین جاتی تھے اُسکے ہر صیغہ مین نہایت درجہ کی کفایت شعاری
تھی اوسکی سول گورنمنٹ بھی ویسی ہی باضابطہ اور پُرزور تھی جیسے کہ جنگی افسرون اورمقدمون
کی طرف اوسکی بڑی نگاہ تھی اور وہ کاشتکارون کے اوپر نہ ظلم ہونے دیتا تھا نہ ریاست کو
لوٹنے دیتا تھا اوسکے تمام افسر برہمن تھے اشٹ پردھان یعنی آٹھ وزرا شاستر کے موافق مقرر
کئے گئے تھے۔ (۱) پیشوا جو وزیر اعظم کہلاتا تھا۔ (۲) سیناپتی یعنی سپہ سالار فوج۔
(۳) وزیر مال۔ (۴) سچو پنتہ یعنی محاسب اعلیٰ (۵) منتری (۶) سُمنت منشی ملکی۔
(۷) پنڈت راؤ۔ (۸) نیسا یادھیش یعنی چیف جسٹس۔
یہ سب لوگ اپنے اپنے صیغہ کے افسر ہوتے تھے پیشوا راجہ کے نیچے بیٹھتا تھا اوس کی
نشست گدّی کے داہنی طرف ہوتی تھی۔ سپہ سالار بائین طرف بیٹھتا تھا اُمات اورسچو کہ جو
افسر مال تھے پیشوا کے نیچے بیٹھتے تھے۔ سچو کے نیچے منتری بیٹھتا تھا۔ سومنت کہ جو فورین سکرٹری
بھی ہوتا تھا سپہ سالار کے نیچے بیٹھتا تھا پنڈت راؤ اور چیف جسٹس اسکے بعد بیٹھتے تھے یہ
سلسلہ انتظام بہت کچھ وہی تھا کہ جو انگریزی گورنمنٹ کا ہے عدالتہای دیوانی مین کام
بہت نہین تھا اور پنچ معاملات کو فیصل کرتے تھے یہ پنچ اوسی گانون کے یا اور گانون
کے لوگ ہوا کرتے تھے۔ ہر قلعہ مین ایک حولدار رہتا تھا اور اوسکے ماتحت اور افسر ہوتے
تھے اور ایک اہلکار رسد رسانی کا انتظام کرتا تھا قلعہ کے چارونطرف پوری صفائی رہتی
تھی۔ ملک مختلف پرنتون مین منقسم تھا ہر ایک پرانت پون لاکھ سی ایک لاکھ تک کی آمدنی
کا ہوتا تھا ہر ایک صوبہ دار کی تنخواہ سو روپیہ ہوتی تھی آراضی کی پیمائش پورے طور پر کیگئی
تھی مالگذاری زمینداروں اور نمبرداروں کے ذریعہ سے وصول نہین کیجاتی تھی بلکہ افسران
سرکار وصول کرتے تھے کاشتکارون سے سالانہ قبولیت لیجاتی تھی مالگذاری جنس کے

ذریعہ سے نہیں لیجاتی تھی - پانچ حصہ مین سے دو حصہ راجہ کے ہوتے تھے قحط کے وقت
مین تہائی مالگذاری لیجاتی تھی اور بذریعہ اقساط کے وصول کی جاتی تھی فوجداری کا کام
صوبہ دار کرتے تھے حساب صحت کے ساتھہ رکھا جاتا تھا اور اوسکی پوری پڑتال ہوتی تھی
اور اگر غلطی ہوتی تھی تو اوسکی سزا دیجاتی تھی - سال کے آخر مین کل ریاست کا حساب تیار
ہوتا تھا اگر راج کے ذمہ کچھہ باقی نکلتا تھا تو فوراً دیدیا جاتا تھا - دس سپاہیون پر ایک نایک
پانچ نایکون پر ایک حولدار دو حولدارون پر ایک جمعدار دس جمعدارون پر ایک افسر ہزاری
سات افسر ہزاریون پر ایک سرنوبت ہوتا تھا - سوارون مین بارگیر دار اور شلی دار ہوتے تھے
بارگیر دارون کے پاس سرکاری گھوڑے ہوتے تھے اور شلی دارون کے پاس اپنے گھوڑے
ہوتے تھے پچیس بارگیرون یا شلی دارون پر ایک حولدار ہوتا تھا دس ہزار سوارون پر ایک
پنجہزاری ہوتا تھا ہر ایک افسر جنگی کے ماتحت ایک محرر اور ایک حساب دان رہتا تھا تعلیم
کے لئے پنڈت اور پاٹ شالہ مقرر کئے گئے تھے اور مندرون کے لئے جاگیرین معاف کی
گئی تھین سیواجی نے بنارس سے بہت سے پنڈت بلاکر سنسکرت کی تعلیم کو بڑی رونق دی
تھی - دسہرہ کے روز تمام فوج دیکھی جاتی تھی اور ہر ایک سپاہی کے سامان کی فہرست تیار کی
جاتی تھی اگر اوسکی کوئی چیز کھوئی جاتی تھی یا گھوڑا مرجاتا تھا تو اوسکو سرکار سے دیاجاتا تھا تمام
مورخ اس بات پر متفق ہین کہ سیواجی کے راج مین رشوت بے ایمانی و بدمعاملگی بالکل نہین
تھی وہ بڑا منصف مزاج و باخبر تھا ہر ایک قلعہ و ہر ایک صیغہ و ہر ایک محکمہ کی خبر اوسکو پورے
طور پر صحیح پہونچ جاتی تھی اوسکی بہادری کے بھی سب مورخ مداح ہین اور گو سخت مزاجی -
دشمنون کے لئے بیرحمی - دہوکا - فریب اور چالبازی روا تھی لیکن اگر اوسکے روزمرہ کیحالت
پر خیال کیا جاوے تو اوسکا اخلاق و سخاوت و قدرشناسی و محنت پر تعجب بھی ہوتا ہے

کہ کیسا اجتماع ضدین تہا کیسی چہوٹی سی حالت سے شروع کیا اور اخیر کو اپنے تئین اور اپنی قوم کو کسی حالت
پر پہونچا دیا۔ ایک مسلمان مورخ لکہتا ہے کہ گو سیواجی سرکشی و لوٹ و مردم آزاری برابر کرتا تہا
مگر اوس مین کوئی کمینہ پن نہین تہا وہ مسلمانون کی عورتون و بچون کی جب وے اوس کے
ہاتہہ مین پہونچ جاتے تہے برابر حفاظت کرتا تہا کبہی اون کی بے عزتی نہین کرتا تہا عورد
اورنگ زیب کہتا ہے کہ وہ بڑا اچہا امر د تہا میری فوج اونیس برس تک اوس سے لڑتی
رہی اور ہمیشہ اوسکی ریاست مین ترقی ہوتی رہی۔ سیواجی کی راے مین دنیا کو چہوڑکر جنگل
مین جانے سے فرض انسانی پورا نہین ہوتا چنانچہ جب اوس نے سنا کہ دونکاجی دنیا کو چہوڑنا
چاہتا ہے تو اوس نے لکہا کہ اپنا کام اچہی طرح سے انجام دینا سستی کو دور کرنا کم ہمتی اور غم
اپنے پاس نہ آنے دینا اپنی رعایا کی حفاظت کرنا فوج کو اپنے قابو مین رکہنا اور مناسب طریقہ
سے کام لیکر نام پیدا کرنا انسان کا بڑا فرض ہے"۔ عورتون کی بیحرمتی کی طرف اوسکی اسقدر
سخت نگاہ تہی کہ جب اوسکے بیٹے سمبہاجی نے ایک برہمن کی لڑکی پر بری نظر ڈالی تو اوسنے
اوسکو فوراً قید کردیا۔ سیواجی دوسرون کے مذہب مین کبہی مداخلت نہین کرتا تہا مسجدون
مین مسلمانون کو نماز پڑہنے کی ویسی ہی آزادی تہی جیسیکہ ہندوؤن کو اور اسبات کا خافی خان
مورخ شاہد ہے۔ مردم شناسی اوسکی اس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ دشمنون کی فوج سے لوگ
اوسکے یہان آتے تہے اوسکی فوج سے کوئی دشمن کی فوج مین نہین جاتا تہا۔ راماین و مہابہارت
اور اور کہتاؤن کے سننے کا ایسا شوقین تہا کہ جہان کہین دس بیس کوس پر بہی کتہا ہوتی
تہی یا شاستر ارتہہ ہوتا برابر پہونچتا تہا اور اپنا پوجا پاٹ نت کرم برابر کرتا تہا۔ ۱۵۔ اپریل ۱۶۸۰ء
مین ۵۳ برس کی عمر مین سیواجی یکایک مرگیا مگر اوس کا نام ہمیشہ ہندوستان مین یادگار
رہیگا ایسا شخص جو چالیس برس تک ہندوستان کے بڑے بڑے بہادرون اور راجاؤن

اور بادشاہون کا مقابلہ کرتا رہے اور جسکے سامنے پہاڑ۔ دریا۔ سمندر۔ جنگل۔ درند وپرند کچھہ نہ ٹہرین جو اپنی موت کو کچھہ نہ سمجہے اور جو ایک ناچیز قوم کو بہت کچھہ کر دکہاوے وہ واقعی مین معمولی شخص نہین ہوسکتا اور اوسکی جسقدر صفت کی جاوے بجا ہے۔

سیواجی کے جانشین۔

بعد سیواجی کے اوس کا بیٹا سمبہاجی ہوا مگر وہ عیش و عشرت مین مشغول رہا اور انتظام کی لیاقت مطلق نہین رکھتا تھا اِسلئے اوس کیوقت مین سیواجی کی سلطنت کا انتظام بگڑنے لگا اور ہر طرف غدر مچ گیا اور آخرش سمبہاجی اورنگ زیب کے ہاتھہ مین پڑگیا اور اوس نے اوسکی آنکہین نکالکر اوسکو مروا ڈالا اوس کا بیٹا ساہوجی بہی اورنگ زیب کے قبضہ مین آگیا تہا مگر اوس نے بادشاہ کی اطاعت قبول کرکے رہائی پائی اوس نے بہی اپنی زندگی کو عیاشی مین کہو دیا مگر اوسکے وقت مین چند لوگ مرہٹون مین ایسے پیدا ہوگئے تہے کہ جنہون نے باوجودیکہ اُن کے پاس کوئی سامان نہین تہا اپنے ملک کو مسلمانون سے چہین لینے کا عہد کیا اُن کا سردار سیواجی کا چہوٹا بیٹا راجہ رام تہا کہ جسمین بہادری اور فراخ دلی اور لوگون مین اپنا اعتبار بڑہانے کی لیاقت غایت درجہ کی تہی اسی وقت مین بالاجی وشوناتہہ ساہو کا پیشوا یعنے دیوان ہوا مگر رفتہ رفتہ وہ کل مرہٹون کا سردار ہوگیا بالاجی وشوناتہہ نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے سب سے پہلے ریاست کا انتظام کیا اور لوٹ مار کو بند کردیا پہر ساہو اور مرہٹون کے دیگر سردارون مین سلوک کرا کر وہ جماعت کہ جسکا نام مرہٹہ کون فیڈریسی Marahtta Confederacy ہوا قایم کی اس جماعت نے اتفاق باہمی سے تابع کرنے کا عہد کیا اور دس برس مین ہی مرہٹون کو پہر فروغ ہوگیا یہانتک کہ شاہان دہلی بہی اونکو ماننے لگے اور دہلی کے سردار جو سلطنت کے لئے لڑتے تہے اونکی مدد ڈہونڈنے لگے بالاجی نے سیواجی کے طریقہ انتظام کو از سرنو

قایم کیا صرف اوسمین اتنی ترمیم کی کہ بڑے بڑے افسرون کے منصب اور اختیارات
برابر کردئے یہہ ہی انتظام سو برس تک چلا آیا اور اسی کی بدولت مرہٹون نے گجرات
مالوہ - بندیلکھنڈ - اوڑیسہ - گنداون - نیپال - کرناٹک کو فتح کر کے راجپوتانہ اور دہلی مین
اپنا قابو جمایا اور بادشاہون تک کو اپنی مرضی کے موافق تخت پر بیٹھایا اور تخت سے اوتارا
۱۷۱۸ء مین بالاجی نے سیدون کی مدد پر ایک فوج بھیجی اور ۱۷۲۰ء مین اوس نے دکھن
کی آمدنی سے چوتھ یعنی چہارم حصہ وصول کرنے کا فرمان شاہ دہلی سے حاصل کیا اوسی کیوقت
مین مرہٹون کو پونہ اور ستارہ کے پاس کے ملک کا حاکم مانا گیا بالاجی نے اپنی خوش لیاقتی
سے اپنے تئین مالک نہ سمجھا بلکہ ساہوجی سیواجی کے پوتے کو ظاہرہ مالک بنا کر سب کام اوسکے
نام سے کیا چوتھ اور سردیش مکھی کا وصول کرنا اسطرح پر تقسیم کیا کہ سردارون مین آپسمین جھگڑا
نہ ہو فوج کے ساتھ ایک بڑا دفتر حساب کتاب کا از نام صدر فرنس یعنی (صدر فردنویس)
قایم کیا اور ہر لشکر کے ساتھ اوس دفتر کا نائب متئین کیا گیا یہ لوگ تمام لشکر کی کارروائی
کے نگران رہتے تھے اور انکو ڈاک دار کہتے تھے اور وہ بلا منظوری صدر دفتر کے برخاست
نہین ہو سکتے تھے اون کا کام تھا کہ جو کچھ بے ضابطگی لشکر مین دیکھین اوسکی صدر کو رپورٹ
کرین یہ سلسلہ مثل اوس سلسلہ حساب کتاب کے ہی کہ جو انگریزی گورنمنٹ مین اب جاری ہے -
بالاجی کے بعد دوسرا پیشوا باجی راو ۱۷۲۱ء سے ۱۷۴۰ء تک ہوا اور اوس نے مالوہ اور
اوس ملک کو جو نربدا سے چمبل تک ہے مغلون سے چھین لیا اور باقی سن کو پورچوگیز لوگون
سے فتح کیا تیسرے پیشوا بالاجی باجی راو نے جو ۱۷۴۰ء مین ہوا تمام سلطنت مغلیہ مین تہلکہ
پھیلا دیا اور چار ونطرف حملے کرنے شروع کئے اور بنگال مین لوگ مرہٹون کے نام سے اتنے
ڈرنے لگے تھے کہ مرہٹہ ڈچ Mahratta Ditch یعنی مرہٹون کی خندق جو

کلکتہ کے پاس ہے اوس کے باہر نہین جاتے تہے - اس عرصہ مین مرہٹون کی دو شاخین
ہو گئین ایک پونہ مین اور دوسری برار مین چنانچہ برار کے مرہٹون نے بنگال تک پہونچکر
وہان کے صوبہ سے چوتہہ لی اور پونہ کے مرہٹون نے پنجاب تک اپنا دخل کر لیا پہر ۱۷۶۱ع
مین احمد شاہ ابدالی کے ساتہہ پانی پت کی لڑائی مین مرہٹے مغلوب ہوئے - بعدہ جیسا کہ
ہندوستان مین ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے دونون ریاستون مین نفاق ہوا اور اسمین
جنگ وجدل کی نوبت پہونچی ۱۷۶۱ع سے پہلے سندہیا اور ہلکر دو اور شاخین مرہٹون کی
سلطنت کی قایم ہو گئی تہین اور اونہون نے اپنا اپنا قبضہ اندور اور گوالیار مین جما لیا پس گو
پیشوا حاکم رہا لیکن ناگپور مین بہونسلون کا خاندان گوالیار مین سندہیا اندور مین ہلکر اور بڑودہ
مین گیکوار قابو یافتہ ہو گئے ۱۷۷۲ع سے پیشواؤن کا اقبال گہٹنے لگا اور یہ پانچون ریاستین
بڑہنے لگین ان مین سے ہلکر جو گڈریہ تہا اور سندہیا جو کفش بردار تہا بہت بڑہ گئے تہے اور
پانی پت کی لڑائی سے دس برس کے اندر اونہون نے مالوہ مین اپنا راج قایم کر کے راجپوتون
جاٹون اور روہیلون کے ملکون کو پنجاب سے اودہ تک اپنے قبضہ مین کر لیا اور شاہ عالم کو
دہلی کے تخت پر برای نام اپنا قیدی بنا کر رکہا ہلکر اور سندہیا کے خاندان مین بہت سے شخص
لایق ہوئے ہین اون مین سے مادہوجی سندہیا بڑا مدبر اور نہایت درجہ کا لایق بہادر تہا اوس
نے اپنے وقت کے لوگون کی عادتون اور خیالات مین انقلاب پیدا کر دیا اوسکے خیالات
بہت صاف اور معقول تہے وہ اپنے منشا سے کبہی غافل نہین ہوتا تہا - یہ شخص ۱۷۳۰ع
مین پیدا ہوا تہا پانی پت کی لڑائی کے وقت اوسکے تمام بہائی مر چکے تہے اور وہ راستہ مین
اکیلا پڑا رہ گیا بدن پر بہت سے زخم لگے تہے اور اگر ایک بہشتی وہان سے اوسکو اوٹہا کر نہ لاتا
تو وہ وہان ہی مر جاتا اس لڑائی مین اوسکو یہ سبق ملا کہ فوج کا انتظام باقاعدہ ہونے سے

فتح ہوسکتی ہے چنانچہ اوس نے کل مرہٹون کے رسالہ کو باقاعدہ الگ الگ کمپنیون مین
تقسیم کرکے ہر ایک کو تلوار اور بندوقین دین اور اپنے توپخانہ کو درست کیا اور تمام فوج
کو فرانسیسی اور انگریز حاکمون کے تابع کیا برای نام وہ پیشوا کا نوکر تہا مگر دراصل وہ ایک خودسر
حاکم تہا کہ جسکی ریاست ہندوستان مین سب سے زیادہ زبردست تہی شاہ دہلی اوس کی پناہ
دہونڈہتا تہا راجپوت اوس سے لڑنے کے قابل نہین تہے اور اوس نے ۱۷۸۳ء مین پیشوا
اور سالبائی کا عہدنامہ کرایا۔ جب غلام قادر نے شاہ عالم کو بہت تنگ کرکے اوسکی انکہین
نکال لین تو اوس نے مرہٹون کی مدد چاہی چنانچہ سندہیا اوسکی مدد پر پہونچا اور بادشاہ کو اپنے
قابو مین کرکے غلام قادر کے ساتہہ وہی سلوک کیا جو اوس نے بادشاہ سے کیا تہا۔ ڈیبوین جنا
اپنی یادداشت مین لکہتے ہین کہ گو مغلون کا زوال بہت ہو گیا تہا مگر مرہٹے اونکے نام کا ادب
کرتے تہے لیکن دراصل شاہ دہلی مرہٹے ہی تہے مادہوراؤ نے اپنی عادتون کو ہمیشہ سادہ رکہا
اور اپنے اختیار پر فخر نہ کیا۔ یہ شخص اپنے مزاج پر قادر اور مصیبت مین ہمیشہ ثابت قدم تہا اوسکے
نیک برتاؤ اور ایمانداری پر اوسکے ماتحتون کو بڑا اعتبار تہا وہ لڑائی مین بہی ایسا ہی بہادر تہا
جیسیکہ انتظام ملک مین لئیق تہا۔ اوسکا یہ منشا تہا کہ ادہر انگریزون سے اور ادہر مرہٹہ
کونفیڈریسی سے علیحدہ رہکر خود اپنی حکومت قایم کرے پورا نہ ہوا مگر تمام انگریز مورخ مثل جناب
سر ولیم ہنٹر و سر الفریڈ لائل صاحب اس بات پر متفق ہین کہ وہ بڑا بلند نظر۔ مدبر اور بہادر تہا اور
اوس نے فوجون کا وہ باقاعدہ سلسلہ کہ جنمین یورپین افسر اور عمدہ توپخانہ تہا جاری کیا کہ جس
کی بدولت مرہٹے بمقابلہ انگریزون کے اسقدر عرصہ تک لڑ سکے۔

اہلیہ بائی۔ اسی عرصہ مین رانی اہلیہ بائی اندور مین ہوئی کہ جسکو مالوہ کے لوگ اوتار مانتے
ہین اور اوسکے زمانہ کو ست یگ کہتے ہین اہلیہ بائی کی گدّی اندور مین اب تک پوجتی ہے۔

سنہ ۱۷۶۵ء مین ملہار راؤ ہلکر کی وفات کے بعد اوسکا پوتا مالی راؤ راجہ ہوا مگر وہ تہوڑے
روز حکومت کرکے مرگیا اوسکی مان اہلیہ بائی نے جو پہلے گوشہ نشین رہتی تہی جب یہ دیکہا کہ
ریاست کا انتظام کرنے والا کوئی نہین ہے تو اوس نے خود انتظام کو اپنے ہاتہہ مین لیا اور
تمام رشوت خوار اور ظالم اور غافل عہدہ دارون کو ریاست سے نکالدیا اس پر گنگادہر یشونت
جو راج کا پنڈت تہا سخت ناراض ہوا مگر اہلیہ بائی نے اوس سے یہ کہا کہ آپکی مین مذہبی
معاملات مین اطاعت کرونگی مگر ملکی معاملات مین آپ دخل ندین اس پر گنگادہر نے راگہوو دادا
اور اور لوگون کو جو قابو یافتہ تہے اپنے ساتہہ ملاکر اہلیہ بائی کو ایک چٹہی اس مضمون کی لکہی کہ
تم عورت ہو جب ایک طرف سے انگریز اور دوسری طرف سے راجپوت حملہ کررہے ہین تو تمہین
گدّی پر نہین رہنا چاہیئے مگر اہلیہ بائی اس بغاوت کے لئے ہمیشہ تیار تہی اور اوسنے راگہو دادا
کو لکہا کہ مین تمکو بغاوت کرنے نہین دونگی مین رانی ہون اور قوم سے مرہٹن ہون تم ہوشیار رہو
اور مین تم کو ابہی قید کردونگی چنانچہ اہلیہ بائی کے افسرون نے راگہو دادا کو قید کرلیا مگر جب اوس
نے معافی مانگی اور اطاعت قبول کی تو وہ رہا کردیا گیا پہر اوس نے راجپوتون کے ساتہہ ملکر
اندور پر حملہ کرانے کی کوشش کی اور راجپوت اندور پر چڑہ آئے - اہلیہ بائی نے اسکی خبر پاتے
ہی توکاجی راؤ اپنے سپہ سالار کو پہلے بہیجا اور پہر خود فوج لیکر لڑنے لگی اس پر راجپوت بہاگ
گئے اور اہلیہ بائی کی ریاست پر پہر کسی نے آنکہہ اوٹہاکر نہ دیکہا اہلیہ بائی جیسے کہ لڑائی مین
بہادر تہی ویسے ہی انتظام ملک مین بہی باخبر تہی اوسکے وقت مین ریاست مین ٹہگ اور
ڈاکو بہت تہے چنانچہ اوس نے دربار مین یہ کہا کہ جو کوئی ریاست کو ان لوگون سے پاک
پاک کردیگا اوسکو مین اپنی بیٹی بیاہ دونگی - یشونت راؤ نے اس بات کو اپنے ذمہ لیا اور
چوری اور ڈکیتی یکقلم ریاست اندور سے بند کردی اہلیہ بائی انصاف کی طرف پوری نظر

رکھتی تھی لایق آدمیون کو حاکم عدالت مقرر کرتی تھی اور سب اپیل آپ سُنتی تھی اوسکے وقت
مین کوئی افسر رعایا پر ظلم نہین کرسکتا تھا ایک دفعہ بیسیا گانون مین پرم واس ایک مالدار
بیوپاری ایک بیوہ چھوڑ کر مرگیا اوسکی بیوہ متبنی کرنا چاہتی تھی مگر ریاست کے افسرون نے اُسکو
متبنی کرنے سے اس غرض سے روکا کہ اوس کا مال ریاست کو ملجاوے مگر اہلیہ بائی نے
اپنے افسر کو بلاکر سخت ملامت کی اور عورت کو متبنی کرنے کی اجازت دی دوسری مرتبہ پھر
للتا داس اور بیرم داس دو بڑے مالدار لوگون کی عورتون نے آکر اہلیہ بائی سے کہا کہ ہم
تیرتھ جاترا کو جاتے ہین آپ سب ہماری دولت لے لیجے۔ اہلیہ بائی نے جواب دیا کہ بہنون
مین تمہاری عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون میرے پاس بہت دولت ہے مجھے دولت کی
پروا نہین ہے تم اس روپیہ سے جہان پانی نہین ہے وہان تالاب بنواؤ اور لوگون کے
لئے دہرم سالہ وغیرہ بنواؤ۔ اہلیہ بائی خود شان وشوکت سے نہین رہتی تھی اُسکی پوشاک
بہت ہی سادہ ہوتی تھی جتنا روپیہ آتا تھا وہ سب خیراتی کامون اور رفاہ عام مین جاتا تھا
کوئی گانون اوسکی ریاست کا ایسا نہین تھا جہان اوس نے تالاب یا کنوان یا دہرم سالہ
نہ بنائی ہو وشنو پاد کا مندر جو گیا مین سب سے مشہور ہے اوس نے بنوایا تھا اور جب تک
وہ مندر رہیگا اہلیہ بائی کا نام قایم رہیگا بنارس چیتر کوٹ وغیرہ تیرتھون مین اہلیہ بائی کے
بنائے ہوئے آشرم اب تک موجود ہین اور اونکے متعلق کافی آمدنی جائداد کی مقرر ہے اس
نے پرندون اور حیوانون کے لئے اپنے قلمرو مین چرنے اور پھرنے کی جگہہ بنائی اور بوڑھے
اور بیمار حیوانون کے لئے پنجرہ پول قایم کی ١٧٩٥ء مین اہلیہ بائی مرگئی اور اوسکی وفات کا
نہ صرف اوسکی قوم نے بلکہ تمام ملک نے رنج مانا۔ اندور کا دربار اب تک اہلیہ بائی کا دربار
کہلاتا ہے مالوہ کی تاریخ مین کوئی وقت ایسا نہین ہوا کہ جب لوگ ایسے خوش ہون کہ جیسے

اہلیہ بائی کے وقت مین تہے وہ خوبصورت نہین تہی مگر اوسکے چہرہ پر ایشور کا تیج بہت تہا

مرہٹون کی مذہبی کارروائی

مرہٹے راجاؤن مین یہ قاعدہ تہا کہ نہ صرف رعایا کی حفاظت کرین بلکہ اُن کو دہرم اور کرم کے بہی نگران رہین چنانچہ سیواجی کیوقت مین اشٹ پردہان یعنی آٹہہ وزیرون مین جو پنڈت راؤ ہوتا تہا اوسکا یہ کام تہا کہ جو اشخاص کہ دہرم کے خلاف چلین اونکو سزا دے وہ آچار بیوہار اور پرایشچت کے متعلق جتنے کاغذات ریاست کی طرف سے جاری ہوتے تہے اُن پر دستخط کرتا تہا اور جتنے فاضل اور لائق پنڈت وہان پر آتے تہے اونکی مہمان نوازی کرتا تہا یہ عہدہ صرف کاغذی نہین تہا بلکہ دراصل اُس سے کام لیا جاتا تہا چنانچہ ایک آگیا پتر مین جو سنہ ۱۷۱۶ء مین راجہ شمبہو چہتر پتی کولہاپور کی طرف سے جاری ہوا یہ لکہا گیا تہا کہ راجہ کا فرض ہے کہ ادہرم کو اپنی رعایا سے دور کرا دے پس وہ لوگ جو ناستک ہون یا جنکے خیالات دہرم کے خلاف ہون وہ ریاست مین نہ رہنے پاوین اور اگر وہ کہین ملین تو اونکی تحقیقات کرکے سزا معقول دیجاوے باجی راؤ پیشوا کے وقت مین ایک حکم ریاست کی طرف سے جاری ہوا کہ کوئی برہمن پرانت وائی مین لڑکی کی شادی مین نہ روپیہ لے نہ دے نہ کوئی ایسے معاملہ مین دخل دے اور جو کوئی اس معاملہ مین دخل دے یا روپیہ لے پائے تو اوسکو سزا دیجاوے۔ پیشواؤن کے وقت مین جو عورت کہ بدچلن ہوتی تہی اوسکو عجیب طرح پر سزا دیجاتی تہی چنانچہ تلی گانون مین ایک برہمن عورت ایک مسلمان کے ساتہہ رہتی تہی وہان کے برہمنون نے پونا مین جاکر نانا فردنویس سے شکایت کی اور اونہون نے یہ معاملہ پنچایت کے سپرد کیا مگر پنچان نے رشوت کہا کر مسلمان کے حق مین فیصل کردیا برہمنون نے نہ مانا اور وہ روز روشن مین مشعلین لیکر پیشوا کے خیمہ کے سامنے جا بیٹھے پیشوا نے پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین اونہون نے کہا کہ جب تمہارے یہان اندہیر ہے

تو ہم مشعلین جلا کر آئے ہین اس پر پیشوا نے تحقیقات کی اور جب عورت کا جرم ثابت ہوگیا
تو مسلمان کو تو گدہے پر چڑہا کر پہلے پونہ کے بازارون مین پہرایا اور پہر ہاتہی کے پاؤن سے
دبا کر مروا ڈالا اور عورت کو جلا وطن کر دیا۔ سیواجی کے وقت مین جیسے کہ ہندو راجاؤن کا
راج ابہی ٹہیک ہوتا تہا گیا اوس زمانہ مین مرہٹے لوگ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین اسقدر
صرف کرنے لگے تہے کہ رام شاستری نے مادہو راؤ پیشوا سے یہ کہا کہ جب آپ چہتریون کا
کام کرتے ہین تو آپ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین کم دین یہ ہی نصیحت اونکی دادی گوپکا بائی
نے بہی کی تہی۔ ازدواج بیوگان و سمندری سفر کی نسبت پیشواؤن کے خیالات بہت آزاد
تہے پرسرام بہاؤ پٹوار دہن ایک سردار کی بیٹی سات آٹہہ برس کی شادی کے دو ہفتہ بعد
بیوہ ہوگئی پرسرام نے رام شاستری سے جو اوس زمانہ مین مشہور شاستری تہا مشورہ کیا اور اُس
نے یہ راے دی کہ لڑکی کی شادی پہر ہوسکتی ہے چنانچہ یہ معاملہ بنارس کے پنڈتون کے روبرو
پیش کیا گیا اور اونہون نے بہی یہ ہی راے دی کہ شادی ہوسکتی ہے لیکن پرسرام بہاؤ نے
اِس وجہ سے کہ ایسا کرنا خلاف رواج ہوگا اوس شادی کو نہین کیا ۱۷۶۶ع مین راگہو دادا
کے وقت مین دو برہمن انگلستان گئے جب وہ واپس آئے تو اُن سے پرائشچت کرا کے
ذات مین داخل کر لیا گیا اور یہ بات مان لی گئی کہ جو لوگ غیر ملکون کو جاوین وہ برادری سے
خارج نہ ہون اوس زمانہ کے مرہٹے برہمنون مین شادی صغیرسنی کا رواج تہا۔ شوہرون کے
مرنے کے بعد عورتین ستی ہوتی تہین مگر گو برہمنون کا بڑا زور تہا تاہم ذات کے قاعدون کی
پابندی مین ایسی سختی نہین تہی کہ جس سے قوم کی ترقی مین ہرج واقع ہو۔ چنانچہ آنریبل جہادیو
گوبند رانادی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہین کہ نام دیو رامداس۔ ایکناتہہ گیان دیو وغیرہ
کی اصلاحون کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرہٹون مین علم ادب مفید پیدا ہوگیا ذات کی سخت قید دور ہوگئی

شودرون کا رتبہ اتنا بڑہ گیا کہ وہ مثل برہمنون کے مانے جانے لگے عورتون کی حالت مین
بہتری ہوگئی قوم مین رحم کو زیادہ دخل ہوگیا اور دوسرون کے مذہبی عقائد پر دست اندازی
کرنے کی عادت کم ہوگئی۔ مسلمانون کے ساتہہ صلح اور اتفاق رکہنے کی عادت بڑہ گئی رسوم
ظاہری کو بمقابلہ توّدیا و دہیان و بہکتی کے فروغ نہین رہا اور عام طور پر قوم اپنی لیاقت اور
کارگذاری مین ایسی حالت پر لائی گئی کہ جس سے وہ اپنی سلطنت پہر قایم کر سکے۔ (رایز آف
دی مرہٹہ پاور صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲)

اہلیہ بائی اور مادہوجی سندہیا کے بعد مرہٹون کا زوال ہی ہوتا گیا اور اون مین کوئی ایسا
لایق آدمی نہوا کہ جو اپنا نشان ہندوستان کی تاریخ پر چہوڑے۔ سندہیا۔ ہلکر۔ گیکوار کے
خاندان اب تک موجود ہین اور اون مین کوئی کوئی لایق آدمی ہوئے مگر ایسے نہین کہ جنکی
لیاقت یا تدبری کا اثر تمام ملک پر ہوا اور پیشوا کے خاندان معدوم ہوگئے اور اُنکے علاقہ
انگریزی سلطنت مین داخل ہوگئے۔ سیواجی کا بہی خاندان باقی نہین رہا اور ستارہ مین بہی
انگریزی حکومت ہے۔ اِس قوم کے زوال کا باعث عیاشی یا کاہلی نہین ہوا بلکہ آپس کے
بغض اور بے اعتباری زیادہ تر ہوئی۔ اگر اِن لوگون مین سیدہا برتاؤ اور راستبازی ہوتی
تو جیسا کہ انگریز مورخ کہتے ہین وہی ہندوستان کے مالک ہوتے۔

سکہون کی ابتدائی حالت۔

سکہون کی ابتدائی حالت کا کچہہ تذکرہ پہلے کیا گیا ہے گورو نانک کے
بعد گورو ارجن سنگہ نے اونکی اور اور مہاتماؤن کی تحریرات جمع کر کے
ایک گرنتہہ بنایا جسکو آدمی گرنتہہ کہتے ہین مسلمانون نے اُنکے مسلمان کرنے کی بڑی کوشش
کی مگر یہ لوگ اپنے دہرم پر ہمیشہ قایم رہے اور سخت مصیبت برداشت کی مگر اپنے عقیدہ سے
نہ ہٹے چنانچہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر کو جو سکہون کے گورو تہے بلوا کر کہا کہ یا تو مسلمان

ہوجاؤ یا کرشمہ دکھلاؤ اونہون نے دونون باتون سے انکار کیا اورنگ زیب نے بہت سا
لالچ دیا اور کہا کہ میری سلطنت مین پیر ہوجاؤ گے لیکن وہ اوسکو خیال مین بہی نہ لائے اور
بیدہڑک قیدخانہ مین چلے گئے وہان پر جاکر اونہون نے یہ پڑہا کہ ؎

چنتا تا کی کیجیے جو انہونی ہوئے — یہ مارگ سنسار کا نانک تھر نہین کوئے
جو اوپجیو سو بنس ہی پرو آج کہ کال — نانک ہرگن گائی چہاڈ سکل جنجال

چیت چرن کنول کا آسر چیت چرن کنول سنگ جوڑئیے — من لوچی برائیان گور شبدین آیہ ہوڑئیے
بانہہ جنہاندی پکڑئیے سر دیجئے بانہہ نہ چھوڑئیے — گورو تیغ بہادر بولیا دھر پئیے دھرم نہ چھوڑئیے

اِس پر اورنگ زیب کو اور بہی غصہ آیا اور اوس نے تیغ بہادر کا سر کٹوا دیا اور پہر اُن کے
دو مریدون مین سے جو باپ بیٹے تہے قیدخانہ مین جاکر باپ نے اپنے تئین مار کر ڈالدیا اور
اور اپنی بجائے تیغ بہادر کی لاش لڑکے سے اوٹہوادی اور بادشاہ کو اسکی خبر تک نہ ہوئی
تیغ بہادر کے بعد وزیر خان ناظم نے گورو گوبند سنگہ کے دو چہوٹے لڑکون کو مسلمان کرنا
چاہا مگر اونہون نے منظور نہ کیا اور اوس سے کہا کہ ہم گورو نانک جی کی گدی پر ہین ہمکو اپنا
سر دینا منظور ہے تمہارے جی مین آوے وہ کرو چنانچہ ناظم نے اُن دونون لڑکون کو
دیوار مین چنوا دیا مگر وہ مطلق نہ ڈرے - اورنگ زیب اور اوس کے جانشینون کے ایسے
ہی متعصب اور ظالم برتاؤ سے اِس قوم مین وہ جوش جنگی پیدا ہوگیا کہ جس سے وہ آج تک
ہندوستان کی بہادر قومون مین شمار کی جاتی ہے اِن کے پاس نہ روپیہ کا زور تہا نہ
حکومت تہی اِن کے دشمنون کی تعداد بمقابلہ اِن کے سیکڑون درجہ زیادہ تہی تاہم محض دہرم
کا سہارا لیکر اونہون نے اپنے دلون کو مضبوط رکہا اور جسقدر کوشش اُنکے دبانے کی کیگئی
اُتنے ہی وہ آگے بڑہتے گئے - گورو گوبند سنگہ کے جانشین گورو باندا نے اورنگ زیب

کے جانشینون کی فوجون کو کئی بار شکست دی مگر وہ سنہ ۱۶۱۷ع مین گرفتار ہوکر دہلی کو لایا گیا اور
پہلے اوس کے ہاتھہ سے اوسکا بیٹا مروایا گیا اور وہ پھر نہایت بیرحمی سے مارا گیا سنہ ۱۷۶۱ع تک
سکھہ لوٹ مار کرتے رہے اور اس سال مین اونھون نے احمد شاہ کے نائب زین خان حاکم سرہند
پر فتح پاکر ستلجہ کے اوس پار کی ریاستون کے کہ جو اب تک قایم ہین تہین قایم کرنے کی بنیاد
ڈالی تاہم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت تک انکی حکومت کو وہ زور جو بعد کو ہوا نہین ہوا پس
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ ہی سکھون کا فروغ اور زوال سمجھنا چاہئے۔
مہاراجہ رنجیت سنگہ سردار ماہن سنگہ کے بیٹے سنہ ۱۷۸۰ع مین پیدا ہوئے تہے وہ قوم
کے سانسی جاٹ تہے اور منجملہ بارہ مثلون یعنی جرگون کے جنمین اوسوقت کے سکھہ منقسم تہے
وہ شکرچکیا کے جرگہ مین تہے یہ سب فرقے ایک دوسرے سے برابر لڑتے رہتے تہے سنہ ۱۷۹۲ع
مین جب انکے باپ مرے تو اونکی ساس رانی سدا کنور نے اونکی ریاست کو اپنے ہاتھہ مین لیا
پہلے اونھون نے سردار جسّا سنگہ کے قلعہ میانی پر جو دریای بیاس پر واقعہ تہا حملہ کیا مگر کامیاب
نہ ہوئے پھر اونھون نے اپنی ساس سے اپنے تئین علیحدہ کرنے کی کوشش کی سنہ ۱۷۹۷ع مین شاہ
زمان احمد شاہ کا پوتا پنجاب پر چڑہ آیا اور اوس نے لاہور کو لے لیا اوسوقت کچھہ سکھہ افغانون
کی فوج کے پچھلے حصہ کو لوٹتے رہے اور کچھہ نے شاہ زمان کی اطاعت قبول کی رنجیت سنگہ
بھی مثل اور سکھون کے ستلجہ کے جنوب کے ملک کو لوٹتا رہا اور جب شاہ زمان افغانستان کو واپس
گیا اور اوسکی بارہ توپین دریای جہلم کی طغیانی کی وجہہ سے پہنس گئین تو اوس نے رنجیت سنگہ
سے یہ اقرار کیا کہ اگر تم ان توپون کو میرے پاس بہیجدوگے تو مین تم کو لاہور کا شہر اور ضلع اور
راجہ کا خطاب دونگا رنجیت سنگہ نے ایسا ہی کیا اور آٹھہ توپین شاہ زمان کے پاس بہیجدین
شاہ زمان نے اپنا اقرار پورا کیا مگر رنجیت سنگہ کو لاہور اپنے قوت بازو سے حاصل کرنا پڑا لاہور